

حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلمیٰ

اتحاد امت و
عظمتِ حرمین کا انفرس

مسلمان ممالک میں قیام امن اور ان کے تحفظ کیلئے
مسلم اقوام متحدہ فورم تشکیل دیا جائے

پاکستان مخالف نعرے
لگانے والوں کو سمندر
میں پھینک دینا چاہیے

سید الطیفر پروفسر
ساجد میر حفظہ اللہ

حج کی اقسام
اور ان کا
مسنون طریقہ
حج بیت اللہ الحرام

کافرنس کا اعلامیہ

جلیل القدر صحابی رسول
سیدنا ابولبابہؓ کی توبہ کا قصہ



کیا قربانی ایک مالی ضیاع ہے.....!؟

میت کی طرف سے قرمانی کرنا.....!؟

قربانی کی شرعی حیثیت.....!؟

میں نے سب سے پہلے

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

مطلوب حج و قربانی

﴿رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ﴾ (البقرة)

”اے ہمارے رب ہمیں اپنا مطیع فرمان بنا لے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو اپنا اطاعت گزار بنائے رکھنا اور ہمیں اپنی عبادت کرنے کے طریقے سکھا اور ہماری توبہ قبول فرما۔ بے شک تو ہی توبہ قبول فرمانے رحم و کرم کرنے والا ہے۔“

اللہ تعالیٰ کے تمام رسل و انبیاء علیہم السلام ہمیشہ اسی کے در کے پجاری رہے اور ہمیشہ دعاؤں اور مناجات کا سلسلہ اسی ذات سے قائم کیا جو انہی حقیقت ان دعاؤں کو سننے اور قبول فرمانے والی ہے۔ اس آیت مبارکہ میں بھی سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ جس میں درس توحید بھی ہے کہ اللہ کی برگزیدہ ترین ہستیوں نے بھی اپنی اور اپنی اولاد کی بہتری ہدایت اور نفع کے لیے صرف اور صرف اللہ کی ذات کو ہی پکارا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس آیت مبارکہ میں جن عبادات کے طریقے سکھانے کی دعا کی گئی ہے اس سے مراد حج کے ارکان اور طریقے ہیں۔ حج کی بدولت انسان گناہوں کی آلودگی سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔ جبکہ اس کے ساتھ ساتھ حج کے ہی ایام میں ایک عظیم مالی عبادت یعنی قربانی کے ذریعہ بھی اللہ کا تقرب حاصل کیا جاتا ہے۔

﴿وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنَسَكًا لِّيُذَكِّرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةٍ الْأَنْعَامِ﴾ (الحج: 34)

”اور ہر امت کے لیے ہم نے قربانی مقرر کی ہے۔ تاکہ وہ (بوقت ذبح) اللہ کی نعمتوں پر جو اس نے چوپایوں کی شکل میں دی رکھی ہیں اللہ کو یاد کریں (اس کا شکر ادا کریں)۔“

جبکہ اس کے بعد حج اور قربانی کا ہدف اور مقصد بھی قرآن نے واضح فرما دیا ہے:

﴿لَنْ يَنَالَ اللَّهُ لُحُومَهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ ۚ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ﴾ (الحج: 37)

”اللہ تعالیٰ کو قربانیوں کے گوشت اور ان کا خون نہیں پہنچتا۔ بلکہ اسے تو تمہارے دل کی پرہیز گاری پہنچتی (مقصود) ہے۔ اسی طرح اللہ نے ان جانوروں کو تمہارا مطیع کر دیا تاکہ تم اس کی رہنمائی کے شکریہ کے طور پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور نیک لوگوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔“

یہاں مفسرین نے لکھا ہے کہ ”محسنین“ سے مراد وہ نیکو کار ہیں جو کسی دکھاوے اور شہرت کے حصول کی نیت سے نہیں بلکہ محض اللہ کی رضا کے لیے قربانی اور حج کرتے ہیں۔ اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ قربانی کرتے وقت دل کو ریا کاری اور شہرت و ناموری کی آلائشوں سے بھی پاک رکھے اور نفسانی خواہشات کی قربانی کا بھی عزم مصمم کرے۔ یہی مقصود قربانی ہے۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

عشرہ ذوالحجہ کی فضیلت

[عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ: "مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحِ فِيْهَا أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ". قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: "وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ"] (رواه البخاري)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”ان دس ایام کے علاوہ کوئی اور ایسے دن نہیں پیر جن میں کیا ہوا نیک عمل اللہ کو ان دنوں کے عمل سے زیادہ محبوب ہو۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اللہ کی راہ میں جہاد بھی اتنا محبوب نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہی اللہ کی راہ میں جہاد اتنا پسند ہے ہاں! وہ شخص جو اپنا مال اور اپنی جان لے کر جہاد کے لئے نکلا اور وہاں سے کچھ بھی واپس نہ آیا۔“ (بخاری)

ذوالحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد ۱۰ ذوالحجہ تک کے دس دن اللہ کو بہت محبوب ہیں اور ان ایام میں کیا ہوا عمل بھی بہت پیارا ہے۔ یکم سے ۹ ذوالحجہ تک روزے رکھے جائیں۔ صدقہ و خیرات کی جائے، نقلی عبادات کثرت سے کی جائیں اور دس تاریخ کو قربانی کی جائے کہ اس دن سب سے اچھا عمل اللہ کے ہاں قربانی کر کے جانور کا خون بہانا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ان دنوں کا عمل اللہ کی راہ میں جہاد سے بھی افضل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں جہاد سے بھی افضل ہے مگر وہ شخص جو جہاد کے لئے نکلا اپنا مال بھی ساتھ لیا خود وہاں شہید ہو گیا اس کا سارا مال مجاہدین کے کام آیا وہ ان دنوں کے عمل سے زیادہ ثواب حاصل کر سکتا ہے۔“

ان ایام میں رسول اللہ ﷺ نے کچھ کام کرنے کا حکم دیا اور کچھ کاموں سے روکا ہے، جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا وہ عبادات ہیں اور جن کاموں سے روکا وہ حجامت بنوانا اور ناخن ترشوانا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو ذوالحجہ کا چاند دیکھے اور وہ قربانی کرنا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنی حجامت نہ بنوائے، اپنے ناخن نہ ترشوائے۔ دس ذوالحجہ کو حجامت بنائے۔“ اور جو شخص قربانی کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اس کے لئے فرمایا کہ ”وہ ان دس دنوں میں اپنی حجامت نہ بنوائے اور ناخن نہ ترشوائے۔ جس دن (یعنی دس تاریخ کو) لوگ قربانیاں کریں وہ اپنی حجامت بنالے اور ناخن ترشوالے اسے پوری قربانی کا ثواب نصیب ہوگا۔“ لہذا ان ایام کو غنیمت جانتے ہوئے کثرت سے عبادت کی جائے اور حجامت کروانے سے گریز کیا جائے۔

حرمین شریفین دنیا بھر کے لیے امن کا باعث ہیں

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر جناب سینیٹر پروفیسر ساجد میر رحمہ اللہ نے اتحاد امت و عظمت حرمین شریفین کی انتظامی کمیٹیوں کے اراکین سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ "اس وقت امت مسلمہ کو اتحاد کی اشد ضرورت ہے کیونکہ مسلم ممالک میں امن وامان اسی وقت پیدا ہو سکتا ہے جب امت میں اتحاد ہوگا۔ خانہ کعبہ امت کا روحانی مرکز اور قبلہ ہے لہذا ہم نے اتحاد کے لیے عظمت حرمین شریفین کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کیا ہے جس میں مختلف ممالک سے وفد شرکت کریں گے۔ حرمین شریفین دنیا بھر کے لیے امن کا باعث ہیں۔ جب تک حرمین شریفین میں امن ہے دنیا بھر میں امن رہے گا۔ اس لیے ہم چاہتے ہیں کہ حرمین شریفین کے امن کے لیے پوری امت مسلمہ متحد و متفق ہو۔ اسلام امن و سلامتی کا دین ہے۔ ہم اسلام کے پیغام امن کو پوری دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں۔"

اسی نصب العین کے پیش نظر ۲۱ اگست ۲۰۱۶ء کو جناح کنونشن سنٹر اسلام آباد میں امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر رحمہ اللہ کی صدارت اور مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے زیر اہتمام اتحاد امت و عظمت حرمین شریفین کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں جناب ڈاکٹر عبدالرحمن الغنام نائب وزیر مذہبی امور سعودی عرب مع وفد جناب ڈاکٹر عمر سعید صبری امام و خطیب مسجد اقصیٰ (فلسطین) جناب الشیخ رحمی یاران مفتی اعظم ترکی جناب الشیخ عادل عبدالرحمن المعادہ نائب رئیس سینٹ بحریں سعودی سفیر جناب عبداللہ الزہرانی ترک سفیر قائم مقام سفیر فلسطین بحریں کے سفیر محمد ابراہیم صاحب تنظیمات اسلامی کے نمائندے مولانا سمیع الحق اور ان کے صاحبزادے حامد الحق ایم این اے جناب لیاقت بلوچ (جماعت اسلامی) مولانا فضل الرحمن خلیل (انصار احمد) مولانا محمد احمد لدھیانوی جناب سید اویس احمد نورانی جناب مولانا عبدالغفور حیدری ڈپٹی چیئرمین سینٹ جناب صدر اسلامی یونیورسٹی ڈاکٹر احمد یوسف الدریویش اور جناب پرویز رشید وزیر اطلاعات و نشریات پاکستان کے علاوہ دیگر علماء کرام شریک ہوئے اور خطابات کیے۔ ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم رحمہ اللہ نے خطبہ استقبالیہ اردو اور عربی میں پیش کیا۔ مہمانوں اور حاضرین کو خوش آمدید کہا۔ الشیخ علی محمد ابوتراب ممبر اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان نے اعلامیہ پیش کیا۔ آخری خطاب امیر محترم کا تھا جس میں انہوں نے کہا کہ "مسجد نبوی کے قرب میں ہونے والی دشمنی کی کارروائی پر پاکستانی پارلیمنٹ کی قرارداد پاکستانی عوام کی ترجمانی نہیں کرتی۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ آپ کا جذبہ دیکھ کر آپ کو مرکزی کانفرنس کا تحفہ دیتا ہوں۔ وقت کا اعلان بعد میں ہوگا۔"

آپ جانتے ہیں کہ ایسے جماعتی اجتماعات جماعتی زندگی کی آبرو ہوا کرتے ہیں۔ اتحاد امت کے جذبہ حرمین شریفین سے عقیدت و محبت اور روحانی و دینی مرکز کی بنا پر وطن عزیز کے گوشے گوشے آزاد کشمیر کی دور دراز وادیوں سے لے کر سندھ کے صحراؤں سے بلوچستان بلتستان اور خیبر پٹی کے پہاڑوں اور اس کی نواحی گلیات سے لوگ دیوانہ وار چلے آئے تھے۔ یہ جماعت کے ساتھ گہری وابستگی کا قدین پر بھڑپور اعتماد اور کانفرنس کے نصب العین کی حمایت اور تائید ہے۔ وسیع و عریض کنونشن سنٹر اور اس کا سٹیج بڑے قریب سے سجایا گیا تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ اس روز تو ہر رستہ اور راہیں کنونشن سنٹر کی طرف رواں دواں تھیں۔ یوتھ فورس کے نوجوانوں نے سکیورٹی اور دیگر ضروری امور کی انجام دہی میں بڑا کردار ادا کیا۔ مرکزی ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم اور ان کے رفقاء سٹیج پر مہمانوں کی آمد کے سلسلہ میں بڑے مصروف رہے۔ امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ قاری نوید الحسن اور قاری صہیب احمد میر محمدی نے قرآن مجید کی تلاوتوں سے سنٹر میں بڑا ایمان افروز سماں پیدا ہو گیا تھا۔

کانفرنس میں مولانا محمد نعیم بٹ صاحب حافظ عبدالباسط شیخ پوری مولانا عبدالرشید حجازی اور چوہدری کاشف نواز رندھاوا نے بھی تقاریر کیں۔ انٹرنیشنل اتحاد امت و عظمت حرمین شریفین کانفرنس کی اہمیت اور اس کی کامیابی پر تمام مقررین نے امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر اور جناب ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم اور جماعت کو خراج تحسین پیش کیا۔

آپ جانتے ہیں کہ اسلام کی بنیادی تعلیمات میں ایک اہم تعلیم اتحاد و اتفاق کی ہے۔ اس کی ضرورت کا احساس مسلمانوں کے مسالک کو ہے اور ملک کو عالم اسلام کے موجودہ حالات نے اس احساس میں مزید شدت پیدا کر دی ہے۔ چنانچہ ملت کے قائدین امت کو ایک پلیٹ فارم پر لانے کی کوشش کریں گے اور راہ کی دشواریوں کو اخلاص و واقعیت پسندی سے حل کریں گے۔ ان شاء اللہ کامیابی ہوگی۔ چونکہ ہمارے اتحاد کا محرک خالص دینی جذبہ ہے جو اعتصام بحبل

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

☆ جناب پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی
اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن و حدیث
- 2 ادارہ
- 4 احکام و مسائل
- 6 دین اسلام داعی امن و ایمان (خطبہ حرم)
- 10 عظمت حرمین شریفین کانفرنس اسلام آباد
- 13 عالمی عظمت حرمین و اتحاد امت کانفرنس
- 14 حج کا مسنون طریقہ
- 16 سیدنا ابوبکرؓ کی توبہ
- 19 لاجبری مسجد نبویؐ
- 20 غصی جانور کی قربانی
- 23 جنت کی نوید
- 25 پیاری بیٹیاں
- 26 منزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام
اور ترسیل ذریعہ کے نام کی جائے

پتہ: ہفت روزہ "ابن رشد" پوک ایلن شاہ

(المعرفتی پوک) 106، راہی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
E-mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

سالانہ ذریعہ تعاون بھیجنے کے لیے

① میزان بینک برانچ کوڈ: 0211 اکاؤنٹ نمبر: 0100270239
② اونی U.B.L اکاؤنٹ نمبر: 0321-4332168

بیل اشتراک

سالانہ 600/- روپے
ششماہی 350/- روپے
بذریعہ بی بی 650/- روپے
بی بی ممالک سے 6000/- روپے
نی پرچہ 20/- روپے

سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے "بشیر بن ان" شاہ خالد ناؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راہی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

اللہ کا مہربان منت ہے۔ خیر القرون میں جتنے مسائل پیش آئے ان کو ان ہی دونوں سرچشموں کی طرف رجوع کر کے حل کیا گیا۔ آج بھی اس کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت ہے۔
 حرمین شریفین سے محبت و عقیدت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ تمام مقررین نے اس امر کا اظہار کیا کہ حرمین شریفین کی عظمت کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔
 حقیقی بات ہے کہ بیت اللہ مسلمانوں کا روحانی دینی مرکز ہے۔ مولانا غلام رسول مہر مرحوم نے بڑے خوبصورت پیرائے میں لکھا ہے کہ مرکزیت اسے کہتے ہیں امت کو ایک مقام سے وابستہ کرنا۔ دنیا کا کون سا مذہب ہے جس نے اپنے پیروؤں کے دل میں مرکز کے ساتھ عقیدت اور شفیقتی کے ایسے گہرے عمیق اور کبھی افسردہ نہ ہونے والے جذبات پیدا کیے اور دنیا کا کونسا مقام ہے جس نے گذشتہ تیرہ سو سال کی مدت میں اتنے بندگان خدا کو اپنی طرف کھینچا۔ حجاز مقدس کوئی پر تفریح مقام نہیں بلکہ بہت سی تکالیف بھی پیش آتی ہیں لیکن اسلام کے حلقہ بگوش اپنی راحت و آسائش کی زندگیاں چھوڑ کر جماعتوں اور قافلوں کی شکل میں ادھر جا رہے ہیں۔ مسلمان آج وہ نہیں رہے جو تیرہ سو سال پہلے تھے۔ لیکن حرمین شریفین کے ساتھ ان کا عشق اب تک شباب پر ہے اور ان شاء اللہ تا قیامت شباب پر رہے گا۔ درحقیقت یہی مسلمان کی متاع عزیز ہے۔

مقررین نے یہ بھی کہا کہ سعودی عرب کی قیادت میں ۳۴ ممالک کی عسکری قیادت کی تائید و حمایت کرتے ہیں۔ امت مسلمہ کے اور بھی بہت سے سگتے ہوئے مسائل پر قائدین نے اظہار خیال کیا۔ ان مسائل کا ذکر اعلامیہ میں تفصیل سے موجود ہے۔ ملاحظہ فرمالیں۔ آخر میں ہم کانفرنس کی کامیابی پر قائدین کو خصوصاً پوری جماعت کو عموماً بدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔

کراچی میں پاکستان مخالف نعرے پس پردہ حقائق کیا ہیں؟

ارض پاک کو گالی دینے والے اور پاکستان مردہ باد کے نعرے لگانے والے الطاف حسین نے اپنے آقاؤں کو خوش کیا ہے۔ یہ واقعہ افسوسناک ہے لیکن اس میں پوری قوم کے لئے ایک سبق بھی ہے کہ ملکی سلامتی کو لاحق خطرات کے سائے انتہائی گہرے ہیں۔ پاک فوج کی بھرپور کارروائیوں اور خفیہ اداروں کو خراج تحسین پیش کرنا چاہیے کہ جنہوں نے ملک دشمن عناصر کے چہروں سے پردے اٹھانا شروع کر دیئے ہیں۔ بلوچستان سے بھارتی خفیہ ایجنسی کے آفیسر کی گرفتاری کے بعد یہ واضح ہو گیا ہے کہ پاک چین راہداری سے ناخوش بھارت اور ایران اس صوبے میں شورش کے ذمہ دار ہیں۔ کراچی میں رینجرز نے قربانیاں دے کر نہ صرف امن قائم کیا بلکہ ملک دشمن عناصر کو مفلوج کر کے رکھ دیا ہے۔ شاید اسی کا غصہ الطاف حسین نے نکالا کہ وہ کھل کر پاکستان دشمنی پر اتر آئے ہیں۔ الطاف حسین کی غداری کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہوگا کہ جو اس نے اپنی گندی زبان سے خود اعتراف کر لیا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ارض پاک ان دنوں شدید ترین خطرات سے دوچار ہے۔ افغانستان، ایران اور بھارت ملک کے اندر بد امنی میں ملوث ہیں جس کے واضح ثبوت مل چکے ہیں۔ ملک کے اندر لسانیت، علاقائی اور بہت سی دیگر بنیادوں پر ہنگامے برپا کئے جا رہے ہیں۔ بد قسمتی سے بہت سے اہل وطن بھی نادانی میں یا مخصوص مفادات کی خاطر دشمن کے آلہ کار کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ این جی اوز مختلف واقعات کو بنیاد بنا کر ملک کو بدنام کرتی ہیں۔ بلوچستان میں بعض نوجوانوں کو ورغلا یا گیا ہے۔ کراچی میں ایم کیو ایم کے بعض عناصر استعمال ہو رہے ہیں۔ اسی طرح بہت سے اور گروہ و افراد دشمنوں کے آلہ کار کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ دوسری جانب کچھ ایسے حلقے بھی ہیں کہ جو اپنے وطن کی عزت و توقیر میں اضافے کے لئے کوشاں ہیں۔ وہ دنیا بھر سے حکومتی و دینی رہنماؤں کو بلا کر پاکستان کا مثبت تشخص پیش کرنے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔

پاکستان مخالف نعرے لگانے والوں کو سمندر میں پھینک دینا چاہیے۔ امیر محترم پروفیسر ساجد میر

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینئر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ پاکستان مخالف نعرے لگانے والوں کو سمندر میں پھینک دینا چاہیے۔ پاکستان اور پاک فوج کو گالیاں دے کر معافی مانگنا اور لاطعلقی کا اظہار کرنا ایم کیو ایم کا وطیرہ ہے۔ فاروق ستار خود ابہام کا شکار ہیں۔ گالیاں دینے والے الطاف حسین کو برطانیہ نے کیوں پناہ دی ہوئی ہے۔ اگر کسی اور پاکستانی نے بیرون ملک بیٹھ کر گالی دی ہوتی تو رد عمل مختلف ہوتا۔ عالمی سطح پر پاکستان دشمن عناصر الطاف کی سرپرستی چھوڑ دیں۔ حکومت پاکستان برطانوی حکومت سے اس معاملے پر بات کرے، قانونی اور سفارتی سطح پر ایکشن لیا جائے۔ پاکستان میں صرف وہی رہے گا جو پاکستان زندہ باد کا نعرہ لگائے گا۔ اپنے رد عمل میں انہوں نے کہا کہ میڈیا کے دفاتر پر حملے ایم کیو ایم کی طرف سے پہلی بار نہیں ہوئے بلکہ ایسے حملے کر کے بعد میں معافی مانگ لی جاتی ہے۔ کیا فاروق ستار کو معلوم نہیں کہ بلوائی کون ہیں؟ مسلح افراد اور ڈنڈا بردار خواتین نے دن دھاڑے میڈیا ہاؤسز پر حملے کیے۔ یہ کس طرح کا انداز سیاست ہے۔ فاروق ستار کو صرف بیان سے نہیں ایم کیو ایم کے مکروہ کرداروں اور جرائم پیشہ افراد سے بھی لاطعلقی کا اظہار کرنا چاہیے۔ غداروں کو اپنی صفوں میں بٹھا کر حب الوطنی کا اظہار نہیں کیا جاسکتا۔ غداران وطن کے خلاف قانونی کارروائی ہونی چاہیے اور پاکستان مخالف نعرے لگانے والوں کو سمندر میں پھینک دینا چاہیے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 مولانا
 حاجہ
 ابو محمد عبدالستار احمد
 مرکز الدراسات الاسلامیہ
 سائنس ٹاؤن، میاں پور، لاہور
 Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317
 Email: markaz.dirasat@gmail.com

احکام و مسائل

قربانی کی شرعی حیثیت

سوال عید الاضیٰ کی آمد آمد ہے اہل اسلام اللہ کے لیے جانور ذبح کریں گے سوال یہ ہے کہ قربانی کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کیا قربانی کرنا واجب ہے؟ اگر کوئی صاحب حیثیت قربانی نہ کرے تو کیا گنہگار ہوگا؟ اس کی وضاحت کریں۔

جواب عید کے دنوں میں پالتو چوپایوں میں سے کوئی جانور اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لیے ذبح کرنا قربانی کہلاتا ہے۔ یہ دین اسلام کے شعائر میں سے ایک شعار ہے۔ اس کی مشروعیت کتاب اللہ سنت رسول اللہ ﷺ اور اہل اسلام کے اجماع سے ثابت ہے۔ اس کی شرعی حیثیت یعنی اس کے واجب یا سنت ہونے کے متعلق اہل اسلام میں اختلاف ہے۔ جمہور علماء امام شافعی اور امام مالک رحمہم اللہ کا موقف ہے کہ قربانی سنت ہے جبکہ کچھ اہل علم اسے واجب قرار دیتے ہیں۔ ان میں امام ابو حنیفہؒ برسر فہرست ہیں۔ ہمارے رجحان کے مطابق قربانی صاحب حیثیت کے لیے سنت مؤکدہ ہے۔ یعنی جو شخص قربانی کرنے کی استطاعت رکھتا ہے اس کے لیے قربانی کرنے کی بہت تاکید آئی ہے۔ لہذا اسے چاہیے کہ وہ اپنی اور اپنے اہل و عیال کی طرف سے قربانی کرے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ دس سال مدینہ طیبہ میں رہے اور آپ ﷺ ہر سال قربانی کرتے تھے۔ جن احادیث سے قربانی کا وجوب کشید کیا جاتا ہے وہ صحیح نہیں ہیں۔ اگر صحیح ہیں تو مدعا کے ثبوت کے لیے صریح نہیں ہیں۔ محدثین کرام نے تمام دلائل کو سامنے رکھتے ہوئے فیصلہ کیا ہے کہ قربانی سنت مؤکدہ ہے۔ یعنی ایک اہم اور مؤکد حکم ہے لیکن فرض یا واجب نہیں۔ تاہم استطاعت کے باوجود اس سنت مؤکدہ سے گریز کرنا کسی طرح بھی صحیح نہیں۔ جیسا کہ اس کے متعلق سخت وعید وارد ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کے پاس قربانی کرنے کی گنجائش ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ ہماری عید گاہ کے قریب بھی نہ آئے۔“ (ابن ماجہ الاضاحی: ۳۱۲)

اگرچہ اس حدیث میں کچھ کلام ہے تاہم سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوف صحیح ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ایسے شخص کو نماز عید ادا کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ مقصد اسے تنبیہ کرنا ہے تاکہ وہ قربانی جیسی سنت ترک نہ کرے۔ بہر حال قربانی واجب نہیں بلکہ سنت مؤکدہ ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابوسریحہؓ، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ وہ قربانی نہیں کیا کرتے تھے۔ (بیہقی: ص ۲۶۹، ۹۷۰)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے متعلق حدیث میں ہے وہ فرماتے ہیں: ”میں خوشحال ہونے کے باوجود قربانی نہیں کرتا“ اس اندیشہ کے پیش نظر کے مبادا میرا پڑوسی اسے ضرور خیال کرے۔“ (مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۸۱۴۹) واللہ اعلم!

میت کی طرف سے قربانی

سوال میں ہر سال اپنے مرحوم باپ کی طرف سے قربانی کرتا ہوں مجھے کچھ اہل علم حضرات نے کہا ہے کہ میت کی طرف سے مستقل قربانی صحیح نہیں۔ اس سلسلہ میں میری رہنمائی فرمائیں۔

جواب میت کی طرف سے قربانی کرنے کے متعلق فقہاء کرام نے حسب ذیل مختلف صورتیں ذکر کی ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

- میت کو اپنی قربانی میں شریک کرنا یہ بالاتفاق جائز ہے جیسا کہ بیٹا قربانی کرتے وقت اپنے مرحوم باپ کی نیت کرے کہ اللہ تعالیٰ اسے بھی قربانی کے ثواب میں شریک کرے۔
- میت کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے اس کی طرف سے قربانی کرنا ایسا کرنا بھی جائز ہے کیونکہ وصیت پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اس کے جواز میں بھی کوئی شبہ نہیں۔
- میت نے قربانی کی نذر مانی تھی لیکن وہ اسے پورا کیے بغیر فوت ہو گیا تو اس کی طرف سے نذر کو پورا کرتے ہوئے قربانی دی جاسکتی ہے۔
- میت کی طرف سے حج بدل کرنے کی صورت میں جو حج تمتع میں ہدی دی جاتی ہے ایسا کرنا بھی بالاتفاق جائز ہے اور یہ ہدی میت کی طرف سے کی جاسکتی ہے۔
- میت کی طرف سے مستقل طور پر تبرعا قربانی کرنا جیسا کہ ہمارے ہاں معمول ہے جس کا سائل نے بھی ذکر کیا ہے۔ اس صورت میں اہل علم کا اختلاف ہے کچھ حضرات اسے جائز کہتے ہیں اور کچھ اہل علم کے ہاں ایسا کرنا جائز نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ قربانی ایک عبادت ہے اس کے جائز ہونے کے لیے ثبوت کی ضرورت ہے مجوزین کے ہاں جتنے بھی

دلائل ہیں وہ انتہائی محل نظر ہیں۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ قربانی ایک مالی صدقہ ہے اور میت کی طرف سے مالی صدقہ بالا جماع جائز ہے لہذا میت کی طرف سے قربانی بھی جائز ہے۔ ہمارے نزدیک یہ دلیل انتہائی محل نظر ہے۔ کیونکہ اس میں صدقہ پر قیاس کیا گیا ہے اور یہ قیاس مع الفارق کی ایک قسم ہے۔ چنانچہ میت کی طرف سے صدقہ کرنا احادیث سے ثابت ہے جیسا کہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ کی طرف سے صدقہ کیا تھا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا تھا جبکہ میت کی طرف سے قربانی کرنے کا کوئی ثبوت نہیں۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کرتے وقت بایں الفاظ دعا کی تھی: ”اے اللہ! محمد آل محمد اور امت محمد کی طرف سے قبول فرما۔“ (مسلم الاضاحی: ۱۹۶) آپ کی امت میں وہ لوگ بھی تھے جو وفات پا چکے تھے لہذا میت کی طرف سے قربانی جائز ہے۔ اس کے متعلق ہماری گزارشات یہ ہیں:

یہ ایک دعا ہے جو رسول اللہ ﷺ نے اپنی اور امت کی قربانی کے متعلق کی ہے میت کی طرف سے قربانی کا جواز درست نہیں۔ کیونکہ ہمارے ہاں مستقل قربانی میت کی طرف سے کی جاتی ہے۔

امت کی طرف سے قربانی کرنا رسول اللہ ﷺ کی خصوصیت ہے اور آپ کی امت کروڑوں کی تعداد میں ہے اس طرح زندگان اور فوت شدگان کی طرف سے قربانی کرنے کا کوئی بھی قائل نہیں۔ اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس عمل کا ثبوت نہیں ملتا جو عمل رسول اللہ ﷺ کی خصوصیت پر محمول ہو اس میں امت کے لیے اقتداء کرنا جائز نہیں ہوتا۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ایک عمل بھی اس سلسلہ میں پیش کیا جاتا ہے کہ وہ دو قربانیاں کرتے تھے ایک اپنی اور دوسری رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جبکہ رسول اللہ ﷺ وفات پا چکے تھے۔ یہ دلیل بھی انتہائی کمزور ہے کیونکہ یہ روایت محدثین کے قائم کردہ معیار صحت پر پوری نہیں اترتی۔ اگر صحیح بھی ہو تو یہ ایک وصیت کی صورت ہے جیسا کہ خود سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس کی صراحت کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا ابوبکرؓ، سیدنا عمرؓ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم سے یہ عمل ثابت نہیں۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کی تین صاحبزادیاں اور آپ کے چچا سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہو چکے تھے لیکن آپ ﷺ نے ان میں سے کسی کے لیے بھی خصوصی طور پر قربانی نہیں کی۔ اس بناء پر فوت شدگان کی طرف سے الگ مستقل قربانی کا جواز انتہائی محل نظر ہے۔ اگرچہ ہمارے اکابر علماء اس کے جواز کے قائل اور فاعل ہیں۔ واللہ اعلم!

کیا قربانی ایک مالی ضیاع ہے؟

سوال آج کل کچھ لوگوں کی طرف سے یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ قربانی کا حکم صرف مکہ میں ہے اور یہ حکم بھی حجاج کرام کے لیے ہے ہم لوگ قیمتی قربانیاں کرتے ہیں وہ محض مالی ضیاع ہے اس اعتراض کا جواب دیں۔

جواب قربانی کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”ہم نے ہر امت کے لیے قربانی کا ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے تاکہ جو جانور ہم نے انہیں عطا کیے ہیں ان پر وہ اللہ کا نام لیا کریں۔“ (الحج: ۳۴)

اس آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ تمام انبیاء کرام رضی اللہ عنہم کی شریعتوں میں اللہ کے حضور قربانی پیش کرنا ایک لازمی جزو رہا ہے اگرچہ اس قربانی کی تفصیلات اور جزئیات میں اختلاف رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے مدنی زندگی میں قربانیاں دی ہیں اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اس سنت کو زندہ رکھا۔ حتیٰ کہ یہ مبارک عمل ہم تک پہنچا ہے۔ اس کے متعلق تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں لیکن افسوس کہ شریعت بیزار لوگ اسے گوشت اور مالی ضیاع سے تعبیر کرتے ہیں اور کہتی ہیں کہ جتنی رقم قربانیوں پر خرچ کی جاتی ہے اتنی رقم سے محتاج لوگوں کے لیے کئی رہائشی منصوبے بنائے جاسکتے ہیں۔ کبھی کہا جاتا ہے کہ جتنی رقم قربانی پر صرف کی جاتی ہے اتنی رقم صدقہ میں خرچ کر دی جائے تو بہتر ہے۔ بہر حال ایسے لوگ مغربیت اور مغربی تہذیب سے مرعوب بلکہ اس کے دلدادہ اور شیدائی اگر وہ قربانی سے کئی گنا رقم اپنی عیاشیوں پر خرچ کر دیں تو وہ ان کے نزدیک مالی ضیاع نہیں۔ لیکن قربانی میں انہیں کئی طرح کے نقصانات نظر آنے لگتے ہیں۔ بہر حال یہ لوگ محتاجوں اور بے کسوں کے ہمدرد نہیں ہیں بس ”خوئے بدربہانہ بسیار“ کا مصداق ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہم رسول اللہ ﷺ کا ایک عمل پیش کرتے ہیں جو ان حضرات کی تردید کے لیے کافی ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں سوانٹ بطور قربانی ذبح کیے اور مجھے حکم دیا کہ ان کا گوشت تقسیم کر دوں میں نے سارا گوشت بانٹ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی جھولیں اور کھالیں بھی تقسیم کرنے کا حکم دیا جو بانٹ دی گئیں۔ (بخاری: ۱۷۱۹)

بہر حال قربانی مالی ضیاع نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ واللہ اعلم!

دین اسلام..... دامن امن و اطمینان

امام سجدہ
فیصلہ المسیح
ڈاکٹر علی الحذیفی

ترجمہ — جناب عبدالستار عبدالقیوم — تاریخ — جناب حافظ یوسف سراج — 2 ذوالقعدہ 1437ھ / 5 اگست 2016ء

حمد و ثناء کے بعد:

اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے اس سے ڈر جاؤ، خوف خدا بہترین سرمایہ راہ ہے۔ جو بھی خوف خدا اختیار کر لے اس نے دنیا کی تمام بھلائیاں اپنے دامن میں سمیٹ کر آخرت کی کامیابی بھی حاصل کر لی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ (العنکبوت)

”جو اللہ سے ڈرے گا اور اس کو بڑا اجر دے گا۔“

اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی تمہارے اوپر جو بکثرت نعمتیں ہیں، انہیں یاد کرو، یہ بھی یاد رکھو کہ وہی ذات ہے جو تمہیں مصیبتوں سے نجات دیتی ہے۔ ذات باری تعالیٰ کس قدر سخی ہے، اس کی رحمت، کس قدر وسیع ہے اور اس کی شریعت کس قدر با مقصد ہے۔ اللہ کی رحمت ہے کہ اس نے بندوں کیلئے

ایسی شریعت نازل فرمائی ہے جو ان کیلئے نفع بخش ہے۔ باعث سعادت ہے۔ اسی شریعت کی بدولت لوگ پاکیزہ اور اطمینان والی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ایسی خوبصورت شریعت نازل فرمائی، جس پر عمل پیرا ہو کر امن و امان، سلامتی والی پرسکون اور باعزت زندگی کا حصول ممکن ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ﴾ (الأنفال: 24)

”اے ایمان لانے والو! اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہو جبکہ رسول تمہیں اس چیز کی طرف بلائے جو تمہیں زندگی بخشنے والی ہے۔“

امن و سلامتی ایک ایسا قلعہ ہے، مسلمان جس کے رہائشی ہیں۔ یہ قلعہ دشمنان اسلام سے ان مسلمانوں کو محفوظ رکھتا ہے اور تمام مسلمان مل کر اس قلعے کی حفاظت کرتے ہیں تاکہ فساد کی اسے نقصان نہ پہنچا سکیں۔ امن و امان

ایک ایسا حفاظتی حصار ہے جس میں مسلمان اپنے آپ کو محفوظ سمجھتے ہیں۔ اسی حصار کے اندر رہتے ہوئے وہ فساد یوں کے فساد اور باغیوں کی بغاوت کو چل دیتے ہیں۔ اسی لیے اہل اسلام اس قلعے کو سازشی ہتھوڑوں سے محفوظ رکھتے ہیں، اس کو ٹوٹنے اور گرنے سے بچانے کی سر توڑ کوشش کرتے ہیں۔ کیونکہ اسی قلعے کی بقا میں دین، جان، عزت اور مال کی حفاظت ہے۔ اسی کی بقا میں منفعت ہے۔ اسی کی بدولت زندگی کے تمام مراحل میں آزادی ہے اور اگر یہ قلعہ محفوظ ہے تو دنیا کے تمام ممالک تک پہنچنے والے راستے بھی محفوظ ہیں، وہ سارے راستے کہ جن راستوں کو استعمال کر کے لوگ رزق کماتے اور

امن و امان اسلام کا اہم حصہ ہے۔ شریعت اسلامی مسلمان کی اس زندگی اور موت کے بعد کی زندگی کی بھی حفاظت کی ضامن ہے۔ تاکہ ایک مسلمان پاکیزہ زندگی بسر کر سکے۔

اپنی ضروریات پوری کرتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿أَوْ لَكُمْ لِمَنْ تَدْعُونَ دَعْوًا مِّنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ لَّا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ﴾ (القصص)

”کیا یہ واقعہ نہیں کہ ہم نے ایک پر امن حرم کو ان کے لیے قائم بنا دیا جس کی طرف ہر طرح کے شرارت کھینچے چلے آتے ہیں، ہماری طرف سے رزق کے طور پر؟ مگر ان میں سے اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔“

جامع ترمذی کی روایت ہے، سیدنا عبید اللہ بن محسن کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی اپنے گھر میں پر امن ہو، جسٹانی طور پر عافیت سے ہو اور اس کے پاس دن بھر کی غذا بھی موجود ہو تو گویا دنیا بھر کی تمام نعمتیں اس کے دامن میں سمیٹ دی گئی ہیں۔“

امن و امان از ایمان دونوں ساتھی ہیں۔ ترمذی کی روایت ہے کہ سیدنا طلحہ بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چاند دیکھتے تو فرماتے، اے اللہ! اس چاند کو امن و ایمان اور سلامتی و اسلام کے ساتھ طلوع فرما۔ امن و امان سے دین محفوظ رہتا ہے۔ امن و امان سے جان مطمئن اور محفوظ رہتی ہے۔ عزتیں محفوظ رہتی ہیں مال محفوظ رہتے ہیں، جائیداد، عزت اور آبرو محفوظ ہو جاتی ہے، امن و امان اور سلامتی سے تمام حقوق بھی محفوظ رہتے ہیں۔

امن و امان اسلام کا اہم حصہ ہے۔ شریعت اسلامی مسلمان کی اس زندگی اور موت کے بعد کی زندگی کی بھی حفاظت کی ضامن ہے۔ تاکہ ایک مسلمان پاکیزہ زندگی بسر کر سکے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ اُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (النحل)

”جو شخص بھی نیک عمل کرے گا، خواہ وہ مرد ہو یا

عورت، بشرطیکہ ہو وہ مومن، اسے ہم دنیا میں پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور (آخرت میں) ایسے لوگوں کو ان کے اجر ان کے بہترین اعمال کے مطابق بخشیں گے۔“

رب العالمین کی توحید اولین فریضہ ہے، جو توحید کا اقرار کرے اللہ تعالیٰ اسے امن و سلامتی اور ہدایت نصیب فرماتا ہے۔ دنیا میں اسے شرک کی سزاؤں سے بچا کر اس کی آخرت کو شرمندگی اور خوف سے بچا لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

”تو اس نے قوم سے کہا، کیا تم لوگ اللہ کے معاملہ میں مجھ سے جھگڑتے ہو؟ حالانکہ اس نے مجھے راہ راست دکھا دی ہے اور میں تمہارے ٹھہرائے ہوئے شریکوں سے نہیں ڈرتا، ہاں اگر میرا رب کچھ چاہے تو وہ ضرور ہو سکتا ہے میرے رب کا علم ہر چیز

پر چھایا ہوا ہے، پھر کیا تم ہوش میں نہ آؤ گے؟ اور آخر میں تمہارے ٹھہرائے ہوئے شریکوں سے کیسے ڈروں جبکہ تم اللہ کے ساتھ ان چیزوں کو خدائی میں شریک بناتے ہوئے نہیں ڈرتے جن کے لیے اس نے تم پر کوئی سزا نازل نہیں کی؟ ہم دونوں فریقوں میں سے کون زیادہ بے خوفی و اطمینان کا مستحق ہے؟ بتاؤ اگر تم کچھ علم رکھتے ہو۔ حقیقت میں تو اس انبی کے لیے ہے اور راہ راست پر وہی ہیں جو ایمان لائے اور جنہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ آلودہ نہیں کیا۔“ (الانعام)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ”جو بندہ ظلم کی تین قسموں سے بچ گیا یعنی شرک سے، لوگوں پر ظلم کرنے سے اور اپنی جان پر ظلم سے تو اسے مکمل امن و اطمینان اور ہدایت نصیب ہو جاتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا يَحْزَنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَ تَتَلَقَّهُمُ الْمَلَائِكَةُ هَذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ﴾^۱ ”وہ انتہائی گھبراہٹ کا وقت اُن کو ذرا پریشان نہ کرنے گا اور ملائکہ

بڑھ کر اُن کو ہاتھوں ہاتھ لیں گے کہ ”یہ تمہارا وہی دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔“ (النبیاء، امن کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی ہے کہ مسلمان شریعت اسلامی کے مطابق عمل کرے کیونکہ شریعت اسلامی ہی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی حفاظت کی ضامن ہے۔ یہی شریعت ہے جو گناہ، بغاوت اور ظلم و زیادتی سے روکتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ۚ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ﴾^۲ (العنکبوت)

”نماز قائم کرو، یقیناً نماز فحش اور بُرے کاموں سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر اس سے بھی زیادہ بڑی چیز ہے۔“ اور فرمایا:

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾^۳ (النحل)

”اللہ عدل و احسان اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے اور بدی دے جائی اور ظلم و زیادتی سے منع کرتا ہے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم سبق لو۔“ صحیح مسلم کی روایت ہے، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، دھوکہ نہ دو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھا کرو اور ایک دوسرے سے تعلق نہ توڑا کرو، ایک دوسرے کے بھائی بن جاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ نہ اس پر ظلم کرے، نہ اسے حقیر سمجھے اور نہ اسے شرمندہ کرے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے دل کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ تقویٰ یہاں ہے۔ آدمی کے برا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان پر خون، مال اور عزت پر حملہ کرنا حرام ہے۔

چاہیے کہ ذبیہ کے طور پر روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے پھر اگر تمہیں امن نصیب ہو جائے (اور تم حج سے پہلے مکہ پہنچ جاؤ)، تو جو شخص تم میں سے حج کا زمانہ آنے تک عمرے کا فائدہ اٹھائے، وہ حسب مقدور قربانی دے، اور اگر قربانی میسر نہ ہو تو تین روزے حج کے زمانے میں اور سات گھر پہنچ کر، اس طرح پورے دس روزے رکھ لے یہ رعایت اُن لوگوں کے لیے ہے جن کے گھر بار مسجد حرام کے قریب نہ ہوں اللہ کے ان احکام کی خلاف ورزی سے بچو اور خوب جان لو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔“ (البقرہ)

حالت امن میں کی گئی عبادتیں، حالت خوف کی عبادتوں سے زیادہ خشوع و خضوع والی ہوتی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اللہ نے وعدہ فرمایا ہے تم میں سے اُن لوگوں کے ساتھ جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں کہ وہ ان کو اسی طرح زمین میں خلیفہ بنائے گا جس طرح اُن سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو بنا چکا ہے، اُن کے لیے اُن کے اُس دین کو مضبوط بنیادوں پر قائم کر دے گا جسے اللہ تعالیٰ نے اُن کے حق میں پسند کیا ہے، اور اُن کی (موجودہ) حالت خوف کو امن سے بدل دے گا، بس وہ میری بندگی کریں اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور جو اس کے بعد کفر کرے تو ایسے ہی لوگ فاسق ہیں۔“ (النور)

امن و سلامتی کے حصول کے اسباب میں یہ بھی ہے کہ ہر امن معاشرے کو فساد یوں اور تخریب کاروں سے بچانا ہو گا۔ جرائم پیشہ افراد سے معاشرے کو محفوظ بنانا ہو گا اور یہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے ممکن ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا: ”ذمیوں پر بھی ظلم نہ کرو۔“ اللہ تعالیٰ نے امن کو تو بعض عبادات اور احکامات کے ساتھ کرتے ہوئے فرمایا:

”پھر جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے، ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے رہو اور جب اطمینان نصیب ہو جائے تو پوری نماز پڑھو نماز درحقیقت ایسا فرض ہے جو پابندی وقت کے ساتھ اہل ایمان پر لازم کیا گیا ہے۔“ (النساء)

مالوں کی زکوٰۃ کی ادائیگی امن و سلامتی کی موجودگی میں کی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے حج اور امن و امان کے متعلق فرمایا:

”اللہ کی خوشنودی کے لیے جب حج اور عمرے کی نیت کرو تو اُسے پورا کرو اور اگر کہیں گھر جاؤ تو جو قربانی میسر آئے، اللہ کی جناب میں پیش کرو اور اپنے سر نہ مونڈو جب تک کہ قربانی اپنی جگہ نہ پہنچ جائے مگر جو شخص مریض ہو یا جس کے سر میں کوئی تکلیف ہو اور اس بنا پر اپنا سر منڈوا لے، تو اُسے

فسادی، باغی اور مجرم اپنے جرائم پر کاربند رہیں تو فرماں روا تک ان کی خبر پہنچانا نہایت ضروری ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَنُنَكِّلَنَّ مِنْكُمْ آتَةً يُدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَ
يَاصْرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ
أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (ال عمران)

”تم میں کچھ لوگ تو ایسے ضرور ہی رہنے چاہئیں جو نیکی کی طرف بلائیں، بھلائی کا حکم دیں اور برائیوں سے روکتے رہیں جو لوگ یہ کام کریں گے وہی فلاح پائیں گے۔“

صحیح مسلم کی روایت ہے، سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جو بھی گناہ کو دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے ختم کرے، اگر یہ استطاعت نہ ہو تو اپنی زبان سے ختم کرے اگر یہ طاقت

بھی نہ ہو تو اپنے دل میں اسے برا جانے اور یہ کمزور ایمان ہے۔“

امن و امان کے حصول کا اہم ترین سبب یہ ہے کہ حاکم وقت کو تقویت پہنچانا ہے تاکہ وہ مجرموں سے سختی سے نمٹے اور

ان کا قلع قمع کرے تاکہ اس سے زمین سے فساد ختم ہو جائے اور یہ تمام امور شریعت کے دائرے میں رہ کر کرنے چاہئیں۔ ظالم کے ظلم سے بچنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اسے ظلم و زیادتی سے سختی سے روکا جائے چاہے وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو۔

کافر اور اقلیتیں اگر پر امن طریقے سے مسلمان معاشرے میں رہیں، کسی پر ظلم اور زیادتی نہ کریں تو وہ اپنے عقیدے کے مطابق مسلمان معاشرے میں زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

حکمران سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ بادشاہ کے ذریعے سے عوام کو ایسے کاموں سے بھی روک لیتا ہے جن سے قرآن کی آیات بھی نہیں روک سکتیں۔“

امت کی بہترین حالت تب ہوتی ہے جب دینی قوتیں مضبوط ہوں اور حاکم وقت بھی مضبوط ہو تو ایسی حالت میں یہ دین اور دنیا کے تمام معاملات عمدہ طریقے سے چلتے ہیں۔ پھر دوسری صورت یہ ہے کہ اگر حاکم وقت مضبوط ہو

اور دینی قوتیں کمزور ہوں تو تب بھی حاکم وقت پیدا ہونے والی خرابیوں کی روک تھام اچھے طریقے سے کر سکتا ہے۔ اس صورت میں امت نجات کی راہ پر ہوتی ہے۔

اگر شریعت اسلامی کے احکامات اور ان پر عمل پیرا ہونے والوں کا بغور جائزہ لیا جائے تو ایک چیز نمایاں ہوتی ہے کہ اکثر مسلمانوں نے طویل عمر پا کر بھی کسی کو یہ موقع نہیں دیا کہ وہ ان پر ظلم کا دعویٰ کرے یا ہتک عزت کا دعویٰ کرے یا پھر ناجائز مال ہتھیلے کا دعویٰ کرے اور یہ سب کچھ شریعت اسلامی پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے ہے اور حقوق ادا کرنے سے ہے۔

یہی لوگ ایسے مسلمان ہیں جنہوں نے امن و امان اور سلامتی کے ساتھ ساتھ ایمان سے بھی فائدہ اٹھایا اور پھر انہیں پاکیزہ زندگی نصیب ہوئی۔ جس آدمی نے اپنے اوپر شریعت اسلامی نافذ کر لی تو اس پر ایسے دعوے کرنے

امن و امان اور سلامتی کی حفاظت کیلئے شریعت اسلامی نے اسے حفاظتی حصار میں لے رکھا ہے تاکہ اس میں موجود تحفظ، عنایت اور قوت باقی رہے کیونکہ اسی امن و امان سے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دینی اور دنیوی فائدے جوڑ دیئے ہیں۔

والا کوئی نہیں ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان سچا ہے کہ، ”مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے باقی مسلمان محفوظ رہیں۔“

امن و امان اور سلامتی کی حفاظت کیلئے شریعت اسلامی نے اسے حفاظتی حصار میں لے رکھا ہے تاکہ اس میں موجود تحفظ، عنایت اور قوت باقی رہے کیونکہ اسی امن و امان سے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دینی اور دنیوی فائدے جوڑ دیئے ہیں۔

اگر کوئی زنا کا ارتکاب کرتا ہے، یا لواطت جیسا سنگین جرم کرتا ہے تو گویا اس نے امن و امان کے حفاظتی حصار پر حملہ کیا ہے چنانچہ حاکم وقت کی ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں کی عزت و آبرو اور حسب و نسب کو سلامت رکھتے ہوئے ایسے مجرم پر بطور سزا حد قائم کرے اور جب کوئی امن و امان کے حصار کو چوری جیسے جرم کے ذریعے سے توڑنا چاہے تو اس پر بھی بطور سزا حد نافذ کی جائے گی تاکہ لوگوں کے مال محفوظ رہیں۔

کوئی شراب نوشی کرے یا منشیات کے پھیلانے کا

ذریعہ بنے تو اس نے بھی امن کے دائرے کو توڑا ہے اور اس پر بھی حد نافذ کی جائے گی تاکہ لوگوں کی عقل کو محفوظ رکھا جائے۔ اگر کوئی عداوت کرے تو حاکم وقت اس پر قصاص نافذ کرے تاکہ لوگوں کے خون اور جانیں محفوظ رہیں۔

اگر کوئی جماعت یا گروہ ناحق خون بہانے یا قتل و غارت کرنے پر غل جائے، لوگوں کے مال پر ڈاکہ ڈالے اور جائیداد کو نقصان پہنچانا شروع کر دے تو حاکم وقت ان پر قانون الہی نافذ کرے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں اس لیے تگ و دو کرتے پھرتے ہیں کہ فساد برپا کریں اُن کی سزا یہ ہے کہ قتل کیے جائیں، یا سولی پر چڑھائے جائیں، یا اُن کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالے جائیں، یا وہ جلا وطن کر دیے جائیں، یہ ذلت و رسوائی تو اُن کے لیے دنیا میں ہے اور آخرت میں اُن کے لیے اس سے بڑی سزا ہے۔ مگر جو لوگ توبہ کر لیں قبل اس کے کہ تم

ان پر قابو پاؤ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔“ (المائدہ)

جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کرتا ہے اس کے نصیب میں ابدی ذلت و رسوائی لکھ دی گئی ہے۔ شریعت محمدی نے جتنی بھی سزائیں مقرر کی ہیں وہ تمام کی تمام معاشرے کو شریروں کے شر سے بچانے اور امت میں امن و امان کے قیام کیلئے ہیں۔

یہ سزائیں اور حدود کیے گئے گناہوں کا کفارہ بھی ہیں جو انسان توبہ کر لے اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ اگر کسی کے گناہ پر اللہ تعالیٰ نے پردہ ڈالا تو اس کا معاملہ اللہ کے ہاں ہے۔

جب اللہ تعالیٰ کسی معاشرے پر احسان کرتے ہوئے انہیں امن و اطمینان عطا فرمادے تو اس معاشرے کے افراد کیلئے رزق کماتا آسان ہو جاتا ہے۔ زندگی کی مثبت سرگرمیوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ مال و اسباب وافر ہو جاتے ہیں معاملات آسان ہو جاتے ہیں۔

جب کسی معاشرے کا امن و امان خراب ہوتا ہے تو

دیا کہ یہودی قیدیوں کو دس دس بیس بیس کے گروپوں میں ان خندقوں کے پاس لایا جائے۔ جب یہ گروپ روانہ ہوتا تو یہ اپنے سردار کعب بن اسد سے پوچھتے: ہمارا انجام کیا ہونے جا رہا ہے؟ کہنے لگا: تم لوگوں کو کسی بھی موقع پر عقل نہیں آتی۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ بلانے والا کسی کو چھوڑتا نہیں اور تم میں سے جو جا رہا ہے وہ لوٹ کے آ نہیں رہا۔ اللہ کی قسم! یہ سوائے قتل کے اور کچھ نہیں۔ تمام یہودی قیدیوں کو باری باری خندقوں کے قریب لا کر قتل کر کے انہی خندقوں میں ڈال دیا گیا۔ یہ مرد قیدی قریباً سات سو کی تعداد میں تھے۔

جی بن اخطب کو قتل کرنے کے لیے لایا گیا تو اس کے دونوں ہاتھ گردن کے پیچھے بندھے ہوئے تھے۔ اس نے ایک شاندار ریشمی حلہ زیب تن کیا ہوا تھا۔ آپ ﷺ کی طرف دیکھ کر کہنے لگا: محمد! مجھے آپ کی مخالفت پر کوئی افسوس نہیں۔ اللہ جسے خوار کرنا چاہے وہ ہو کر رہتا ہے۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا: اللہ کے حکم پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ بنو اسرائیل کا یہ انجام تقدیر الہی کے فیصلے کے عین مطابق ہے۔ ہم اللہ کی تقدیر پر راضی ہیں۔ پھر وہ زمین پر بیٹھ گیا اور اس کی گردن اڑا دی گئی۔

مردوں سے ساتھ ساتھ ایک یہودی عورت کا قتل

یہودی خواتین قیدیوں میں سے ایک عورت کو بھی قتل کیا گیا۔ یہ بہت مزاحیہ طبیعت رکھتی تھی۔ یہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھی تھی اور ہنسی مذاق کی باتیں کر کر کے ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔ اچانک اس کا نام پکارا گیا کہ فلاں عورت کہاں ہے؟ کہنے لگی: میں یہاں ہوں۔ ام المومنین کہتی ہیں: میں نے پوچھا: تمہارا نام کیوں پکارا گیا ہے؟ کہنے لگی: مجھے قتل کیا جائے گا۔ میں نے کہا: کس لیے؟ کہنے لگی: میں نے ایک جرم ایسا کر لیا تھا جس کی سزا قتل ہے۔ اس کی بھی گردن اڑا دی گئی۔ اس موقع پر یہ تباہ عورت تھی جو قتل کی گئی۔ اس کے سوا کسی عورت کو قتل نہیں کیا گیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ کی قسم! اس کی خوش مزاجی، لطیفہ گوئی اور ہنسی مذاق والی طبیعت مجھے ہمیشہ یاد رہتی ہے۔ اس خاتون کا نام بنانہ تھا اور اس کا جرم یہ تھا کہ اس نے غزوہ بنو قریظہ کے واحد شہید سیدنا خلد بن سويد رضی اللہ عنہ پر ایک قلعے کی چھت سے بچی کا پات گرا دیا تھا جس سے وہ شہید ہو گئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خلد کے لیے دو شہیدوں کا اجر ہے۔

محروم بھی کر دیا جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اگر کبھی ہم انسان کو اپنی رحمت سے نوازنے کے بعد پھر اس سے محروم کر دیتے ہیں تو وہ مایوس ہوتا ہے اور ناشکری کرنے لگتا ہے۔ اگر اُس مصیبت کے بعد جو اُس پر آئی تھی ہم اسے نعمت کا مزا چکھاتے ہیں تو کہتا ہے کہ مجھ سے سختیاں دور ہو گئیں! پھر وہ پھولا نہیں سہاتا اور اکڑنے لگتا ہے۔ اس عیب سے پاک اگر کوئی ہیں تو بس وہ لوگ جو صبر کرنے والے اور نیکو کار ہیں اور وہی ہیں جن کے لیے درگزر بھی ہے اور بڑا اجر بھی۔“ (ہود)

شریعت الہی عین رحمت ہے، شریعت عدل و انصاف ہے، شریعت میں سلامتی اور بھلائی ہے۔ اسی میں امن اور ایمان بھی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ایک ماں سے بھی بڑھ کر شفقت کر نوالا ہے۔“

اے اللہ! مسلمانوں کو غموں سے نجات عطا فرما۔ مقررہ قرضوں کو قرضوں سے نجات دے۔ اے رب العالمین! ہمارے اور تمام مسلمانوں مرلیضوں کو شفا عطا فرما۔ اے اللہ! اے ارحم الراحمین! ہر مسلمان مرد و عورت اور ہر مومن مرد و عورت کا والی بن جا۔

بقیہ: سیدنا ابولبابہ

لے: سامعین! سنو ان غداروں کے بارے میں میرا فیصلہ یہ ہے کہ ان کے تمام مردوں کو قتل کر دیا جائے، بچوں اور خواتین کو قیدی بنا لیا جائے اور ان کے تمام ہتھیاروں، قلعوں اور مال و دولت پر اسلامی لشکر کے مجاہدین قبضہ کر لیں۔

عہد: تاریخی حقیقت پر غرور

رسول اللہ ﷺ نے سعد کے اس تاریخی فیصلے پر ان الفاظ میں ان کی تعریف فرمائی۔ فرمایا: [لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحُكْمِ رَسُولِهِ]

”تم نے بالکل وہی فیصلہ کیا جو اللہ تعالیٰ چاہتا تھا اور جو اس کا رسول چاہتا تھا۔“

اب ان تمام قیدی مردوں کو اور عورتوں کو مدینہ لایا گیا۔ مدینہ میں ان قیدیوں کو بنو نجار کی ایک خاتون بنت حارث کے گھر میں قید کر دیا گیا۔ ان میں کفر کے بڑے بڑے سرغنہ جی بن اخطب اور کعب بن اسد جیسے سرداران قوم بھی شامل تھے۔ آپ ﷺ اگلے روز مدینہ کے بازار کی طرف تشریف لائے۔ وہاں ان کے لیے زمین میں خندقیں کھدوائیں اور حکم

انسانی زندگی میں غلط واقع ہو جاتا ہے اور زندگی کی مٹھاس کڑواہٹ میں بدل جاتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هُوَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿٥٠﴾ (النحل)

”اللہ ایک بستی کی مثال دیتا ہے وہ امن و اطمینان کی زندگی بسر کر رہی تھی اور ہر طرف سے اس کو با فراغت رزق پہنچ رہا تھا کہ اُس نے اللہ کی نعمتوں کا کفران شروع کر دیا تب اللہ نے اس کے باشندوں کو اُن کے کرتوتوں کا یہ مزا چکھایا کہ بھوک اور خوف کی مصیبتیں ان پر چھا گئیں۔“

امن و امان اور سلامتی دین اسلام میں کمال کا درجہ رکھتی ہے اور یہ شریعت محمدی کا بہت بڑا مقصد ہے۔

صحیح بخاری کی روایت ہے سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے (مشرکین مکہ کے) ظلم و زیادتی کا شکوہ کیا، آپ ﷺ کعبہ مشرفہ کے سائے میں چادر لئے ہوئے تھے، ہم نے کہا کہ آپ ہمارے لیے دعا کر کے اللہ سے مدد کیوں نہیں مانگتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم سے پہلے ظلم کی یہ کیفیت تھی کہ آدمی کو پکڑ کر زمین میں گڑھا کھود کر گاڑ دیا جاتا۔ پھر اس کے سر پر آری رکھ کر آدمی کے جسم کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے، جسموں پر لوہے کی کنگھیاں اس طرح چلائی جاتیں کہ گوشت ہڈیوں سے علیحدہ ہو جاتا۔ یہ تمام ظلم آدمی کو دین داری سے نہیں روک سکتے تھے۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اس دین کو ضرور پایہ تکمیل تک پہنچائے گا اور ایسا وقت آئے گا کہ مسافر مقام صنعاء سے حضر موت تک سفر کرے گا اس کے دل میں اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہیں ہوگا۔ مگر تم جلدی کر رہے ہو، جس طرح اللہ کے رسول ﷺ نے خبر دی اسی طرح کے حالات پیدا ہو چکے ہیں۔“

دوسرا خطبہ

حمد و ثناء کے بعد:

بنو کان خدا! اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں میں امن و سلامتی بہت بڑی نعمت ہے، کچھ لوگ نعمتوں کے ملنے پر شکر ادا کرتے ہیں جس پر انہیں اجر و ثواب سے نوازا جاتا ہے اور اللہ ان کی نعمتوں میں اضافہ فرما دیتا ہے۔

جبکہ کچھ لوگ نعمتوں کی بے قدری اور ناشکری کرتے ہیں۔ انہیں سزا بھی دی جاتی ہے اور نعمتوں سے



مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کی جانب سے عالمی اتحاد امت و عظمت حرمین شریفین کانفرنس کے اعلان سے پاکستان سمیت دنیا بھر میں موجود حاکمین کتاب سنت میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ کانفرنس کے کامیاب انعقاد اور ہر علاقے کے ذمہ داران کو متحرک کرنے کے لئے امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر، ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم اور نائب امیر اشیش علی محمد ابوتراب نے شبانہ روز محنت کی۔ مختلف اضلاع کے دورے کئے اور عوام الناس کو اس کانفرنس کی اہمیت سے آگاہ کیا۔ قائدین کے اخلاص اور بھرپور محنت کا ہی نتیجہ تھا کہ کانفرنس کا پیغام ملک بھر میں پہنچا اور کوئے کوئے سے کارکنان شریک ہوئے۔ کانفرنس کے حوالے سے بھرپور میڈیا مہم بھی چلائی گئی اور ملک کے بڑے اخبارات میں اشتہارات دیئے گئے جبکہ ضلعی و شہری جماعتوں نے بھی اپنے طور پر پبلیٹی کی۔ اس حوالے سے پیغام فی دی کی ٹیم نے بھی اپنا بھرپور حصہ ڈالا۔

کانفرنس کے لئے تمام گرافکس کی تیاری، فلمیکس کے ڈیزائن، تعارفی برودش، شیلڈز اور دیگر تمام تر ذمہ داریوں کو پیغام فی دی کی ٹیم نے بخوبی نبھایا۔ اس عالمی کانفرنس کے حوالے سے ہر کوئی پر جوش تھا۔ خوش قسمتی سے مجھے دو دن قبل ہی کانفرنس کی تیاریوں میں حصہ لینے کا موقع ملا۔ میرے اعزاز کی بات تھی کہ نائب امیر مرکزیہ اشیش علی محمد ابوتراب کی رہنمائی اور اشیش احسان ساجد کے ہمراہ کانفرنس کے حوالے سے کئی دستاویزات تیار کرنے کا موقع ملا۔

21 اگست کے دن کو مرکزی جمعیت اہلحدیث کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ اس دن اسلام آباد میں حاکمین کتاب و سنت ایک عالمی کانفرنس کے لئے جمع ہو رہے تھے۔ ہر کوئی جذبہ ایمانی سے سرشار تھا۔ ملک کے

کوئے کوئے سے قافلے ایک رات پہلے ہی پہنچنا شروع ہو گئے۔ ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم اور اشیش علی محمد ابوتراب سمیت اہلحدیث یوتھ فورس اور مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد و راولپنڈی کے احباب کئی دن سے شبانہ روز اس کانفرنس کے لئے محنت کرتے رہے۔ دن گیارہ بجے تک اندر کا ہال مکمل طور پر بھر چکا تھا جبکہ دو گنا لوگ باہر تھے۔ تقریباً 12 بجے کانفرنس کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ ابتداً مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے نامور علمائے کرام و عہدیداران نے خطاب فرمایا۔ جن میں مولانا عبدالباسط شیخوپوری، جناب مولانا نعیم بٹ صاحب، مولانا عبدالرشید مجازی صاحب، پروفیسر یحییٰ

الزہرائی (سفر خادم حرمین شریفین فی پاکستان)☆
جناب ڈاکٹر عکرمہ سعید صبری (امام و خطیب قبلہ اول مسجد اقصیٰ فلسطین)☆
جناب اشیش عادل عبدالرحمن المعاودہ (رکن مجلس شورٰی بحرین)☆
جناب اشیش رحیمی یارادان (مفتی اعظم ترکی)☆
جناب پرویز رشید (وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات پاکستان)☆
جناب مولانا محمد احمد لدھیانوی (امیر جماعت اہل سنت پاکستان)☆
جناب مولانا ساجد الحق (امیر جمعیت علماء اسلام (س) پاکستان)☆
جناب مولانا لیاقت بلوچ (جنرل سیکرٹری جماعت اسلامی پاکستان)☆
جناب مولانا عبدالغفور حیدری (ڈپٹی چیئرمین سینٹ)☆
جناب مولانا فضل الرحمن غلیل (امیر انصار الامت)☆
جناب مولانا اولیس احمد نورانی (امیر جمعیت علماء پاکستان) سمیت دیگر اکابر علماء کرام، سفارت کار، تمام میڈیا گروپس کے نمائندگان اور دیگر حکومتی عہدیداران شامل ہیں۔

جناب ڈاکٹر حافظ عبدالکریم رحمہ اللہ (ناظم اعلیٰ مرکزی

جمعیت اہل حدیث پاکستان) نے اپنے ابتدائی کلمات میں تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور امیر جماعت جناب پروفیسر سینیٹر ساجد میر حفظہ اللہ کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس عظیم الشان کانفرنس کے

انعقاد کا حکم دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہم حرمین شریفین کے دفاع کیلئے ہر طرح کی قربانی دینے کو تیار ہیں۔ عراق۔ شام۔ میانمار۔ کشمیر۔ ترکی، فلسطین اور سعودی عرب میں عالم کفر کی جانب سے کی جانے والی دہشت گردانہ کارروائیوں کی مذمت کرتے ہیں۔ خاص طور پر رمضان المبارک میں مدینہ منورہ میں مسجد نبوی شریف کے قریب ہونے والے خودکش دھماکے نے ہمیں بے چین کر دیا ہے۔ ہم حرمین شریفین کا دفاع اپنی جانوں پر کھیل کر بھی کریں گے۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ ہم خادم حرمین شریفین شاہ سلمان بن عبدالعزیز کی مکمل حمایت کا اعلان کرتے ہیں۔

بحرین سے تشریف لائے ہوئے معزز مہمان اشیش عادل عبدالرحمن المعاودہ نے عربی زبان میں شاندار خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ:

حرمین شریفین کا دفاع ہماری دینی اور اخلاقی ذمہ داری ہے۔ پاکستان اسلام کا قلعہ ہے۔ جب ضرورت پڑی تو ہم ابابیلوں کی طرح تل کر حرمین شریفین کے دفاع کے لیے دشمن پر ٹوٹ پڑیں گے۔

ظفر صاحب اور دیگر نے بھرپور اور مختصر خطابات ارشاد فرمائے۔ جبکہ کانفرنس کی نقابت امیر پنجاب پروفیسر عبدالستار حامد اور محترم جناب قاری صہیب احمد میر محمدی فرما رہے تھے۔

افتتاحی کلمات مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ، ممبر قومی اسمبلی اور چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے مذہبی امور جناب ڈاکٹر حافظ عبدالکریم حفظہ اللہ نے ارشاد فرمائے۔

ان کے خطاب سے پہلے تمام ملکی و غیر ملکی مہمان تشریف لائے جن میں صدر کانفرنس:

جناب سینیٹر پروفیسر ساجد میر صاحب حفظہ اللہ (امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان)☆
جناب ڈاکٹر عبدالرحمن الغنام (نائب وزیر برائے مذہبی امور سعودی عرب)☆
جناب عبداللہ مرزوق

حرمین شریفین کا دفاع ہماری دینی اور اخلاقی ذمہ داری ہے۔ پاکستان اسلام کا قلعہ ہے۔ انہوں نے پاکستان زندہ باد کا نعرہ بھی لگایا۔ انکے خطاب کے دوران سامعین و حاضرین میں جوش و دلولے کی لہر دوڑ گئی۔ انہوں نے کہا کہ جب ضرورت پڑی تو ہم اباہیلوں کی طرح شاہ سلمان بن عبدالعزیز کے ساتھ مل کر حرمین شریفین کے دفاع کے لیے دشمن پر ٹوٹ پڑیں گے۔

جماعت اسلامی کے رہنما جناب لیاقت بلوچ صاحب نے حرمین شریفین کے دفاع کو پوری امت کی ذمہ داری قرار دیتے ہوئے امت کے درمیان اتحاد و یکجہتی کی فضا پیدا کرنے پر زور دیا۔

مولانا محمد احمد لدھیانوی (امیر جماعت اہل سنت پاکستان) نے نہایت پر جوش خطاب فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ علامہ ساجد میر قدم بڑھاؤ، دفاع حرمین کیلئے تمام مکاتب فکر کا بچہ بچہ کندھے سے کندھا ملا کر آپ کے ساتھ کھڑا ہوگا اور حرمین شریفین کے دشمنوں پر شیر بن کر چھپے گا۔ حضرت لدھیانوی کے خطاب نے مجمع کو خوب گرمایا۔

دفاقی وزیر اطلاعات و نشریات نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی خدمات کو سراہا اور کہا کہ ہمیں ایسے ہی سنجیدہ فکر اور مستند علماء کرام کی راہنمائی درکار ہے جو ہمیں دہشت گردی جیسی لعنت سے نجات دلائیں۔

مولانا عبدالغفور حیدری نے کامیاب کانفرنس پر قائدین مرکزی جمعیت اہل حدیث کو مبارکباد پیش کی۔ قبلہ اول کے امام ڈاکٹر عکرمہ سعید صبری نے پاکستان کی حکومت اور عوام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے پاکستان کو عالم اسلام کی آخری امید قرار دیا۔ انہوں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث کی کاوشوں کو سراہا۔ مفتی اعظم ترکی نے کانفرنس کا طویل ترین خطاب کیا۔ انہوں نے امت اسلامیہ کو اپنے تمام تر اختلافات کو پس پشت ڈال کر یکجہتی و یکاگت کا مظاہرہ کرنے کی دعوت دی۔ وہ شام و فلسطین، عراق و میانمار سمیت تمام مسلم علاقوں میں ہونے والے ظلم و ستم پر رنجیدہ تھے۔

پاکستان میں سعودی سفیر جناب عبداللہ مرزوق زاہرانی نے خطاب کرتے ہوئے سعودی فرماں روا شاہ

سلمان بن عبدالعزیز کی ملت اسلامیہ کو متحد رکھنے کی کوششوں کو سراہا اور مرکزی جمعیت اہل حدیث کے قائدین علامہ پروفیسر ساجد میر، ڈاکٹر حافظ عبدالکریم، اور شیخ علی محمد ابوتراب کے حرمین شریفین کے دفاع کے لیے خدمات کو سلام عقیدت پیش کیا اور شکریہ ادا کیا۔

آخری خطاب صدر کانفرنس جناب پروفیسر سینیئر ساجد میر صاحب کا تھا۔ انہوں نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ حرمین شریفین کے دفاع کے عزم کا اعادہ کیا۔ کارکنان کے جذبے کو سراہا اور کہا کہ آپ لوگوں کے جذبے کو دیکھ کر میں آج آل پاکستان اہل حدیث کانفرنس کا اعلان کرتا ہوں جس کی حتمی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا پورا ہال امیر محترم کی اس آواز پر لپیک لپیک پکارا تھا۔

جب امیر محترم پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ تعالیٰ خطاب کر کے جانے لگے تو شیخ سیکرٹری جناب پروفیسر عبدالستار حامد نے میر صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ ”آپ حکم کریں اور

”علامہ ساجد میر! آپ قدم بڑھاؤ، دفاع حرمین کے لیے تمام مکاتب فکر کا بچہ بچہ کندھے سے کندھا ملا کر آپ کے ساتھ کھڑا ہوگا اور حرمین شریفین کے دشمنوں پر شیر بن کر چھپے گا۔“ (مولانا لدھیانوی)

ہم آل پاکستان کانفرنس کیلئے ہر دم تیار ہیں۔“

بعد ازاں نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان مولانا علی محمد ابوتراب صاحب نے کانفرنس کا مندرجہ ذیل اعلامیہ پیش کیا۔

کانفرنس کا اعلامیہ

آج 21 اگست بروز اتوار کنونشن سنٹر اسلام آباد میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کے زیر اہتمام اور تحریک دفاع حرمین کے توسط سے عظمت حرمین شریفین اور اتحاد امت کے حوالے سے منعقدہ یہ کانفرنس جس میں وطن عزیز کی مذہبی و سیاسی قیادت اور عالم اسلام کی جید شخصیات شریک ہیں۔ اس عزم کا اظہار کرتی ہے کہ مسلم دنیا اپنے وقار اور عظمت کی بحالی اور مشترکہ پالیسیوں کیلئے متحدہ مسلم اقوام کا فورم تشکیل دے۔

ہم امریکہ سمیت کسی بھی ملک کو یہ اجازت نہیں دے سکتے کہ وہ مسلم ممالک کی نئی سرحد بندی کرنے کی جہارت کرے۔ مسلمان ممالک ایک دوسرے کے

معاملات میں مداخلت نہ کریں۔ حرمین شریفین کا امن پوری دنیا کے امن کی نشانی ہے۔ ۲۹ رمضان کو مسجد نبوی میں دہشت گردی اور بم دھماکہ امت مسلمہ کے خلاف سازش ہے۔ ہم اس کی بھرپور مذمت کرتے ہیں۔ آج کا یہ اجتماع کوئٹہ میں ہونے والے حالیہ خودکش دھماکے سمیت پاکستان بھر میں دہشت گردی کی بزدلانہ کارروائیوں کی سخت مذمت کرتا ہے۔ اسی طرح آج کا یہ ایوان ترکی میں وقتاً فوقتاً ہونے والے دھماکوں اور غیر جمہوری عناصر کی حوصلہ شکنی کرتا ہے اور طیب اردگان کی قیادت میں منتخب حکومت کی بھرپور حمایت کا اعلان کرتا ہے۔ ہم شام، یمن اور عراق میں ہونے والے تاریخ کے بدترین ظلم اور سنی مسلمانوں کے قتل عام پر سخت رنجیدہ ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ وہاں کے مسلمانوں پر اپنا خصوصی رحم فرمائے۔

یہ اجتماع پاکستان کی سیاسی اور عسکری قیادت کی طرف سے امن و امان کیلئے کی جانے والی کوششوں کی تعریف کرتا ہے اور اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ ہم پاکستان میں امن و امان کے قیام کیلئے ہر طرح کی قربانی دینے کیلئے تیار ہیں۔

آج کا یہ اجتماع سعودی عرب کی طرف سے ۳۳ ممالک کے عسکری اتحاد کی بھرپور تائید و حمایت کرتا ہے۔ امت مسلمہ کا یہ عسکری اتحاد وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ مسلمان ممالک میں امن و امان کے قیام کیلئے مسلم دنیا میں اقوام مسلم کا متحدہ فورم تشکیل دیا جائے۔ اس سلسلے میں او آئی سی کا کردار بھی نہایت اہم ثابت ہو سکتا ہے۔ اس وقت مسلم امہ کی جو توقعات او آئی سی سے وابستہ ہیں، او آئی سی کا کردار ان توقعات کے مطابق ہونا چاہیے۔ پاکستانی عوام اور سیاسی و مذہبی قیادت نے ہمیشہ امت کے اتحاد کیلئے جانی و مالی قربانیاں دی ہیں اور ہر لمحہ وطن کے دفاع کیلئے یہ قوتیں متحد و یک جان ہیں۔ پاک چائینہ کوریڈور وطن عزیز کی ترقی کیلئے نئی راہیں کھولے گا۔ ان شاء اللہ! آج کا یہ اجتماع پاک چائینہ کوریڈور کے تحفظ اور استحکام کیلئے ہر طرح کے تعاون کا عزم کرتا ہے۔ اس کے تحفظ کیلئے ہر ممکن کردار ادا کرے گا اور مل کر اغیار کی سازشوں کو ناکام بنائے گا۔ نیز ایسا لائحہ عمل تشکیل دیا جائے گا کہ اس کوریڈور سے چھوٹے علاقوں کو بھی فائدہ پہنچے۔

کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے۔ ہم اس مطالبے سے کبھی بھی دستبردار نہیں ہوں گے۔ بھارت مقبوضہ کشمیر میں بلا جواز دہشت گردی اور انسانی جانوں کے ساتھ کھلواڑ بند کرے۔ آج کا یہ اجتماع مقبوضہ کشمیر میں بھارت کے ظلم و بربریت کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور کشمیری بھائیوں کی ہر طرح کی جانی، مالی اور اخلاقی امداد جاری رکھنے کا اعلان کرتا ہے۔

کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کیا جائے۔ آج کا یہ اجتماع بھارت کے وزیراعظم کے حالیہ بیان بسلسلہ بلوچستان اور گلگت بلتستان کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور ان کو متنبہ کرتا ہے کہ وہ اپنے ملک تک محدود رہیں۔

آج کا یہ اجتماع اس بات کا اظہار کرتا بھی ضروری سمجھتا ہے کہ دینی مدارس اسلام کے قلعے ہیں اور ان کے خلاف کوئی بھی سازش برداشت نہیں کی جائے گی۔ دینی مدارس وطن عزیز میں دینی تعلیم اور شریعت سکھانے کا واحد

ادارہ ہیں۔ اتحاد تنظیمات مدارس فنیہ، مدارس کی نمائندہ تنظیم ہے اور اس کا کردار قابل تعریف ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ قرآن پاک کی تعلیم پرائمری سے میٹرک تک لازمی کرنے پر حکومت پاکستان کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

آج کا یہ اجتماع ملک میں بڑھتی ہوئی فاشی و عریانی اور مادر پدر آزاد معاشرے کی طرف لے جانے والی کوششوں کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی تہذیب و ثقافت کو رواج دیا جائے۔ یہ اجتماع اس عزم کا بھی اظہار کرتا ہے کہ ملک کو سیکولر اسٹیٹ نہیں بننے دیا جائے گا اور ملک کو اسلامی فلاحی ریاست بنانے کیلئے اقدامات جاری رکھے جائیں گے۔

آج کا یہ اجتماع ہر سال حج کے مثالی انتظامات کرنے پر اور حریم شریفین کی تاریخی توسیع پر خادم حریم شریفین اور سعودی حکومت کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ حج کے انتظامات میں کسی قسم کی مداخلت کی ضرورت نہیں۔ حج ایک مذہبی فریضہ ہے اس بار حج کو سیاست کی نذر کرنے کی اجازت نہیں دینگے اور نہ ہی اس کو کھلا شہر قرار دینے کی اجازت دیتے ہیں۔ آج کا اجتماع اس عزم کا بھی اظہار کرتا ہے کہ سعودی عرب کا ایٹمی قوت

بننا عالم اسلام کی تقویت کا باعث ہوگا۔

آج کا یہ اجتماع ترکی میں حالیہ بغاوت کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ طیب اردگان اور ترکی کے عوامی رد عمل کو بھرپور الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ آج کا یہ اجتماع فلسطین کے مسلمانوں کی بھرپور تائید و حمایت کرتا ہے اور قبلہ اول کو یہودیوں کے قبضے سے چھڑانے کیلئے جدوجہد جاری رکھنے کا اعلان کرتا ہے۔ آج کا یہ اجتماع شام، یمن، بحرین سمیت تمام ممالک میں مداخلت کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور وہاں کے مسلمانوں کے ساتھ بھرپور اظہار یکجہتی کرتا ہے۔

آج کا یہ اجتماع برما کے مسلمانوں کے ساتھ بھی بھرپور یکجہتی کا اظہار کرتا ہے اور عالمی برادری سے اپیل کرتا ہے کہ وہ برما کے مسلمانوں کی نسل کشی اور ان پر مظالم بند کرانے میں اپنا کردار ادا کریں۔

حریم شریفین کے دفاع کے لیے تحریک دفاع

کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے۔ ہم اس مطالبے سے کبھی بھی دستبردار نہیں ہوں گے بھارت مقبوضہ کشمیر میں بلا جواز دہشت گردی اور انسانی جانوں کے ساتھ کھلواڑ بند کرے۔ اجتماع سے مقررین کا خطاب

حریم کا قیام عمل میں لایا گیا ہے، اس پلیٹ فارم کو مزید مضبوط اور مؤثر بنانے کے لیے اقدامات کی ضرورت ہے۔ یہ فورم حریم شریفین کا تقدس ہر ایک مسلمان کے دل میں اجاگر کرنے کے لیے بھرپور کردار ادا کرے گا۔ ان شاء اللہ!

کانفرنس میں تمام ملکی اور غیر ملکی میڈیا بھی موجود تھا۔ الجزیرہ ٹی وی، العربیہ ٹی وی، جیو ٹی وی اور پی ٹی وی کے ساتھ ساتھ پیغام ٹی وی کی ٹیم نے کانفرنس کی بھرپور کوریج کی۔

سینئر پروڈیوسر جناب اشفاق احمد شیخ کی زیر نگرانی پیغام ٹی وی کی مستعد و چوکس ٹیم نے اس عظیم الشان کانفرنس کے لمحے کو محفوظ کر لیا۔

پیغام ٹی وی کی ٹیم کی جانب سے اس عالمی کانفرنس کی بھرپور میڈیا کوریج کے حوالے سے خصوصی انتظامات کئے گئے تھے۔ کونشن سینٹر میں کانفرنس کو مختلف انداز سے ریکارڈ کرنے کے لئے چھ کیمرے نصب کئے گئے تھے

جبکہ جدید ترین آلات جب اور کرین کے ذریعے خوبصورت مناظر ریکارڈ کئے گئے۔ اسی طرح کانفرنس کو ویب سائٹ اور سوشل میڈیا پر براہ راست دیکھانے کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ اس کاوش کی بدولت دنیا بھر میں موجود حاملین کتاب و سنت نے اپنے گھروں میں اس کانفرنس کو دیکھا۔ سوشل میڈیا پر تین لاکھ سے زائد افراد نے اس عالمی کانفرنس کو براہ راست دیکھا۔ اسی طرح خطابات کے خوبصورت گرافکس بنا کر بھی ویب سائٹ اور سوشل میڈیا پر شئیر کئے گئے جنہیں بے پناہ پذیرائی ملی۔ الحمد للہ اس کاوش کو دنیا بھر سے خوب سراہا گیا۔ امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث سعودی عرب مولانا عبدالملک مجاہد، ناظم اعلیٰ مرکزیہ برطانیہ مولانا حبیب الرحمن، برطانیہ سے ہی مولانا شفیق شاہین، مولانا عبدالستار عاصم سمیت کئی ممالک کے جماعتی احباب نے اپنے ویڈیو پیغامات کے ذریعے کانفرنس کی کامیابی پر مبارکبادیں پیش کیں۔ اسی

طرح ہفت روزہ ”اہل حدیث“ کے چیف ایڈیٹر کہنہ مشق صحافی جناب بشیر انصاری صاحب اور مجلہ فہر جناب قاری یونس طہ اپنی پوری ٹیم سمیت کانفرنس میں موجود تھے۔ ان کی محنت و کاوش نمایاں تھی۔ ہر

مہمان کی نشست پر ہفت روزہ اہل حدیث موجود تھا۔ جبکہ کانفرنس ہال کے اطراف میں مختلف سٹالز پر بھی مجلہ میسر تھا۔

کانفرنس شاندار اور کامیاب تھی، جس پر پوری اعلیٰ قیادت پوری جماعت اور خاص طور پر اسلام آباد راولپنڈی کی متحرک کارکنان مبارکباد کے مستحق ہیں۔ سید عتیق الرحمن شاہ محمد رحمہ اللہ اور ان کے رفقاء کار کی شانہ روز محنتوں کا ثمر بہت میٹھا ملا۔ فجزاھم اللہ خیراً۔

اللہ تعالیٰ ہمارے قائدین کی حفاظت فرمائے کہ ساری روٹی انہی کے دم سے ہے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث کے کارکنان کو مبارکباد ہو کہ وہ منزل کے بہت قریب ہیں۔ اللہ تعالیٰ امیر محترم اور ان کے رفقاء کار کو سلامت رکھے۔ آمین۔

نگاہ بلند، سخن دلنواز، جاں پر سوز یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لیے



ضرورت ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ جنگ ہو یا امن دینی حلقے ہمیشہ قربانیاں دینے میں سب سے آگے رہے ہیں۔ ملک کے خلاف دین کے نام پر ہونیوالے پروپیگنڈے اور دین کی آڑ میں دشمنی کی کرنیوالے گمراہ عناصر کے خاتمے کے لئے بھی ضروری ہے کہ اتحاد، امن و محبت کا درس دینے والے دینی حلقوں اور جماعتوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ یہ ہمیشہ پاکستان زندہ باد کے ہی نعرے لگائیں گے نہ کہ بعض لسانی و علاقائی تخیلیوں کی طرح معمولی مفادات کی خاطر پاکستان مردہ باد کا زہرا گلنا شروع کر دیں گے۔

عالمی عظمت حرین و اتحاد امت کانفرنس..... اسلام آباد

حریر: جناب پروفیسر محمد عامر حنیف (شیخوپورہ)

سیوری اداروں کو چاہیے کہ ایسے حلقوں کی بھرپور حوصلہ افزائی کرے تاکہ ملک میں اتحاد و اتفاق کی فضاء کو ترویج مل سکے۔ آزادی کے مہینے میں ایک سبق یہ بھی ہے کہ مملکت پاکستان کا قیام اسلام کے نام پر ہوا تھا۔ اسلام ہی پوری قوم کے اتحاد کی بڑی وجہ ہے۔ ملک میں لسانیت، لبرل ازم اور سیکولر ازم کے فروغ کی بجائے اسلامی روایات اور اسلامی تعلیمات کو فروغ دیا جائے۔ اسلام کا اتحاد و اتفاق کا درس عام کرنے کی

اسلام آباد میں گزشتہ دنوں ملک کی اہم دینی جماعت مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کی جانب سے عالمی اتحاد امت کانفرنس منعقد کی گئی۔ اس کانفرنس کا مقصد ارض پاک کے عالمی شخص اور عالم اسلام میں پاکستان کے نمایاں کردار کو اجاگر کرنا تھا۔ کشمیر میں جاری بھارتی ظلم و ستم، بھارتی وزیر اعظم کے بلوچستان اور گلگت بلتستان کے بارے شرانگیز بیانات اور عالمی سطح پر پاکستان کے خلاف ہونیوالے پروپیگنڈے کے تناظر میں اس عالمی کانفرنس کا انعقاد انتہائی ضروری تھا۔ مفتی اعظم ترکی الشیخ رحیمی یاران، سعودی نائب وزیر ڈاکٹر عبدالرحمن الغنم، بحرین پارلیمنٹ کے ڈپٹی اسپیکر الشیخ عادل عبدالرحمن العادہ اور مفتی اعظم و خطیب قبلہ اول الشیخ عمر مہربی کے علاوہ پاکستان میں تعینات مختلف اسلامی ممالک کے سفراء کے ساتھ ساتھ وفاقی وزیر اطلاعات سینیٹر پرویز رشید، ڈپٹی اسپیکر پیٹ مولانا عبدالغفور حیدری، مولانا مسیح الحق، نائب امیر جماعت اسلامی لیاقت بلوچ اور دیگر اہم ترین سیاسی و دینی رہنماؤں نے شرکت کی۔ اس سے دنیا بھر کو ایک واضح پیغام گیا کہ پاکستان عالمی سطح پر تنہا کا شکار نہیں بلکہ عالم اسلام کے اہم ترین ممالک ہر گھڑی ارض پاک کے ساتھ کھڑے ہیں۔ عالمی اسلام کے اہم ترین رہنماؤں کو پاکستان مدعو کر کے اور اس کے ساتھ ساتھ ملک کی اعلیٰ ترین حکومتی، مذہبی و سیاسی قیادت کو جمع کرنے پر امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر، ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم اور ممبر اسلامی نظریاتی کونسل الشیخ علی محمد ابوتراب یقیناً خراج حمین کے مستحق ہیں۔

اسلام آباد کے جناح کنونشن سینٹر میں ہونیوالی اس کانفرنس میں ملک بھر سے دینی و سیاسی جماعتوں کے کارکنان نے بھرپور شرکت کی۔ ایک طرف چند شریکین عناصر ملک کی بنیادیں کھوکھلی کرنے پر تلے ہوئے ہیں تو دوسری جانب چند دیوانے اپنے ملک کی عزت و توقیر کی خاطر دن رات محنت میں مصروف ہیں۔ حکومت و

جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں ۱۲ اگست یوم آزادی کی تقریب

طلبہ کے درمیان تقریری مقابلے اور ممتاز علماء کے خطابات

آزادی اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے اس کا سب سے بڑا اظہار اللہ تعالیٰ کی بندگی میں ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی جتنی بڑی اطاعت و فرمانبرداری کرے گا اور اس کی غلامی میں جائے گا اتنا ہی وہ ناخداؤں کی غلامی سے نکل جائے گا۔ جو اقوام آزادی کا دعویٰ تو کریں لیکن اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی حاکمیت کو تسلیم نہ کریں۔ تو وہ بدترین غلامی میں ہیں۔ اس لیے یوم آزادی پر ہمیں گھر گھر یہ پیغام پہنچانا ہے۔ آج پوری دنیا میں فساد اور بدنامی ہے۔ اس کا واحد سبب وہ لوگ ہیں جو اپنی حاکمیت مسلط کرنا چاہتے ہیں اور لوگوں کو غلام بنا کر اپنا ایجنڈا نافذ کرنا چاہتے ہیں جس کی وجہ سے آج دنیا کا امن تباہ ہوا ہے۔ ان باتوں کا اظہار پرنسپل جامعہ سلفیہ چوہدری یسین ظفر نے کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ آج آزادی کا مفہوم یہ رکھ دیا گیا ہے کہ ہر شخص آزادی کے ساتھ جو چاہے کرتا رہے اس پر کسی قسم کی مذہبی اور اخلاقی پابندی نہیں۔ اس کا نتیجہ ہے کہ ذرائع ابلاغ من گھڑت خبریں شائع کرتے ہیں اور دوسروں کی عزت نیلام کرتے ہیں۔ پگڑیاں اچھالتے ہیں بغیر تحقیق کے الزام اور بہتان تراشتے ہیں اور آزادی کے اظہار کی آڑ میں اسلام کی تضحیک بھی کرتے ہیں اور آزادی اظہار کی آڑ میں تضحیک بھی کرتے ہیں۔ پاکستان کا وجود اسلام سے وابستہ ہے۔ اگر پاکستان اور اسلام کو الگ الگ کرنے کی کوشش کی گئی تو اس کی سلامتی خطرے میں پڑ جائے گی۔ اس لیے ہم سب کی اولین ذمہ داری ہے کہ پاکستان کے قیام کے مقاصد کا نہ صرف تحفظ کریں بلکہ نئی نسل تک یہ پیغام پہنچائیں کہ وہ اسلام کے نفاذ کے لیے اپنا کردار بھی ادا کریں۔

تقریب سے شیخ الحدیث حافظ عبدالعزیز علوی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر قیام پاکستان کے وقت وطن کو مخلص قیادت میسر آجاتی تو آج جو مشکلات نظر آ رہی ہیں وہ نہ ہوتیں بد قسمتی سے بانی پاکستان کو رفتاً نمل سکے اور قیام پاکستان کے مقاصد کو ہائی جیک کیا گیا اور طرح طرح کے شکوک و شبہات پیدا کر دیے گئے۔ تقریب میں طلبہ کے درمیان تقریری مقابلہ بعنوان ”کیا ہم آزاد ہیں؟ اور پاکستان اسلامی و فلاحی ریاست کیسے بنے گی؟“ ما شاء اللہ طلبہ نے پوری تیاری کے ساتھ نہایت پر جوش اور شعلہ بیان خطابات کیے۔ اول دوم سوم کے علاوہ حوصلہ افزائی کے انعامات دیے گئے۔ تقریب میں اہل حدیث سنوڈنٹس فیڈریشن انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کی طرف سے منعقدہ بین المدارس تحریری مقابلہ میں اول دوم سوم آنے والے طلبہ کو گراں قدر انعامات دیے گئے۔ ان میں اول انعام مبلغ سات ہزار روپے کی کتب دوم انعام پانچ ہزار روپے کی کتب جبکہ دو انعام تیسری پوزیشن کے لیے رکھے گئے۔ جامعہ سلفیہ کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ پہلا انعام جامعہ کے طالب علم عمار یاسر اور تیسرا انعام ابوذر غفاری نے حاصل کیا۔ ڈاکٹر عبدالرحمن محسن نے بھی خطاب فرمایا۔

حج کا مسنون طریقہ!

(محرر: جناب میاں متیق الرحمن (ریسرچ سکالر))

ذات عرق: یہ عراق کی طرف سے آنے والوں کی میقات تھی اس کا موجودہ نام الضریہ ہے۔ مگر اس طرف سے اب کوئی حاجی نہیں آتا کیونکہ یہ راستہ عراق سے پیدل یا اونٹوں وغیرہ کے ذریعے آنے والے استعمال کرتے تھے۔ یہ راستہ گاڑیوں کیلئے موزوں نہ ہونے کی وجہ سے اب قابل استعمال نہیں رہا۔ بلکہ جو اس راستہ کے ذریعے آتے تھے وہی لوگ اب قرن منازل یعنی میل کبیر والے راستے کو استعمال کرتے ہیں۔

احرام کی پابندیاں:

کوئی حج یا عمرہ کرنے والا احرام خواہ گھر سے باندھے، حاجی کیمپ میں یا جہاز میں میقات سے پہلے گھر وہ نیت میقات سے کرے گا اور وہیں سے پابندیاں شروع ہوں گی۔ حج یا عمرہ دونوں ایسی عبادتیں ہیں جن کیلئے زبان سے نیت کی جاتی ہے۔ پاکستان سے جانے والے حجاج عموماً حج تمتع کرتے ہیں اور حج تمتع کرنے والے عمرہ کے بعد احرام کھول دیتے ہیں۔ اس لئے وہ عمرہ کی ہی نیت کرے گا اور زبان سے "لبيك اللهم لبیک عمرة" کہے گا۔ میقات سے گزرتے ہوئے جہاز میں بھی اعلان کیا جاتا ہے۔ احرام کی نیت کرنے کے بعد اس پر احرام کی پابندیاں شروع ہو جائیں گی۔ احرام کی پابندیاں یہ ہیں:

- ① جسم کے کسی حصے سے بال اکھاڑنا، کاٹنا یا مونڈنا،
- ② ناخن تراشنا، خوشبو لگانا،
- ③ مرد کا سر کو ڈھانپنا،
- ④ مرد کا جسمانی ڈھانچے کے مطابق بنے، یعنی سلعے ہوئے کپڑے پہننا (جیسے شلوار قمیص، بنیان، کوٹ، سوئیٹر، پتلون، پاجامہ وغیرہ) جبکہ ⑤ عورت کا دستانے اور نقاب پہننا مگر چہرے کا پردہ کرنے والی عورت چپکے نقاب کی بجائے سر سے نیچے کو لٹکنے والی رومالی استعمال کر سکتی ہیں، ⑥ خشکی کا شکار کرنا یا شکار کرنے میں مدد کرنا،
- ⑦ پیغام نکاح بھیجنا، ⑧ نکاح کرنا یا کرانا، ⑨ بیوی سے بوس و کنار کرنا یا شہوت کی باتیں کرنا، ⑩ بیوی سے ہم بستری کرنا۔

نوٹ: حج کیلئے احرام باندھ جانے کے بعد دس ذوالحجہ جبری کبریٰ یعنی بڑے شیطان کو کنکریاں مارنے سے پہلے ہم بستری کی صورت میں حج باطل ہو جائیگا۔ مگر حج کے تمام امور پھر بھی پورے کرنا ہوں گے۔ ایک اونٹ یا گائے حرم

جاتی ہے اور اسی کا احرام باندھا جاتا ہے جبکہ عمرہ اس حج میں نہیں کیا جاتا۔ حدود حرم میں رہنے والا کوئی شخص اپنی رہائش سے ہی حج میں شامل ہو تو وہ صرف حج افراد ہی کر سکتا ہے حج قرآن یا حج تمتع نہیں۔

حج تمتع:

حج کے مہینوں شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ میں میقات سے احرام باندھ کر پہلے عمرہ کیا جاتا ہے۔ اس حج میں آسانی یہ ہے کہ اس میں عمرہ کرنے کے بعد بال منڈوایا کنوا کر احرام کھول دیا جاتا ہے۔ پھر حج کیلئے نئے سرے سے مکہ مکرمہ میں اپنی رہائش سے 8 ذوالحجہ کو دوبارہ احرام باندھا جاتا ہے اور اس احرام میں حج کیا جاتا ہے۔

میقات:

میقات اس جگہ کو کہا جاتا ہے جہاں سے احرام کی پابندیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے مختلف ملکوں اور جگہوں سے آنے والوں کیلئے احرام کی پابندیاں شروع ہونے کے 5 جگہیں مقرر کی ہیں۔ جو ذوالحلیفہ، قرن منازل، یلم، جحفہ اور ذات عرق ہیں۔

ذوالحلیفہ: یہ مدینہ منورہ کی طرف سے آنے والوں کی میقات ہے۔ اس کا موجودہ نام ایبار علی ہے۔ جو حاجی مدینہ ایئر پورٹ پر اتریں گے ان کا یہی میقات ہے۔

قرن منازل: یہ نجد کی طرف سے آنے والوں کی میقات ہے، اس کا موجودہ نام میل کبیر ہے۔ جو طائف شہر کے باہر واقع ہے۔ ریاض اور لمحقہ علاقوں سے آنے والے یہاں سے احرام باندھتے ہیں۔

یلم: یہ یمن کی طرف سے آنے والوں کی میقات ہے۔ اس جگہ کا موجودہ نام سعدیہ ہے۔ پاکستان سے بحری جہاز کے ذریعے جانے والے حجاج کی میقات بھی یہی ہے۔

جحفہ: یہ شمالی افریقہ کے ملکوں کی طرف سے آنے والوں کی میقات ہے۔ یہ رابغ شہر کے قریب ہے اسی مناسبت سے اسے اب رابغ ہی کہتے ہیں۔

اسلام کی عمارت پانچ ستونوں توحید و رسالت کی گواہی، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج پر مشتمل ہے۔ ان میں نماز اور روزہ خالص بدنی، زکوٰۃ خالص مالی اور حج مالی اور بدنی عبادت کا مجموعہ ہے۔ اس لئے حج کو جامع العبادات بھی کہا جاسکتا ہے۔

حج کے لغوی معنی عظمت والی جگہ بیت اللہ کا ارادہ کرنے کے ہیں۔ حج اسلام کا پانچواں رکن ہے۔ ہر سال مکہ مکرمہ میں 8 سے 12 یا 13 ذوالحجہ تک مختلف عبادات کے ایک مجموعے کو حج کہا جاتا ہے۔

فرضیت حج:

حج ایسی عبادت ہے جس کے فرض ہونے کیلئے صاحب استطاعت و قدرت ہونا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

(وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حُجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفِيْرٌ الْعَلِيْمِيْنَ)

”اور لوگوں پر اللہ کا حق ہے کہ جو اس گھر تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے اور جس نے کفر کیا تو اللہ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔“

حج کی تین اقسام ہیں: ① حج قرآن ② حج افراد اور ③ حج تمتع

حج قرآن:

اس میں عمرہ اور حج کا احرام ایک ساتھ باندھا جاتا ہے۔ عمرہ کرنے کے بعد حاجی بال منڈوا یا کنوا نہیں سکتا، بلکہ اسے بدستور احرام کی پابندیوں میں رہنا ہوتا ہے، اور 10 ذوالحجہ کو قربانی کرنے کے بعد بال منڈوا کر یا کنوا کر احرام کھول دیتا ہے۔ حج قرآن کرنے والے کو قارن کہتے ہیں۔

حج افراد:

حج افراد وہ ہے کہ جس میں صرف حج کی نیت کی

کی خدمت میں ذبح کر کے فقراء مکہ میں تقسیم کرنا ہوگی۔

حج تمتع کا مختصر طریقہ:

حج تمتع کرنے والے حجاج عمرہ کرنے کے بعد احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو جائیں گے اور دوبارہ حج کیلئے احرام باندھنے تک عام لوگوں کی طرح رہیں گے۔ 8 ذوالحجہ کو اپنی مکہ میں قیام کی جگہ سے ہی احرام باندھ کر احرام کی پابندیاں ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے حج کی نیت "اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ حَجًّا" کہہ نکلیں گے اور سیدھے منی پہنچیں گے اور منی میں ظہر سے اگلے دن یعنی 9 ذوالحجہ فجر تک کی سفری نمازیں ادا کریں گے۔

9 ذوالحجہ کا دن حج کا سب سے اہم اور سفر کے اعتبار سے مشکل ترین دن ہے۔ اس دن سورج طلوع ہونے کے بعد تمام حجاج منی سے عرفات کیلئے نکلیں گے۔ عرفات اور منی کا درمیانی فاصلہ تقریباً 13 کلومیٹر ہے۔ عرفات پہنچ کر ظہر اور عصر کی سفری نماز پڑھیں گے اور جمع تقدیم یعنی ظہر کے وقت میں ہی عصر کی نماز ادا کریں گے اور غروب آفتاب تک وہیں رہیں گے۔ مگر مغرب کی نماز پڑھے بغیر مزدلفہ آئیں گے۔ (یاد رہے کہ مزدلفہ اور عرفات کا درمیانی فاصلہ تقریباً 10 کلومیٹر ہے۔ مزدلفہ منی سے تقریباً 3 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ یعنی مزدلفہ عرفات اور منی کے درمیان منی سے قریب اور عرفات سے دور واقع ہے۔) مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء میں جمع تاخیر یعنی مغرب کو عشاء کے ساتھ پڑھیں گے اور صبح کی نماز بھی مزدلفہ میں ہی پڑھیں گے۔ نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے منی کی طرف نکل آئیں گے (یاد رہے اگر کوئی بیمار یا بوڑھا حاجی آدھی رات کے بعد بھی مزدلفہ سے منی کی طرف نکلنا چاہے تو نکلنے کی گنجائش ہے۔)

10 ذوالحجہ مناسک حج کی ادائیگی کے حوالے سے مشکل ترین دن ہے۔ اس دن پہلا کام سورج نکلنے کے بعد جمری کبریٰ یعنی بڑے شیطان کو 7 کنکریاں مارنا ہے اور ہر کنکری مارنے سے پہلے صرف اللہ اکبر پڑھا جائیگا۔ پھر اسی دن دوسرا کام قربانی کرنا ہے، تیسرا کام بال منڈوانا یا کٹوانا، چوتھا کام طواف زیارہ اور پانچواں کام صفا مروہ کی سعی کرنا ہے۔ (یاد رہے کہ طواف زیارہ کو کسی وجہ سے طواف وداع تک مؤخر بھی کیا جاسکتا ہے۔ 10 ذوالحجہ کے کاموں میں تقدیم و تاخیر ہو جائے تو کوئی حرج نہیں البتہ

ترتیب کے مطابق چلنا افضل ہے)، 10 ذوالحجہ کو تمام امور سرانجام دینے کے بعد رات منی میں قیام کرنا ضروری ہے۔ 11 ذوالحجہ کو ظہر کے وقت جمری صغریٰ یعنی چھوٹے شیطان دوسرے نمبر پر جمری وسطیٰ یعنی درمیانے شیطان اور تیسرے نمبر پر جمری کبریٰ یعنی بڑے شیطان کو ترتیب سے 7، 7 کنکریاں مارنا ضروری ہیں۔ ہر کنکر مارتے وقت اللہ اکبر کہنا مسنون ہے۔ چھوٹے اور درمیانے جمروں کو کنکر مارنے کے بعد ہر بار کوئی نہ کوئی دعا کرنا اور تیسرے اور بڑے جمرے کو کنکر مارنے کے بعد دعا نہ کرنا مسنون ہے۔ تینوں جمرات کو کنکریاں مارنے کے بعد اس دن کا کام ختم البتہ رات منی میں قیام کرنا ضروری ہے۔

12 ذوالحجہ کو بھی 11 کی طرح ترتیب کے ساتھ کنکریاں مارنا اور اسی طرح دعاؤں کا اہتمام ضروری ہے۔ کنکریاں مارنے کے بعد اگر حاجی سورج غروب ہونے سے پہلے منی کی حدود سے نکل جائے تو ٹھیک ورنہ اسے اس رات بھی منی میں قیام کرنا ہوگا۔ اگلے دن 13 ذوالحجہ کو بھی بالترتیب کنکریاں مارنے کے بعد وہاں سے جائے گا۔ کنکریوں کے ساتھ ایک کام کے علاوہ حج کے تمام مناسک ادا ہو گئے ہیں اب آخری کام طواف وداع ہے جو مکہ مکرمہ سے الوداع ہوتے وقت خواہ وہ ایک دن بعد الوداع ہو یا ایک ماہ بعد طواف وداع ضرور کریگا۔ طواف وداع کے بعد مکہ مکرمہ میں قیام کرنا درست نہیں۔ ہاں اگر کوئی سخت مجبوری بن جائے تو پھر ضرورت جتنا قیام ہو سکتا ہے۔

حج قرآن کا مختصر طریقہ:

حج قرآن میں حج یا عمرہ کی ایک ساتھ نیت کر کے احرام باندھا جائیگا اور نیت میں اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا کہے گا اور قربانی یا قربانی کا ٹوکن حاصل کر کے میقات سے پابندیاں شروع کرے گا۔ پھر عمرہ کرنے کے بعد احرام میں ہی رہے گا اور حج کے تمام امور سرانجام دیکر قربانی کرنے کے بعد احرام سے باہر آئے گا۔ حج قرآن میں عمرہ اور حج دونوں کیلئے ایک سعی کفایت کر جائے گی۔ خواہ وہ پہلے عمرہ کے وقت کر لی جائے یا آخر میں طواف زیارہ کے بعد کر لی جائے مگر احرام کی پابندیاں قربانی کرنے تک برقرار رہیں گی۔

حج افراد کا مختصر طریقہ:

حج افراد میں صرف حج کیا جاتا ہے عمرہ نہیں ہوتا۔ حج افراد کرنے والا حاجی میقات سے اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ حَجًّا کے الفاظ سے نیت کریگا۔ مکہ والے لوگ حج کے لیے میقات کی بجائے اپنی رہائش گاہ ہی سے لباس احرام پہن کر نیت کریں گے، چاہے ان کی رہائش مستقل ہو یا عارضی۔ البتہ عمرہ کے لیے انہیں حدود حرم سے نکل کر نیت کرنا ہوگی۔ تمام امور دیگر حاجیوں کی طرح ادا کر کے قربانی کے دن تک احرام میں رہے گا۔

طواف کا طریقہ:

طواف میں بیت اللہ کے سات پھیرے ہیں، ہر پھیرا حجر اسود کے برابر سے شروع ہوگا اور اسی پر ختم ہوگا۔ طواف کے لئے پھیرے لیتے ہوئے جسم کا بایاں حصہ بیت اللہ کی جانب ہوگا۔ حاجی صرف طواف قدوم (مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد پہلا طواف) کے پہلے 3 پھیروں میں چھوٹے قدموں تیزی اور باقی 4 پھیروں میں نارمل انداز میں چلے گا۔ باقی کسی طواف میں اس کا اہتمام نہیں ہوگا۔ پہلے تین پھیروں میں اپنا دایاں کندھا ننگا رکھے گا اس کے علاوہ ڈھانپ کر۔ ہر پھیرے میں حجر اسود کے برابر سے گزرتے ہوئے حجر اسود کا بوسہ لے گا یا ہاتھ لگائے گا۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو ہاتھ سے اشارہ کر دے گا۔ رکن یمانی کو ہاتھ سے چھونے کا موقع مل جائے تو بہتر ورنہ وہاں سے عام روٹین میں گزر جائے گا۔ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا رَبَّنَا اِنْتَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آتَيْنَاكَ الْفَارِغَ پڑھی جائے گی۔ یاد رہے اس کے علاوہ ہر چکر کی کوئی الگ دعا نہیں، جو چاہیں اللہ تعالیٰ سے دعائیں کریں۔

سعی کا طریقہ:

صفا مروہ کے درمیان سات چکروں کو سعی کہا جاتا ہے۔ سعی کا آغاز صفا سے مروہ کی طرف ہوگا۔ مروہ پہنچنے پر ایک چکر شمار ہوگا پھر واپس صفا پہنچنے پر دوسرا چکر شمار ہوگا۔ اگرچہ عام زبان میں آنے جانے کو ایک مکمل چکر کہا جاتا ہے مگر سعی میں اللہ تعالیٰ نے خاص رعایت دی ہے کہ ایک طرف پہنچنے کو ایک مکمل چکر شمار کر لیا جاتا ہے۔ صفا

جھنڈا دے کر اپنی روانگی سے کچھ پہلے ارسال فرمادیا۔

یہود کی فطری خباثت

سیدنا علی رضی اللہ عنہ جب ان کے قلعوں کے قریب پہنچے تو اللہ کے رسول ﷺ کے بارے میں یہود کی کینگی اور خباثت کا اظہار کرتے ہوئے پایا۔ وہ اپنی فطری خباثت کی وجہ سے اسلام اور پیغمبر اسلام کو گالیاں دے رہے تھے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ یہ سن کر واپس پلٹے اور راستے میں اللہ کے رسول ﷺ سے ملاقات کی۔ عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ ان خبیثوں کے قریب نہ جائیں۔ آپ نے پوچھا: کیوں؟ لگتا ہے تم نے ان سے میرے بارے میں کچھ تکلیف دہ باتیں سنی ہیں؟ عرض کیا: جی ہاں! اللہ کے رسول! ایسا ہی ہے۔ فرمایا: اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ایسی کوئی بات نہ کرتے۔ جب آپ ان کے قلعوں کے قریب پہنچے تو یہود کو مخاطب کر کے بلند آواز سے فرمایا:

لَيَا إِخْوَانَ الْفِرْدَوْ وَالْخَنَازِيرِ! هَلْ أَخْرَأَكُمْ اللَّهُ وَأَنْزَلَ بِكُمْ نِقْمَتَهُ؟

”اے منہ مخ شدہ بندرو اور خنزیرو کے بچو! کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں ذلیل اور خوار نہیں کر دیا اور تم پر اپنا عذاب نازل نہیں فرمادیا؟

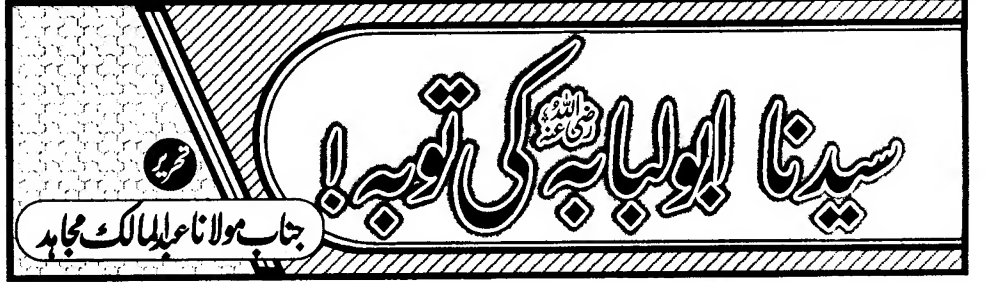
کہنے لگے: ابو القاسم! تم ساری صورت حال کو اچھی طرح جانتے ہو۔ ہمارے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

جبریل دجیہ کلی کی شکل و صورت میں

جب آپ بنو قریظہ کی طرف رواں دواں تھے تو راستے میں چند صحابہ کرام سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ پوچھا: کیا تمہارے پاس سے ابھی کوئی سوار گزرا ہے؟ کہنے لگے: ہاں! اللہ کے رسول! ہم نے دجیہ کلی کو دیکھا وہ ایک سفید خنجر پر سوار یہاں سے گزرے تھے۔ خنجر پر چڑے کی خوبصورت زین تھی اور وہ ریشم کی ایک بیش قیمت مخملی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ فرمایا: وہ جبریل امین تھے جنہیں اللہ نے یہود کے قلعوں میں زلزلہ برپا کرنے اور ان کے دلوں میں رعب ڈالنے کے لیے بھیجا تھا۔ جب آپ ﷺ بنو قریظہ کے قریب پہنچے تو وہاں ”انا“ نامی ایک کنویں کے قریب پڑا ڈالا۔

بنو قریظہ کا محاصرہ

اللہ کے رسول ﷺ نے تین ہزار مجاہدین کے لشکر جرار کے ساتھ یہود کے قلعوں کا محاصرہ کر لیا۔ جب اسی



خوفزدہ کرتا ہوں اور ان کے حوصلے پست کرتا ہوں تاکہ آپ کا کام آسان ہو جائے؛ چنانچہ جبریل امین یہ پیغام پہنچا کہ فرشتوں کی ایک بڑی تعداد کے ساتھ بنو قریظہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

قارئین کرام! اندازہ کیجئے ایک ماہ سے زیادہ آپ ﷺ گھر سے باہر رہے۔ محاذ جنگ پر موجود رہے۔ ابھی گھر پہنچ کر کمر سیدھی کی ہے کہ جبریل امین تشریف لے آئے ہیں۔ مومن کو اس دنیا میں آرام کہاں؟ اسے تو جنت میں جا کر ہی آرام و سکون میسر ہوگا۔

مسلم فوج کو تیاری کا حکم

رسول اللہ ﷺ نے علم الہی موصول ہوتے ہی اس پر فوری عمل درآمد شروع کر دیا۔ ایک منادی کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ مسلمانوں کے درمیان اس امر کا اعلان کر دے کہ تمام مسلمان مجاہدین کی تعداد تین ہزار کے قریب تھی، بنو قریظہ کی بستی کی جانب روانہ ہو جائیں۔ اس شخص نے اللہ کے رسول ﷺ کے حکم کی منادی ان الفاظ میں کی:

مَنْ كَانَ سَامِعًا مُطِيعًا، فَلَا يُصَلِّينَ الْعَصْرَ إِلَّا بَيْنِي قُرَيْظَةَ.

”جو شخص اللہ اور اس کے رسول کا فرمانبردار ہے اور صبح و طاعت پر یقین رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ عصر کی نماز بنو قریظہ کے محلے میں جا کر پڑھے۔“

قارئین کرام! اہل ایمان! کا وہ لشکر جو تھکا ماندہ محاذ جنگ سے واپس مدینہ پہنچا ہی تھا، اسے دو گھنٹے کے نوٹس پر بنو قریظہ کے محلے میں پہنچنے کا حکم ملا تو پورا لشکر حسب حکم بنو قریظہ کی طرف روانہ ہو جاتا ہے۔ آپ اندازہ لگائیں یہ کتنا فوری ایکشن تھا کہ ظہر کے وقت حکم نازل ہوتا ہے اور عصر کی نماز لشکر کا ایک بڑا حصہ بنو قریظہ میں جا کر ادا کرتا ہے۔ حالانکہ یہ قریباً چھ میل یعنی ۱۰ کلومیٹر کی مسافت تھی۔ آپ ﷺ نے عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو مدینہ کا حاکم مقرر فرمایا اور سیدنا علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو لشکر کا

ایہ ۵۰ ہجری کا زمانہ ہے۔ پہلی اسلامی ریاست کے مرکز مدینہ طیبہ میں غزوہ خندق اپنے اختتام کو پہنچ چکا ہے۔ اس جنگ میں اللہ تعالیٰ نے کفار و مشرکین کو ناکام و نامراد واپس لوٹا دیا ہے۔ یہود مدینہ اس معاہدے کے پابند تھے کہ اگر باہر سے کوئی دشمن مدینہ پر حملہ کرے گا تو وہ مسلمانوں کے شانہ بشانہ مدینہ طیبہ کا دفاع کریں گے۔ لیکن اس نازک موقع پر بنو قریظہ نے غداری اور بے وفائی کا مظاہرہ کیا اور مسلمانوں سے تعاون ہی کا انکار کر دیا۔ اسی بدعہدی کی سزا دینے کے لیے اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام لے کر جبریل امین حاضر خدمت ہوئے۔

ظہر کا وقت تھا جب اللہ کے مقرب ترین فرشتے جبریل امین ایک چڑے کی زین والے سفید خنجر پر سوار استبرق کا عمامہ پہنے خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ جبریل اس شان سے آئے کہ انہوں نے بیش قیمت ریشم کی مخملی چادر پہن رکھی تھی۔ عرض کی: لَأَوْضَعَتِ السَّلَاحَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ ”اللہ کے رسول! کیا آپ نے جو ہتھیار پہن رکھے تھے اتار دیے؟ فرمایا: ہاں، ہم تو ہتھیار اتار چکے! جبریل امین نے عرض کیا: [فَمَا وَضَعَتِ الْمَلَائِكَةُ السَّلَاحَ بَعْدًا] ”مگر یا رسول اللہ! وہ فرشتے جو غزوہ خندق میں آپ کی مدد پر مامور تھے انہوں نے تو تاحال ہتھیار نہیں اتارے وہ تو بدستور ہتھیار بند ہیں۔“ مطلب یہ کہ انہیں ابھی ڈیوٹی ختم کرنے کا حکم نہیں ملا اس لیے کہ کچھ ضروری کام باقی ہے۔ پھر کہنے لگے: میں بھی جان بچا کر بھاگنے والے قریش کے تعاقب کر رہا تھا۔ میں ابھی ابھی وہاں سے واپس لوٹا ہوں۔ اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف یہ حکم ارسال فرمایا ہے کہ آپ فوری طور پر اپنے لشکر کے ساتھ بنو قریظہ کے محلے کی طرف پیش قدمی فرمائیں۔ یا رسول اللہ! میں بھی حکم الہی کے مطابق ادھر ہی جا رہا ہوں۔ میں آپ کے لشکر سے پہلے جا کر ان کے ہاں زلزلہ برپا کرتا ہوں۔ انہیں

حال میں بچیں راتیں گزر گئیں تو یہودیوں پر زمین تنگ ہو گئی۔ سخت پریشانی کے عالم میں وہ سر جوڑ کر بیٹھے کہ اب کیا کیا جائے۔ جی بن اخطب جو بنوفصیر کا سردار تھا اور یہود کا بہت بڑا عالم بھی تھا وہ بھی غزوہ خندق ختم ہونے پر بنوقریظہ کے سردار کعب بن اسد سے دوستی اور وفا کا اظہار کرتے ہوئے اس کے قلعے میں چلا گیا تھا۔ وہ بھی انہی کے ساتھ محصور تھا۔

سردار یہودی کی قوم کو نصیحت

کعب بن اسد نے بھانپ لیا کہ اس مرتبہ رسول اللہ ﷺ محاصرہ ختم کریں گے نہ ہی اپنے لشکر کو واپس لے جائیں گے۔ جب تک اس جنگ کا کوئی واضح نتیجہ سامنے نہیں آتا۔ اس نازک صورت حال میں کعب نے زعمائے یہود کو جمع کیا اور ان سے خطاب کرتے ہوئے کہا: اے گروہ یہود! تم لوگ صورت حال کی سنگینی کا اندازہ کر چکے ہو۔ ان حالات میں تمہارے لیے مناسب یہ ہوگا کہ میری تین تجاویز میں سے ایک پر عمل کرلو۔ کہنے لگے: تجاویز پیش کرو۔ اس نے کہا:

پہلی صورت یہ ہے کہ ہم محمد ﷺ پر ایمان لے آئیں اور ان کا اتباع کر لیں۔ اللہ کی قسم! تم لوگ اچھی طرح جانتے ہو کہ وہ اللہ کے سچے نبی اور رسول ہیں۔ تمہاری کتابوں میں ان کا ذکر پوری تفصیل سے موجود ہے۔ اگر تم ان کے پیروکار بن جاؤ تو تمہارے اموال، تمہاری جائیں، تمہاری خواتین اور تمہارے بچے محفوظ ہو جائیں گے۔ انہوں نے یہ تجویز ماننے سے صاف انکار کر دیا اور کہا: ہم کسی قیمت پر تورات کے احکام تبدیل کر سکتے ہیں نہ ان سے انحراف کر سکتے ہیں۔ دوسری تجویز پیش کرو۔ کعب نے کہا:

دوسری صورت یہ ہے کہ ہم سب لوگ اپنی خواتین اور بچوں کو اپنے ہاتھوں قتل کر دیں اور پھر سر پر کفن باندھ کر ہاتھوں میں تلواریں لیے میدان میں آجائیں اور مسلمانوں کا جم کر مقابلہ کریں۔ پھر اگر مارے بھی جائیں تو ہمیں یہ غم نہ ہوگا کہ ہمارے بچے اور عورتیں کہاں جائیں گے۔ لیکن اگر ہم فتح یاب ہو گئے تو میری زندگی کی قسم! تمہیں عورتیں بھی قتل جائیں گی اور ان میں سے اولادیں بھی پیدا ہو جائیں گی۔ کہنے لگے: ان مسکینوں کو ہم اپنے ہاتھوں کیسے قتل کر دیں؟ پھر ان کے بعد زندگی کا

مزہ ہی کیا رہ جائے گا؟! یہ تجویز بھی ہمارے لیے ناقابل عمل ہے۔ تیسری تجویز پیش کرو۔ کعب نے کہا:

تیسری تجویز یہ ہے کہ آج رات ہفتے کی رات ہے۔ آؤ ہم محمد اور ان کے ساتھیوں پر اچانک حملہ کر دیں۔ مسلمان غفلت میں مارے جائیں گے کیونکہ انہیں یقین ہوگا کہ یہود ہفتے کے روز لڑائی نہیں کرتے۔ کہنے لگے: ہم اپنا عبادت کا دن کیسے خراب کر لیں۔ تم جانتے ہو کہ ہم سے پہلے جن لوگوں نے ہفتے کے دن حکم الہی سے تجاوز کیا تھا انہیں ہنر اور خنزیر بنا دیا گیا تھا۔ جب انہوں نے یہ تیسری تجویز بھی مسترد کر دی تو سردار کعب بن اسد نے جھنجھلا کر کہا:

لَمَّا بَاتَ رَجُلٌ مِنْكُمْ مُنْذُ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ لَيْلَةً
وَاحِدَةً مِنَ الدَّهْرِ حَازِمًا

”جب سے تمہاری ماؤں نے تمہیں جنم دیا ہے تم میں سے کسی شخص نے ایک رات بھی عقل مندی کے ساتھ نہیں گزاری۔“

مطلب یہ کہ تم سب احمقوں کا ٹولہ ہو تم سے عقل مندی کی بات کرنا ہی فضول ہے۔

ابولبابہ کی آمد اور خطا کا ارتکاب

بنوقریظہ نے سوچا کہ اب ان کے سامنے سوائے مسلم فوج کے سامنے ہتھیار ڈالنے کے اور کوئی آپشن باقی نہیں بچا، مگر کیوں نہ اس سے پہلے اپنے پرانے حلیوں سے کچھ صلاح مشورہ کر لیا جائے۔ انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ کی طرف پیغام بھیجا کہ ان کی طرف بنوعمر و بن عوف کے سردار ابولبابہ کو بھیجا جائے۔ یہ جلیل القدر صحابی ہیں۔ ان کا نام بشیر بن عبدالمند تھا۔ یہ ان خوش قسمت انصار مدینہ میں شامل تھے جنہوں نے عقبہ کے مقام پر رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ جب اللہ کے رسول ﷺ غزوہ بدر کے لیے تشریف لے گئے تو مدینہ پر امیر سیدنا ابولبابہ ہی کو مقرر فرمایا تھا۔

بنوعمر و زمانہ قدیم سے قریظہ کے حلیف چلے آ رہے تھے۔ یہود نے کہا: ابولبابہ کو ہمارے پاس بھیج دیجیے، ہم ان کے ساتھ کچھ اہم امور پر مشورہ کرنا چاہتے ہیں۔ جب وہ آئے تو یہودی مرد و خواتین بے تابگی سے ان کی طرف لپکے اور بچے بھی جا کر ابولبابہ سے چٹ کر سسکیاں بھرنے لگے۔ ابولبابہ کو ان پر بہت ترس آنے لگا۔ کہنے لگے: ابولبابہ!

یہ بتاؤ کیا ہم محمد ﷺ کے سامنے ہتھیار ڈال دیں؟ ابولبابہ نے کہا: ہاں ڈال دو۔۔۔۔۔ اور ساتھ ہی انہوں نے اپنے گلے کی طرف اشارہ کیا، گویا انہیں اشارے سے بتا دیا کہ تم ہتھیار ڈال تو دو لیکن لگتا یہ ہے کہ ذبح کر دیے جاؤ گے۔

سیدنا ابولبابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اشارہ تو میں کر بیٹھا لیکن وہاں کھڑے کھڑے ہی مجھے پوری شدت سے احساس ہونے لگا کہ ابولبابہ! یہ تم نے کیا کر دیا؟! یہ تو اللہ اور اس کے رسول کی امانت میں خیانت ہو گئی۔ یہ تو ایک قومی اور ملی راز تھا جس کی بھنگ دشمن کو کسی بھی قیمت پر پڑنا نہیں چاہیے تھی۔

سیدنا ابولبابہ وہاں سے نکلے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوئے بلکہ سیدھے مسجد نبوی میں پہنچ گئے۔ مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ خود کوریسوں سے باندھ لیا اور کہا: میں اس وقت تک یہاں سے نہیں ہوں گا جب تک اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول کر کے مجھے معاف نہ فرمادے۔ ان کی بعض زمینیں اور اموال بنو قریظہ میں تھے، تاہم انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا کہ وہ آج کے بعد کبھی بنوقریظہ کی طرف نہیں جائیں گے اور نہ ہی اس سرزمین پر رہیں گے جہاں ان سے یہ غلطی سرزد ہوئی۔ سیدنا ابولبابہ نے کہا: اس ستون سے مجھے کوئی کھولنے کی کوشش نہ کرے۔ اب اللہ کے رسول ﷺ ہی اپنے دست مبارک سے میری رسیاں کھولیں گے۔

قارئین کرام! عہد نبوی میں مسجد نبوی میں کھجور کے تنوں کے ستون تھے۔ مگر مختلف ادوار میں جب کبھی مسجد نبوی کی تعمیر نو کی گئی یا اس میں توسیع کی گئی تو ان ستونوں کی الگ پہچان قائم رکھی گئی۔ آج بھی آپ وہاں جائیں تو آپ کو منبر نبوی کے قریب ایک ستون نظر آئے گا جس پر ”أَسْطُوَانَةُ أَبِي بَابَةَ“ لکھا ہوا ہے۔ اسے ”اسطوانۃ التوبۃ“ بھی کہا جاتا ہے یعنی وہ ستون جہاں سیدنا ابولبابہ رضی اللہ عنہ کی توبہ قبول ہوئی تھی۔ یہ منبر شریف سے مشرقی جانب چوتھا اور قبر مبارک سے شمالی جانب دوسرا ستون ہے۔

اس موقع پر نازل ہونے والی آیات

ابولبابہ فرماتے ہیں: اس واقعے کی مناسبت سے سیدنا ابولبابہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ (الأنفال)

”اے ایمان والو! دیدہ دانستہ اللہ اور اس کے رسول کی خیانت نہ کرو اور نہ ہی تم آپس کی امانتوں میں خیانت کرو۔“

اللہ کے رسول ﷺ نے سیدنا ابولبابہ کو بنو قریظہ کی طرف بھیجا تھا۔ جب ان کے واپس آنے میں خاصی دیر ہو گئی تو آپ نے صحابہ کرام سے دریافت فرمایا: ابولبابہ کا کیا ہوا؟ لوگوں نے ان کے معاملے کی خبر آپ تک پہنچائی تو آپ نے فرمایا: اگر وہ میرے پاس آجاتے اور معافی طلب کرتے تو میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کی معافی کے لیے دعا کر دیتا۔ لیکن اب انہوں نے جو کرنا تھا کر لیا، اب میں ان کی رسیاں کھولنے کے لیے اس وقت تک تیار نہیں ہوں جب تک اللہ تعالیٰ خود ہی ان کی توبہ قبول نہ فرمائیں۔

ابولبابہ کی توبہ کی قبولیت کا نزول

ابولبابہ مسلسل چھ راتوں تک اسی ستون سے بندھے رہے۔ ان کی اہلیہ ہر نماز کے وقت انہیں کھول دیتیں اور وہ کھانے حاجات ضروریہ سے فارغ ہونے اور نماز ادا کرنے کے بعد پھر اسی ستون سے خود کو باندھ لیتے۔ ساتویں دن جب اللہ کے رسول ﷺ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف فرما تھے سحر کے وقت آپ پر ابولبابہ کی توبہ کی قبولیت کے سلسلے میں آیت کریمہ نازل ہوئی۔ آپ ﷺ ہنس رہے تھے۔ سیدہ نے عرض کی: وَمِمَّ تَضَحَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَضَحَّكَ اللَّهُ سَيِّدًا؟ ”اللہ کے رسول! آپ کس وجہ سے ہنس رہے ہیں؟“ فرمایا: ابولبابہ کی توبہ قبول کر لی گئی ہے۔ اس موقع پر آپ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی۔

﴿وَاخْرُؤْنَ اعْتَرِكُوا بَذُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَمِيًّا عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ (التوبة)

”اور دوسرے لوگ جنہوں نے اپنی غلطیوں کا اعتراف کر لیا۔ وہ بے جلتے جلتے رہے، کچھ اچھے اور کچھ برے، امید ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کر لے کیونکہ وہ بخشے والا اور بڑا ہی رحم کرنے والا ہے۔“

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: اَفَلَا بُشِّرُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ ”اللہ کے رسول! کیا میں

انہیں یہ خوش خبری نہ دے دوں؟“ فرمایا: لَبَّكِي إِنَّ شَيْئًا [”کیوں نہیں! اگر تم چاہو تو ایسا کر سکتی ہو۔“]

سیدہ اسی وقت اپنے حجرے کے دروازے کے سامنے کھڑی ہو گئیں، اس وقت تک مسلم خواتین کے لیے پردہ کرنے کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ انہوں نے زور سے آواز دی: ابولبابہ! خوش ہو جاؤ! اللہ نے تمہاری توبہ قبول فرمائی ہے۔ لوگ ابولبابہ کی طرف دوڑ پڑے تاکہ وہ انہیں رسیوں سے آزاد کر دیں، مگر انہوں نے سب کو منع کر دیا۔ فرمایا: کوئی مجھے کھولنے کی کوشش نہ کرے جب تک خود اللہ کے رسول ﷺ اپنے دست مبارک سے مجھے اس قید سے آزاد نہ کریں۔ تھوڑی دیر بعد جب اللہ کے رسول ﷺ نماز فجر کے لیے مسجد میں تشریف لائے تو آپ نے بنفس نفیس سیدنا ابولبابہ کو اس قید سے آزاد فرمایا۔

آئیے اب بنو قریظہ کی طرف چلتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ ابولبابہ کی واپسی کے بعد ان کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا۔ بنو قریظہ کے پاس اسلحہ اور سامان خورد و نوش کی کوئی کمی نہ تھی۔ وہ ایک لمبے عرصے تک محاصرہ برداشت کر سکتے تھے۔ ادھر مسلمان کھلے میدان میں سخت سردی میں موسم کے جھٹکے برداشت کر رہے تھے، لیکن سیدنا علی بن ابولطالب اور سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما نے ان کے قلعوں پر چڑھائی کا عزم مصمم ظاہر کیا تو وہ خوفزدہ ہو گئے۔ ادھر اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب ڈال دیا اور نہایت جگت میں انہوں نے یہی فیصلہ کیا کہ اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے ہتھیار ڈال دیے جائیں۔ جب وہ قلعوں سے نیچے اتر آئے اور خود کو مسلم فوج کے حوالے کر دیا تو اوس کے لوگ اٹھ آئے۔ عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! یہ قریظہ والے ہمارے پرانے حلیف ہیں۔ ان سے پہلے خزعرجہ کے حلیف بنو قریظہ کے بارے میں آپ جو فیصلہ فرما چکے ہیں وہ آپ کو معلوم ہی ہے۔

قارئین کرام! وہ معاملہ اس طرح پیش آیا تھا کہ بنو قریظہ جب قلعوں سے اترے تو عبد اللہ بن ابی نے ان کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا اختیار اللہ کے رسول سے حاصل کر لیا۔ عبد اللہ بن ابی نے انہیں مدینہ سے نکل جانے کے لیے کہا اور وہ لوگ مدینہ سے چلے گئے۔ یہ واقعہ ۲ ہجری میں پیش آیا تھا۔

اب بنو قریظہ کا مسئلہ پیش آیا اور اوس نے ان کی

سفارش کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اوس کے پیارے ساتھیو! کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ بنو قریظہ کے مستقبل کا فیصلہ تمہی میں سے ایک شخص کر دے؟ کہنے لگے: کیوں نہیں اللہ کے رسول! ہم دل و جان سے راضی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ان کا فیصلہ تمہارے سردار سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کریں گے۔

سعد بن معاذ کو غزوہ خندق کے دوران بازو کی بڑی رگ میں ایک تیر لگا تھا۔ وہ ان دنوں مسجد نبوی کے جوار میں بنو اسلم کی ایک خاتون رفیدہ کے خیچے میں زیر علاج تھے۔ یہ خاتون اللہ تعالیٰ سے اجر لینے کے لیے مسلمان زخمی فوجیوں کا مفت علاج کیا کرتی تھی۔ جب سعد زخمی ہوئے تو اللہ کے رسول نے بذات خود یہ حکم جاری فرمایا: انہیں رفیدہ کے خیچے میں زیر علاج رکھو، تاکہ میں قریب رہ کر ان کی خبر گیری کر سکوں۔

جب اللہ کے رسول نے انہیں بنو قریظہ کے معاملے کا فیصلہ بنا دیا تو اوس کے لوگ آئے اور انہیں تکلیف کے باوجود ایک گدھے پر سوار کر کے بنو قریظہ کی طرف روانہ ہوئے۔ انہوں نے سواری پر ایک نرم تکیہ ان کے ٹیک لگانے کے لیے ساتھ لے لیا۔ راستے بھر اوس کے لوگ انہیں تلقین کرتے رہے کہ اپنے حلیفوں کے بارے کوئی اچھا اور نرم فیصلہ کرنا۔ وہ یہ بھی کہتے رہے: اللہ کے رسول نے آپ کو اس لیے معاملے کا جج بنایا ہے کہ ان کے بارے میں کوئی اچھا فیصلہ ہو سکے۔ سعد سنتے رہے حتیٰ کہ جب ان کا تقاضا شدت اختیار کر گیا تو فرمانے لگے: وہ وقت آن پہنچا ہے کہ جب سعد کو اللہ کے دین کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ ہو۔ مطلب یہ تھا کہ سعد ایسا فیصلہ کرے گا جس سے اللہ راضی ہو، لوگ چاہے کچھ بھی کہتے رہیں۔ چلتے چلتے سعد کی سواری بالآخر بنو قریظہ پہنچ گئی۔ آپ ﷺ نے ساتھیوں سے فرمایا: اَلْقَوْمُوْا اِلَی سَيِّدِكُمْ! ”اٹھو! اپنے سردار کو آرام سے سواری سے اتار لاؤ۔“ جب سعد سواری سے اترے تو استقبال کرنے والے صحابہ کرام ان سے کہنے لگے: ابو عمرو! اللہ کے رسول ﷺ نے آپ کو اس قصبے کا منصف بنایا ہے۔ آپ جو بھی فیصلہ کریں گے اس پر من و عن عمل ہوگا۔ سعد سواری سے اترے تھوڑی دیر آرام کیا، بنو قریظہ کے معاملے کا پوری گہرائی سے جائزہ لیا اور پھر فرمانے

لاہیری مسجد نبوی ﷺ

تحریر: جناب سیف اللہ مغل

خدمت اور رہنمائی کے لیے تیار رہتا ہے۔ یہ لاہیری صبح سے عشاء کے بعد تک کھلی رہتی ہے، صرف نمازوں کے اوقات میں بند ہوتی ہے۔ حج اور عمرہ کے بعد مدینہ طیبہ جانے والے احباب مسجد نبوی کی لاہیری میں جانا نہ بھولیں۔

اللہ پاک سے دعا ہے کہ سرزمینِ حرمین کو ہر فتنہ اور شر سے محفوظ رکھے۔ آمین!

بقیہ: حج کا مسنون طریقہ

مرودہ کے درمیانی حصے میں دو سبز نشانوں یا روشنیوں کے درمیان تھوڑا تیز قدم اٹھایا جائے گا یا تیز قدم اٹھانے جیسی چال چلی جائے گی۔ سعی کرتے ہوئے اس کا احرام مکمل اور ڈھا ہوا ہوگا۔ سعی کا آغاز کرتے ہوئے صفا پر

(لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْصَّلَاةُ وَالْمَرْوَةُ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) (البقرہ)
اور پھر "أَبْدَأُ بِأَبْدَاءِ اللَّهِ بِه" پڑھ کر کیا جائے گا۔
ہر چکر میں صفا اور مرودہ پر بھی قبلہ رخ ہو کر تین مرتبہ اللہ اکبر کہا جائے گا اور پھر تین بار یہ دعائیں پڑھے:
(1) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْخُضُوعُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

(2) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ تین بار پڑھے اور ہر بار چکر مکمل کرنے کے بعد اپنے لئے دعا کی جاسکتی ہے۔ اس طرح ہر چکر میں صفا اور مرودہ پر ایسا ہی کرتا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سنت نبوی کے مطابق مناسک حج و عمرہ ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

اظہار کیا، لاہیری میں نے اس کتاب کا نمبر نوٹ کر لیا اور اگلے دن اس کتاب کی سی ڈی مجھے عنایت کر دی۔ اس لاہیری کے اردو سیکشن میں مکتبہ دار السلام کی کتب مطالعہ کرنے کو ملیں جو کہ مولانا عبدالمالک مجاہد نے تقریباً ۹۰۰ سے زائد کتب مسجد نبوی کی لاہیری کو عطیہ کے طور پر دیں جس پر لاہیری کے منتظم شیخ عبید نے ان کا نہ صرف زبانی شکریہ ادا کیا بلکہ دار السلام کے نام شکریہ کا لیٹر بھی جاری کیا۔

لاہیری میں شائقین مطالعہ کے لیے درجنوں لیپ ٹاپ رکھے گئے ہیں جن پر انٹرنیٹ کی سہولت بھی مہیا کی گئی ہے۔ لاہیری میں مطالعہ کے دوران میں نے اٹلس مکہ مکرمہ کا مطالعہ کیا جو بہت بڑے سائز میں قیمتی کاغذ پر شائع کیا گیا ہے۔ اس میں سعودی عرب کے قانون اور دستور کے بارے میں یہ الفاظ درج تھے "القرآن والسنة"۔ اللہ پاک نے سعودی حکمرانوں کو اپنے ملک کا قانون اور دستور قرآن و سنت بنانے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور یہ ہی امت مسلمہ میں اتحاد و اتفاق اور دین اسلام کی بنیاد ہے۔

اس لاہیری میں قرآن پاک سے متعلقہ کتب کے بعد سب سے زیادہ اہمیت کتب حدیث کو دی گئی ہے۔ اس لاہیری میں خوش اخلاق اور چاک وچوبند علمہ عوام الناس کی

اللہ تعالیٰ سب کو حرمین شریفین کی زیارت نصیب فرمائے۔ شوق مطالعہ اور علمی ذوق رکھنے والوں کے لیے مسجد نبوی میں ایک اہم لاہیری موجود ہے۔ اگر آپ باب ملک فہد کے سامنے کھڑے ہوں تو آپ کا چہرہ جنوب کی طرف ہوگا اور مغربی جانب گیٹ نمبر ۱۰ کے اوپر یہ عظیم الشان لاہیری مسجد کی چھت پر قائم کی گئی ہے۔ چھت پر پہنچنے کے لیے برقی سیڑھیاں ہیں جن کے ذریعے آدمی دو تین منٹ میں لاہیری میں پہنچ جاتا ہے۔ مدینہ منورہ میں قیام کے دوران روزانہ میرے چار پانچ گھنٹے لاہیری میں گذرتے تھے۔ بلاشبہ اسلامی کتب پر مشتمل یہ دنیا کی بہت بڑی لاہیری ہے۔ شروع میں یہ لاہیری باب مجیدی کے اوپر ہوتی تھی اور اب مسجد کی چھت پر ہے۔ اس لاہیری کا آغاز ۱۳۵۲ھ میں شاہ سعود بن عبدالعزیز کے دور میں ہوا اور اس لاہیری کے پہلے مدیر سید احمد یلین خیاری مقرر ہوئے۔ اس مکتبہ کے لیے بہت سے لوگوں نے کتابیں وقف کیں۔ اس دور کے وزیر الشیخ محمد العزیز کی کتب بھی اس میں شامل ہوئیں جنہوں نے اپنا انتہائی قیمتی کتب خانہ مکتبہ مسجد نبوی کے لیے وقف کر دیا۔ روضہ رسول کے قریب بھی بہت سی قدیم اور نایاب کتابیں تھیں جنہیں اس لاہیری میں شامل کر دیا گیا۔ وقت کے ساتھ ساتھ لوگ اس مکتبہ میں کتب ہدیہ کرتے رہے اور حکومت نے بھی بہت ساری کتابیں خرید کر اس مکتبہ میں رکھی ہیں۔

اس وقت لاہیری میں ایک لاکھ سے زیادہ کتابیں ہیں جو کہ ۳۵۸ سے زائد الماریوں میں سجائی گئی ہیں۔ تمام کتابوں کا ڈیٹا کمپیوٹر میں محفوظ ہے۔ ان کتابوں کو بڑے جدید انداز میں رکھا گیا ہے۔ لاہیری میں ۳۲۰ کرسیاں لوگوں کے لیے رکھی گئی ہیں جو ہر روز اس لاہیری کی کتب سے استفادہ کرتے ہیں۔

مجھے مطالعہ کے دوران ایک عربی کتاب بے حد پسند آئی تو میں نے اس کتاب کی طلب اور ضرورت کا

تمام مسائل کا حل کتاب و سنت پر عمل پیرا ہونے میں ہے۔ امام قبلہ اول

امت مسلمہ کتاب و سنت کا پرچم تھام کر اختلافات کو ختم کر سکتی ہے۔ موجودہ حالات میں ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام مسلمان کتاب و سنت کو لازم پکڑیں۔ ان خیالات کا اظہار امام مسجد اقصیٰ (قبلہ اول) عکرمہ سعید صبری نے گذشتہ روز مرکز اہل حدیث G-6 میں نماز مغرب کی امامت کے بعد اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ امام صاحب نے کہا کہ میں پہلی مرتبہ پاکستان آیا ہوں اور یہاں کے مسلمانوں اور نوجوانوں کی اسلام سے محبت دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ نوجوان امت کا قیمتی اثاثہ ہیں۔ نوجوانوں کی دین سے محبت ان کے والدین کی تربیت کا اثر ہے۔ امام صاحب نے کہا کہ تمام مسائل کے حل کتاب و سنت پر عمل پیرا ہونے میں ہے اور اللہ کے نبی ﷺ نے مسلمانوں کو وصیت فرمائی تھی کہ وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں گے تو کبھی گمراہ نہیں ہوں گے۔ امت متحد ہو جائے تاکہ کفر کا مقابلہ کیا جاسکے۔ امام مسجد اقصیٰ کی مرکز اہل حدیث آمد پر اہل حدیث یوتھ فورس اسلام آباد کے نوجوانوں نے سکیورٹی کے سخت انتظام کر رکھے تھے۔ اس موقع پر جماعت کے اکابرین اور اہل حدیث یوتھ فورس کے ذمہ داران کے علاوہ کثیر تعداد میں کارکنان اور لوگوں نے شرکت کی۔

صحیح کما روينا عن التابعين۔
 ”جب کوئی واقعی ضرورت درپیش ہو تو خُصی کرنے کا جواز معلوم ہوتا ہے جیسا کہ ہم نے تابعین کرام سے روایت کیا۔“ (استن الکبریٰ للشیخ)
تنبیہ بلغ: نبی اکرم ﷺ سے جانور خُصی کرنے کی ممانعت یا جواز ثابت نہیں۔ اس بارے میں وارد شدہ تمام روایات ضعیف اور ناقابل استدلال ہیں۔ ملاحظہ ہوں:

① سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
 [ان النبی ﷺ نہی عن صبر الروح، وعن إخصاء البهائم نهياً شديداً۔]
 ”نبی اکرم ﷺ نے جانوروں کو باندھ کر نشانہ بنانے اور ان کو خُصی کرنے سے سخت منع فرمایا ہے۔“
 (مسند ابیہ از کشف الاستار، استن الکبریٰ للشیخ)

تبصرہ: اس کی سند ضعیف ہے، امام زہری مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں ملی۔
 ② سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

[نهی رسول اللہ ﷺ عن إخصاء الخيل والبهائم۔]
 ”رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں اور مویشیوں کو خُصی کرنے سے منع فرمایا۔“ (مسند الامام احمد)
تبصرہ: اس کی سند ضعیف ہے کیونکہ عبد اللہ بن نافع مدنی راوی ضعیف ہے۔ حافظ یثربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: [ضعفه الجمهور]

”اسے جمہور محدثین کرام نے ضعیف قرار دیا ہے۔“ (مجمع الزوائد)

③ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[لا إخصاء فی الإسلام۔]
 ”اسلام میں خُصی کرنے کی کوئی اجازت نہیں۔“
 (استن الکبریٰ للشیخ)

تبصرہ: اس کی سند سخت ضعیف ہے کیونکہ:

① اس میں عبد اللہ بن ابیہ راوی ضعیف، مدلس اور غلط ہے۔
 ② اس کا راوی مقدم بن داود یعنی بھی سخت ضعیف ہے۔ (تقریب التہذیب لابن حجر)

امام بیہقی رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں: [فیہ ضعف] اس میں کمزوری ہے۔

خُصی جانور کی قربانی؟!

بیان کرتے ہیں:

[إنه كان يكره الإخصاء، ويقول: فيه تمام الخلق۔]
 ”آپ خُصی کرنے کو مکروہ جانتے تھے اور فرماتے تھے کہ (خُصی نہ کرنا) تخلیق کی تکمیل ہے۔“ (الموطا
 لمام مالک، وسند صحیح)

امام اسحاق بن منصور مروزی رحمہ اللہ کہتے ہیں:
 [قلت: يكره إخصاء الدواب، قال: إی لعمری، هی نماء الخلق، قال إسحاق: كما قال۔]
 ”میں نے کہا کہ کیا جانوروں کو خُصی کرنا مکروہ ہے؟ آپ (امام احمد رحمہ اللہ) نے فرمایا: ہاں، اللہ کی قسم! یہ (اعضائے تناسل) تخلیق الہی کی تکمیل ہیں۔“ امام اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حق یہی ہے۔ (مسائل الامام احمد بن حنبل واسحاق بن راہویہ)

یہ تو کراہت کے بارے میں اقوال تھے۔ بعض اہل علم نے خُصی کرنے کی رخصت بھی دی ہے، جیسا کہ ① امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بکرے اور دنبے کو خُصی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (تفسیر الطبری)

② امام ہشام بن عروہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:
 [إن اباه (عروة بن الزبير) خصی بغلاله۔]
 ”ان کے والد عروہ بن زبیر تابعی رحمہ اللہ نے اپنا ایک خچر خُصی کیا تھا۔“ (مصنف ابن ابی شیبہ، وسند صحیح)

③ امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ گھوڑا خُصی کرنے میں کوئی حرج خیال نہیں کرتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، وسند صحیح)
 دونوں طرف کے اجتہادات کو مد نظر رکھتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ بوقت ضرورت جانور کو خُصی کیا جاسکتا ہے، بغیر ضرورت کے ایسا کرنا مکروہ اور ناپسندیدہ فعل ہے۔ جیسا کہ امام بیہقی فرماتے ہیں:

[ويحتمل جواز ذلك إذا اتصل به غرض] لو یحتمل جواز ذلك إذا اتصل به غرض

اللہ تعالیٰ نے شیطان لعین کا قول نقل فرمایا ہے:
 ﴿وَلَا مَرَهُمْ فَلْيَغْيِرَنَّ خَلْقَ اللَّهِ﴾ (النساء)
 ”میں انہیں حکم دوں گا اور وہ تخلیق الہی کو ضرور بدل دیں گے۔“

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس آیت کریمہ سے جانور خُصی کرنے کی کراہت ثابت ہوتی ہے، کیونکہ یہ فعل اللہ کی تخلیق میں بگاڑ کا باعث ہے۔ (تفسیر طبری: ۱۰۴۷، وسند صحیح)

اسی طرح شہر بن حوشب اور امام سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کریمہ سے جانور خُصی کرنا مراد ہے۔ (تفسیر طبری: ۱۰۴۷، وسند صحیح)

عکرمہ تابعی رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:
 [إنه كره إخصاء الدواب۔] ”وہ جانوروں کو خُصی کرنا مکروہ سمجھتے تھے۔“ (مصنف ابن ابی شیبہ، وسند صحیح)
 یزید بن ابی حبیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

[كتب عمر بن عبد العزيز إلى أهل مصر ينهاهم عن إخصاء الخيل، وإن يجري الصبيان الخيل۔]
 ”امام عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے اہل مصر کی طرف خط لکھا جس میں گھوڑوں کو خُصی کرنے اور بچوں کی گھڑ سواری سے منع فرمایا۔“ (مصنف ابن ابی شیبہ، وسند صحیح: ۲۲۶/۱۲)

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام اوزاعی رحمہ اللہ سے جانور کو خُصی کرنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا:

[كانوا يكرهون إخصاء كل شيء له نسل۔]
 ”اسلاف ان تمام چیزوں کو خُصی کرنا مکروہ سمجھتے تھے جن کی نسل چل سکتی ہے۔“ (مصنف عبدالرزاق: ۳۵۸/۴)

نافع رحمہ اللہ، سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں

تبصرہ: اس کی سند ضعیف ہے کیونکہ اس کے راوی یوسف بن محمد بن سابق قرشی کی سوائے امام ابن حبان رحمہ اللہ کے کسی نے توثیق نہیں کی، لہذا یہ مجهول الحال ہے۔ نیز یحییٰ بن یحیٰم کا عبید اللہ سے سماع بھی معلوم نہیں ہو سکا۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

[نہی النبی ﷺ عن إخصاء الإبل والبقر والغنم والخیل، وقال: إنما النماء فی الحبل.]

”نبی اکرم ﷺ نے اونٹ، بیل، بکرے، دنبے اور گھوڑے کو خسی کرنے سے منع کیا اور فرمایا: افزائش نسل تو زہری میں ہوتی ہے۔“ (اکمال لابن عدی)

تبصرہ: اس کی سند سخت ضعیف ہے کیونکہ

① اس میں امام ابن عدی کے شیخ محمد بن حسن بن حرب کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

② سلیمان بن عمر قطع راوی مجهول الحال ہے۔ سوائے

امام ابن حبان رحمہ اللہ کے کسی نے اس کی توثیق نہیں کی۔

③ عبد اللہ بن نافع مدنی راوی ضعیف ہے۔ (تقریب الجذب)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

[نہی رسول اللہ ﷺ عن إخصاء البهائم، لا تقطعوا نماء اللہ.]

”رسول اللہ ﷺ نے مویشی خسی کرنے سے منع کیا اور فرمایا کہ اللہ کی تخلیق منقطع نہ کرو۔“

(اکمال فی ضعفاء الرجال لابن عدی، ترجمہ جبارہ بن مغلس)

تبصرہ: اس کی سند ضعیف ہے کیونکہ

① اس میں موجود راوی جہی بن حاتم جریرائی کے حالات نہیں مل سکے۔

② ابو معاویہ ضریر دلس ہیں اور عن سے بیان کر رہے ہیں۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے:

[إن النبی ﷺ نہی عن الإخصاء، وقال: فیہ نماء الخلق.]

”نبی اکرم ﷺ نے خسی کرنے سے منع کیا اور فرمایا: اس (عضو تناسل) میں تخلیق کی افزائش ہوتی ہے۔“ (اکمال لابن عدی، تاریخ ابن عساکر)

تبصرہ: اس کی سند سخت ضعیف ہے کیونکہ اس کے راوی

قرار دیا ہے۔ نیز حافظ ذہبی نے اس کی بیان کردہ دو حدیثوں کو من گھڑت کہا ہے۔ حافظ ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[هذا قليل الحديث، وهو شبه المجهول.]

”اس کی بیان کردہ احادیث بہت کم ہیں اور یہ مجهول راویوں جیسا ہے۔“ (اکمال فی ضعفاء الرجال)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[شیخ یروی عن سلیمان التیمی ما لیس من حدیثہ، لا تحل الروایة عنه إلا علی سبیل الاعتبار للخواص.]

”یہ شیخ ہے جو سلیمان تمیمی سے وہ روایات بیان کرتا ہے جو اس کی بیان کردہ نہیں ہوتیں۔ اس کی روایت کو بیان کرنا جائز نہیں۔ صرف ماہرین متابعات و شواہد کے ضمن میں ایسا کر سکتے ہیں۔“ (المجر وحین)

حافظ بیہقی رحمہ اللہ نے اسے لیس بالقوی کہا ہے۔ (شعب الایمان)

حافظ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: [وہو ضعیف جدا] یہ سخت ضعیف راوی ہے۔ (تجمع الزوائد)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:

[إن النبی ﷺ نہی عن الإخصاء، وقال: إنما النماء فی الذکور.]

”نبی اکرم ﷺ نے خسی کرنے سے منع کیا اور فرمایا: افزائش نسل تو زہری سے ہوتی ہے۔“ (اکمال فی ضعفاء الرجال لابن عدی، مختصر)

تبصرہ: یہ سند من گھڑت ہے۔ اس کے راوی عبدالرحمن بن حارث کفروتی ملقب بہ جدر کے بارے میں امام ابن عدی رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں:

[یسرق الحدیث.] یہ احادیث کا چور تھا۔

اس میں سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس بھی ہے، سماع کی تصریح نہیں ملی، نیز اس میں ایک اور علت قاذبہ بھی ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

[نهانا رسول اللہ ﷺ عن الإخصاء، وقال: إنما النماء فی الذکور.]

”رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خسی کرنے سے منع کیا اور فرمایا: افزائش نسل تو زہری میں ہوتی ہے۔“

(اکمال فی ضعفاء الرجال لابن عدی)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

[نہی رسول اللہ ﷺ عن إخصاء الإبل والبقر والغنم والخیل، وقال: إنما النماء فی الحبل.]

”رسول اللہ ﷺ نے اونٹ، بیل، بکرے اور گھوڑے کو خسی کرنے سے منع کیا اور فرمایا کہ افزائش نسل تو گامجن کرنے سے ہی ہوتی ہے۔“ (السنن الکبریٰ للبیہقی، اکمال لابن عدی)

تبصرہ: اس کی سند میں جبارہ بن مغلس راوی ضعیف ہے۔ (اکشاف للذہبی، تقریب الجذب لابن حجر)

حافظ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: [لوضعفہ الجمهور] اسے جمهور محدثین کرام نے ضعیف قرار دیا ہے۔ (تجمع الزوائد)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

[إن النبی ﷺ نہی عن الإخصاء، وقال: فیہ نماء الخلق.]

”نبی اکرم ﷺ نے جانور خسی کرنے سے منع کیا اور فرمایا: اس (عضو تناسل) میں تخلیق کی افزائش ہوتی ہے۔“ (اکمال فی ضعفاء الرجال لابن عدی، ترجمہ جبارہ بن مغلس)

تبصرہ: اس کی سند ضعیف ہے۔ اس میں بھی وہی جبارہ بن مغلس راوی ضعیف ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے:

[نہی رسول اللہ ﷺ عن إخصاء البهائم.]

”رسول اللہ ﷺ نے مویشی خسی کرنے سے منع فرمایا۔“ (اکمال فی ضعفاء الرجال لابن عدی، ترجمہ جبارہ بن مغلس)

تبصرہ: اس کی سند بھی جبارہ بن مغلس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

[إن النبی ﷺ نہی عن إخصاء الفحول، لان لا ینقطع النسل.]

”نبی اکرم ﷺ نے زکو خسی کرنے سے منع فرمایا ہے تاکہ نسل ختم نہ ہو جائے۔“ (اکمال لابن عدی، ترجمہ سلیمان بن مسلم الخشاب)

تبصرہ: اس کی سند سخت ضعیف ہے۔ اس کے راوی سلیمان بن مسلم خشاب کو حافظ ابن الجوزی اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے مجہم

بیاری بیٹیاں



رحمت ہے۔

احادیث صحیحہ میں تو بیٹیوں کی بہتر تعلیم و تربیت اور انصاف و مساوات کی ترغیب ہے، نیز یہ کہ یہ کام بے حد کار خیر کا ہے۔ جہنم سے آزادی کی بشارت کا ہے۔ مثلاً صحیح مسلم میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”جس نے دولڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں، قیامت کے دن وہ اور میں اس طرح آئیں گے۔“ (پھر آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملا کر اشارہ فرمایا کہ اس طرح.....)

ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا:

”جس نے دولڑکیوں کی پرورش کی میں اور وہ جنت میں اس طرح داخل ہوں گے۔“..... ایک اور حدیث میں ہے: ”جس نے دو یا تین بیٹیوں یا بہنوں کی پرورش کی یہاں تک کہ خود اس کی عمر دراز ہوئی یا وہ مر گیا تو میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے۔“ (ترمذی)

علماء محدثین نے لکھا ہے کہ اتنی بڑی خوشخبری لڑکوں کے لیے نہیں صرف لڑکیوں کے لیے آئی ہے۔

معلوم ہوا کہ قرآن و حدیث کی رو سے ایک مسلمان کا صاحب دختر بیٹی والا ہونا باعث خیر اور نفع ہے۔ اللہ کی رحمت اور عظیم نعمت کے ساتھ اس کی بہتر تربیت و دخول جنت کی بشارت اور ابدی نجات ہے۔ چشم پینا سے بھی دیکھیے اور خوب آنکھ کھول کر دیکھیے۔ بیٹے کے مقابلے میں بیٹی شعور کی زندگی سے لے کر قبل از شادی اور بعد شادی تک والدین کی جتنی خدمت و عزت بیٹی کرتی ہے بیٹا عموماً

و اکثر اس کے پاسنگ بھی نہیں۔ فطرتاً اطاعت کا جذبہ بیٹی میں بیٹے کے مقابلے زیادہ ہوتا ہے۔ بیٹی کے تعلق سے کسی بھی طرح کی فکر یا مشقت فطرت ہوتی ہے تو وہ عموماً شادی تک جبکہ بیٹے مرتے دم تک باعث افکار ہوتے ہیں۔ عام مشاہدہ ہے کہ بیٹی شادی کے بعد بھی والدین کے لیے جاں نثار ہوتی ہے۔ بیٹے کے تعلق سے یہ جذبہ کم ہی دیکھنے کو ملتا ہے۔

الغرض بیٹی حدیث کے لفظوں میں آسکینے کی طرح ہوتی ہے یا سراپا رحمت ہے۔ نرم خور اور محبت ہے خیر ہے رحمت ہے برکت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

[انہی عمر عن إحصاء الخيل.]
”سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے گھوڑوں کو خنسی کرنے سے منع فرمایا۔“ (مسند علی بن الجعد)

اس روایت کی سند بھی ضعیف ہے کیونکہ
① اس میں شریک بن عبد اللہ القاضی راوی مدلس ہیں۔
② ابراہیم نخعی کا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے سماع و لقاء نہیں، لہذا یہ قول منقطع بھی ہے۔

سنن کبریٰ بیہقی کی سند بھی ضعیف ہے۔ اس میں عاصم بن عبد اللہ راوی جہور کے نزدیک ضعیف ہے۔ (مجمع الزوائد للبیہقی، الکتاب علی کتاب ابن الصلاح لابن حجر، عمدۃ القاری للہیثمی)
امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[ورویات عاصم فیہا ضعف.]
”عاصم کی روایات میں کمزوری ہے۔“ (استنن الکبریٰ للبیہقی)

تنبیہ: خنسی جانور کی قربانی بالاجماع جائز ہے، خنسی ہونا قربانی کے لیے مانع نہیں، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ خنسی جانور کی قربانی کے بارے میں فرماتے ہیں:

[ارجوان لا یكون بہ باس.]
”اس میں کوئی حرج نہیں۔“ (مسائل الامام احمد و اسحاق بن راہویہ رولیۃ اسحاق بن منصور الکوفی)
علامہ ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

[ولا نعلم فی هذا خلافا.]
”اس میں اختلاف معلوم نہیں۔“ (المغنی)
خنسی جانور موتا تازہ ہوتا ہے، اس کا گوشت انتہائی عمدہ اور نفیس ہوتا ہے۔

تنبیہ: مشہور مفسر علامہ قرطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:
[ولم یختلفوا ان خصاء بنی آدم لا یحل ولا یجوز، لانه مثله وتغییر لخلق اللہ تعالیٰ، وكذلك قطع سائر اعضائهم فی غیر حد ولا قود.]

”مسلمانوں کا اس بات پر اجماع و اتفاق ہے کہ انسانوں کو خنسی کرنا حلال اور جائز نہیں کیونکہ یہ مثلاً اور تخلیق الہی میں تبدیلی ہے۔ اسی طرح حدود و قصاص کے علاوہ انسانوں کے باقی اعضاء کو کاٹنا بھی حرام ہے۔“ (احکام القرآن للقرطبی)

یونس بن یونس ابو یعقوب افطس کے بارے میں امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[وکل ما روی عن روى من الثقات منکر]
”اس نے ثقہ راویوں سے جتنی بھی روایات بیان کی ہیں، وہ سب منکر ہیں۔“

امام ابن حبان رحمہ اللہ اس کی ایک روایت کو بے اصل قرار دے کر لکھتے ہیں:

[والافطس لا یجوز الاحتجاج بما انفرد بہ]
”افطس جس روایت کو بیان کرنے میں منفرد ہو، اس سے دلیل لینا جائز نہیں۔“ (المجرحین لابن حبان)
البتہ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ (تاریخ بغداد للخطیب، وسندہ صحیح)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ اس کی دو روایات ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ ان کو بیان کرنے والا ثقہ نہیں ہو سکتا۔ (میزان الاعتدال)

اس روایت کو حافظ ابن عدی (اکمال) اور امام نسائی (لسان المیزان لابن حجر) نے منکر کہا ہے۔
سیدنا حارث بن مالک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

[فمنہی رسول اللہ ﷺ عن إحصاء الخيل.]
”رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کو خنسی کرنے سے منع فرمایا ہے۔“ (تاریخ ابن عساکر)

تبصرہ: اس کی سند ضعیف ہے۔ اس میں موجود بہت سارے راویوں کے حالات نہیں مل سکے جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ، حافظ علائی رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

[رجال هذا السند لا یعرفون] اس سند کے کئی راوی غیر معروف ہیں۔ (لسان المیزان لابن حجر، ترجمة ابراهيم بن غطريف)

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:
[ذبح النبی ﷺ كبشین اقرنین املحین موحائین]
”نبی اکرم ﷺ نے دو سینگوں والے، چٹکبرے اور خنسی مینڈھے ذبح کیے۔“ (مسند الامام احمد، سنن ابی داود، سنن ابن ماجہ)

تبصرہ: اس کی سند ضعیف ہے۔ محمد بن اسحاق مدلس ہیں اور عن سے یہ روایت بیان کر رہے ہیں، خنسی کے الفاظ کے ساتھ کہیں بھی سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

تنبیہ: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

برا جو کچھ کیا اس کو اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ تیسرا کامیابی کا معیار بتایا گیا کہ کامیاب اصل میں وہ ہے جس نے دنیا میں رہ کر اپنے رب کو راضی کر لیا جس کے نتیجے میں جہنم سے دور اور جنت میں داخل کر دیا گیا۔ چوتھا یہ کہ دنیا کی زندگی سامان فریب ہے، جو اس سے دامن بچا کر نکل گیا وہ خوش نصیب ہے اور جو اس کے فریب میں پھنس گیا وہ ناکام اور نامراد ہے۔

دنیا میں نیک اعمال کے بعد جنت میں داخل ہونے والے کون ہوں گے اس حوالہ سے قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

”اور جو لوگ ایمان لائیں اور عمل نیک کرتے رہیں اور ہم عملوں کیلئے کسی آدمی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے، ایسے ہی لوگ اہل بہشت ہیں کہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔“ (الاعراف: ۴۲)

اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا گیا کہ

”یہ حدیں اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول (ﷺ) کی فرمانبرداری کرے گا اسے اللہ تعالیٰ جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔“ (النساء: ۱۳)

اہل جنت کے لئے احوال جنت بیان کرتے ہوئے خالق کائنات قرآن کریم میں ارشاد فرما رہے کہ

”اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لئے (نعت کے) باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، جب انہیں ان میں سے کسی قسم کا میوہ کھانے کو دیا جائیگا تو کہیں گے یہ تو وہی ہے جو ہم کو پہلے دیا گیا تھا اور ان کو ایک دوسرے کے ہمشکل میوے دیئے جائیں گے اور وہاں ان کے لیے پاک بیویاں ہوں گی اور وہ بیستوں میں ہمیشہ رہیں گے۔“ (البقرہ: ۲۵)

قرآن کریم نے ہر جگہ ایمان کے ساتھ عمل صالح کا تذکرہ فرما کر اس بات کو واضح کر دیا کہ ایمان اور عمل صالح ان دونوں کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ عمل صالح کے بغیر ایمان کا اجر اور ثمر نہیں مل سکتا اور ایمان کے



وہ ہی کا ثنا ہے۔ برے امتحان کا صلہ دنیا و آخرت میں برابری ملے گا، برے اعمال کی جزا بھی بری ہوگی جبکہ نیک اعمال کرنے والوں کو ان کے اعمال کے بدلے نعمتوں کے گھر میں قیام ملے گا اور ابدی و لازوال نعمتوں کا یہ گھر ”جنت“ ہے کہ چشم بصیرت کے آگے تمام پردوں کو پاش پاش کر دیا جائے تب بھی ان نعمتوں کو دیکھنا محال اور تخیلات کی وادی میں اتر کر بھی ان کا ادراک ممکن نہیں اور ساعتوں کو بے لگام چھوڑ کر ان کے راز کو پانا بھی مشکل ہے۔ تب ہی اللہ تعالیٰ نے ایمان و اعمال صالحہ کی شرط لگا کر اس ”جنت نعیم“ کو پوشیدہ رکھا ہے تاکہ اللہ کے نیک بندے اس گھر کو پانے کی کوشش کریں۔ اس سلسلہ میں قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

”کیا تم میں سے ہر کوئی یہ خواہش رکھتا ہے کہ

جو لوگ ایمان لائیں اور عمل نیک کرتے رہیں اور ہم عملوں کے لیے کسی آدمی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے، ایسے ہی لوگ اہل بہشت ہیں کہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔

نعمتوں والی جنت میں داخل ہو۔“ (الماعرج: ۳۸)

خالق کائنات نے بے پناہ و بے کراں نعمتوں والی جنتوں کا ذکر کرتے ہوئے دنیا کی عارضی زندگی کی حقیقت بھی بیان کر دی اور یہ بھی بتا دیا ہے کہ یہ دنیا تو صرف دھوکے کا گھر ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے کہ

”ہر تنفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور تم کو قیامت کے دن تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، تو جو شخص آتش جہنم سے دور رکھا گیا اور بہشت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچ گیا اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کا سامان ہے۔“ (آل عمران: ۱۸۵)

اس آیت میں ایک تو اس اہل حقیقت کا بیان ہے کہ موت سے مفر نہیں۔ دوسرا یہ کہ دنیا میں جس نے اچھایا

اسلام ہمیں گناہ سے باز رہنے اور ثواب یعنی نیکی کے کاموں کا درس دیتا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں اس چیز کو مقدم رکھا اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کی۔ اسلام میں نیکی پر جزا اور گناہ پر سزا کی بڑی تفصیل کے ساتھ وضاحت کر دی گئی ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے متعدد جگہ نیکی کا حکم دیا ہے اس یقین دہانی کے ساتھ کہ

”یقیناً جو لوگ ایمان لائیں اور نیک اعمال کریں تو ہم کسی نیک عمل کرنے والے کا ثواب ضائع نہیں کرتے۔“ (سورۃ الکہف: ۳۰)

اس آیت مبارکہ میں سب سے پہلے اس حقیقت کو واضح فرمایا گیا کہ آخرت کی اس حقیقی اور سدا بہار کامیابی کا دار و مدار انسان کے اپنے ایمان و عمل پر اور اسکے تقویٰ

و پرہیزگاری پر ہے اور اس سے پہلے ایمان صحیح اور عمل صالح ہونا چاہیے نہ کہ محض زبانی کلامی، اور نمود و نمائش کی نوعیت کا اور جن کا عمل احسان پر مبنی ہوگا وہ کبھی ضائع نہیں ہوگا، نیکی کے

اجر کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ یہ نیکی دراصل بندہ کے ہی کام آئے گی۔ اس حوالہ سے قرآن کریم میں ایک اور جگہ پر ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

”اور یہ جس طرح کی نیکی کریں گے اس کی ناقدری نہیں کی جائے گی اور خدا پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے۔“ (آل عمران: ۱۱۵)

غور فرمائیے کہ خالق کائنات خود ارشاد فرما رہے کہ ”کسی کی نیکی ضائع نہیں کی جائے گی پھر یہ بھی وضاحت کر دی گئی کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں سے خوب باخبر ہے اور کچھ بھی اس سے اوجھل نہیں۔“

بلاشبہ یہ دنیا فانی، دار الامتحان، دار العمل اور آخرت کی کھیتی ہے تو یہاں ہم جو بھی بوسئیں گے آخر ہمیں

میں اس کی سزا بھگتنا ہوگی، وہاں کوئی ایسا دوست یا مددگار نہیں ہوگا جو برائی کی سزا سے بچا سکے۔

اللہ کی طرف سے کسی آزمائش پر صبر کرنے والے کیلئے بھی جنت کی نوید ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اگر میں اپنے مومن بندے کا عزیز یا پیاری چیز اس دنیا میں سے اٹھا لوں اور وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر کرے تو اس کا بدلہ میرے ہاں صرف جنت ہے۔“ (بخاری)

اسی طرح دو یا اس سے زائد بیٹیوں کی پرورش کرنے والا بھی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے قرب سے ہمکنار ہوگا۔ نبی مکرم ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے ”جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں، وہ انہیں جگہ مہیا کرے، ان پر شفقت کرے اور ان کی کفالت کرے تو یقینی طور پر اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔“ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! پس اگر دو ہوں؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا: ”اگر چہ وہ دو ہی ہوں۔“ (فتح الباری)

ابھی طرح سلام کہنا بھی اہل جنت کا وظیفہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہل جنت کو دیئے جانے والا تحفہ ہے۔ ایک دوسرے کو کثرت سے سلام کہنے والے سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

”اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ، لوگوں کو کھانا کھلاؤ، رشتوں کو ملاؤ اور اس وقت اٹھ کر نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں، تو تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔“ (ترمذی)

جنت کے حصول کا سب سے پاکیزہ اور خوبصورت عمل جہاد فی سبیل اللہ ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”جنت میں سو درجے ہیں، جو اللہ تعالیٰ نے صرف مجاہدین فی سبیل اللہ کیلئے تیار کئے ہیں، دو درجوں کے درمیان زمین و آسمان جتنا فاصلہ ہے۔“ (بخاری)

اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا و آخرت میں صالحین کا ساتھ نصیب فرماتا، اعمال حسنة کرنے کی توفیق دے، ان پر اپنی رضا کی مہر ثبت کر دے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرمائے (آمین)

بیٹھا کریں گے (کیا) خوب بدلہ اور (کیا) خوب آرام گاہ ہے۔“ (الکہف: ۳۱)

اس آیت مبارکہ میں جنتیوں کا احوال بیان کرتے ہوئے سونے کے کنکلوں کا ذکر اس لیے کیا گیا کہ قدیم زمانہ میں یہ دستور رہا ہے کہ بادشاہ سونے کے کنکرن پہنا کرتے تھے گویا اہل جنت وہاں شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ سے رہیں گے، پہننے کے لیے اعلیٰ سے اعلیٰ ریشمی کپڑے ہوں گے اور بیٹھنے کے لیے اونچی اونچی مسندیں۔ واضح رہے کہ اس دنیا میں سونے اور ریشمی کپڑوں کا استعمال مردوں کے لیے جائز نہیں لیکن جنت میں جائز ہوگا۔

اسلام میں نیکی و بدی پر جزاء و سزا کا بیان بہت واضح ہے اس حوالہ سے خالق کائنات خود ارشاد فرما ہے کہ کسی بھی مومن کا کوئی عمل رائیگاں نہیں جائے گا اور اسے اس کا اجر ضرور ملے گا۔ قرآن کریم میں اس سلسلہ میں کہا گیا کہ

”اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے انہیں ہم

اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ، لوگوں کو کھانا کھلاؤ، رشتوں کو

ملاؤ اور اس وقت اٹھ کر نماز پڑھو جب لوگ سو رہے

ہوں، تو تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔

جنتوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے اللہ کا وعدہ سچا ہے اور

اللہ سے زیادہ سچا کون ہے۔“ (النساء: ۱۲۲)

اسی طرح صاف، صاف بیان کیا گیا کہ نیک اعمال پر کسی کی بھی حق تلفی نہیں ہوگی اور یہ بھی کہ نیک اعمال پر اجر عظیم یقینی ہے۔ قرآن کریم میں واضح کیا گیا کہ

”اور جو کوئی نیک عمل کرے گا، خواہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن بھی ہو، تو ایسے ہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور رائی برابر بھی ان کی حق تلفی نہ

ہوگی۔“ (النساء: ۱۲۳)

یہاں اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کی خوش فہمیوں کا پردہ چاک کرتے ہوئے فرمایا کہ آخرت کی کامیابی محض امیدوں پر اور آرزوں سے نہیں ملے گی اس کے لئے تو ایمان اور عمل صالح کی پونجی ضروری ہے، اگر اس کے برعکس نامہ اعمال میں برائیاں ہوں گی تو اسے ہر صورت

بغیر اعمال خیر کی کوئی اہمیت نہیں۔ دوسری جانب یہ بھی بتا دیا گیا کہ عمل صالح وہ ہی ہے کہ جو سنت کے مطابق ہو اور خالص رضائے الہی کی نیت سے کیا جائے۔

قرآن کریم میں اہل جنت کو جنت کا وارث قرار دیتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ

”اور جو ایمان لائیں اور نیک کام کریں وہ جنت کے مالک ہوں گے (اور) ہمیشہ اس میں (عیش کرتے) رہیں گے۔“ (البقرہ: ۸۲)

ایک اور مقام پر فرمایا گیا کہ

”اور جو کچھ ان کے دلوں میں خفگی ہوگی ہم اسے دور کر دیں گے ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں

یہاں تک پہنچایا اور ہم راہ نہ پاتے اگر اللہ ہماری رہنمائی نہ فرماتا بیشک ہمارے رب کے

رسول ﷺ سچی بات لائے تھے۔ آواز آئے گی کہ یہ جنت ہے تم اپنے اعمال کے بدلے اس کے

وارث ہو گئے ہو۔“ (الاعراف: ۴۳)

جنت میں اہل جنت کے لئے

خالق کائنات کی طرف سے جو

آسائشیں انعام کی جائیں گی اس حوالہ سے قرآن کریم میں آتا ہے کہ

”آپ کہہ دیجئے کہ بھلا میں تم کو ایسی چیز بتاؤں جو ان چیزوں سے کہیں اچھی ہو؟ (سنو) جو لوگ

پرہیزگار ہیں ان کے لئے خدا کے ہاں باغات (بہشت) ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ان

میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ عورتیں ہیں اور (سب سے بڑھ کر) خدا کی خوشنودی اور خدا (اپنے

نیک) بندوں کو دیکھ رہا ہے۔“ (آل عمران: ۱۵)

اسی طرح ایک اور مقام پر جنت کے حوالہ سے ارشاد باری ہے کہ

”ایسے لوگوں کے لئے ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن میں ان کے (مخلوں کے) نیچے نہریں بہہ رہی

ہوں گی ان کو وہاں سونے کے کنکرن پہنائے جائیں گے اور وہ ہر ایک دیا اور اطلس کے سبز

کپڑے پہنا کریں گے (اور) تختوں پر بیٹھے لگا کر

پیری پیٹیاں

محرم

جناب مولانا عبدالمسیح سلفی

”محبت اور انصاف سے کام لینا چاہیے۔ بیٹی کی پیدائش پر دکھ یا ناگواری کا اظہار و احساس جاہلانہ ہے۔ قرآن نے کہا:

”جب ان لوگوں میں سے کسی کو بیٹی (پیدا ہونے) کی خوشخبری دی جاتی ہے تو (مارے رنج کے) اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ دل ہی دل میں گھٹنے لگتا ہے۔ اس چیز کو برا سمجھ کر لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے (اور سوچتا ہے کہ) آیا ذلت برداشت کر کے لڑکی کو زندہ رہنے دیا؟ اس کو زمین میں (زندہ) دفن کر دئے سن لو: برا ہے وہ فیصلہ جو یہ لوگ کرتے ہیں۔“ (نحل: ۵۸-۵۹)

دوسرے لفظوں میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ بیٹی کی پیدائش پر کسی بھی طرح کے دکھ یا ناگواری کا کوئی فکر و احساس اگر جانے انجانے میں ہمارے اندر پیدا ہوتا ہے تو یہ جاہلانہ اور غیر شرعی عمل ہوگا۔ اس کے مقابلے میں ہمیں اللہ یہ حکم اور تعلیم دیتا ہے کہ بیٹی کی پیدائش پر بھی وہی مسرت اور اللہ کا شکر ادا ہو جو بیٹے کے تعلق سے ہو۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”آسمان اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کے لیے ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹا دیتا ہے۔ یا ان کو بیٹا اور بیٹی دونوں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے اسے بے اولاد رکھتا ہے۔ بے شک وہ بڑا جاننے والا اور قدرت والا ہے۔“ (شوری: ۴۹-۵۰)

مفسرین نے اس آیت سے ایک لطیف نکتے کی طرف اشارہ کیا ہے کہ بیٹے کے مقابلے میں پہلے بیٹی کے ذکر میں حکمت ہے۔ یہ خاص عطیہ خداوندی ہے جو اس سے بغض کرے گا، اس کی پیدائش پر کسی بھی طرح کی ناگواری و عدم مسرت کا اظہار کرے گا تو ممکن ہے کہ اس پر اللہ کی ناراضگی ہو۔ اس سے صاف واضح ہے کہ یہاں اللہ نے بیٹے پر بیٹی کو مقدم فرمایا ہے۔ غالباً اس لیے کہ اللہ ہی کی نظر میں بیٹی مقدم ہے اور یہ بات ہم بھی جان لیں لہذا رب کے فرمان کے مطابق بیٹی کی پیدائش باعث خیر ہے برکت ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ کی

”اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو۔“

لڑکا ہو یا لڑکی دونوں کو یکساں محبت و مواقع دو اور انصاف کرو۔“

بہ ایں ہمہ لڑکا اور لڑکی میں تفریق کم و بیش عام ہوتی جا رہی ہے۔ لڑکے کی پیدائش پر بے حد مسرت جبکہ بیٹی پر ندرت لڑکوں کو عموماً جو پیار محبت بلکہ ہر طرح سے اس کی خواہشوں کی تکمیل کی جاتی ہے بیٹیوں کے تعلق سے نہیں ہوتی۔ لڑکوں کو ہر طرح سے آزادی تو لڑکیوں کو بے جا پابندی و قید نصیب ہوتی ہے ایک کی ہر بڑی سے بڑی غلطی نظر انداز کی جاتی ہے تو دوسرے کی معمولی غلطی پر بھی سخت گرفت ہوتی ہے۔ الغرض بیٹا اور

اولاد لڑکا ہو یا لڑکی دونوں ہی اللہ کی نعمت ہیں۔ ان میں کسی بھی طرح کا فرق و امتیاز عقل و نقل ہر ایک کے خلاف ہے۔ شومی نصیب کہ تغیر اوقات کے ساتھ ہمارے دل و دماغ بھی اس سے محفوظ نہ رہ سکے۔ نیز غنی تہذیب کے اثرات جہاں ہماری بہت ساری چیزوں پر پڑے ان میں سے ایک اولاد میں تفریق کا بھی ہے۔ یعنی لڑکے کو عموماً جو محبت و جاں نثاری اور اہمیت دیتے ہیں وہ اکثر بیٹیوں کو نہیں دیتے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ کم و بیش یہی وہ بدتر صورتحال ہے جو زمانہ جاہلیت میں تھی کہ ان کے یہاں بیٹیوں کی پیدائش کو باعث تنگ و عار اور بہت کچھ سمجھا جاتا تھا۔ جس کی وجہ سے انہیں زندہ درگور کر دیا جاتا تھا اور ان کے ساتھ مختلف حالات میں مختلف طرح کے مظالم روا

رکھے جاتے تھے۔ اس قدیم جاہلیت کی طرح جدید جاہلیت میں کم و بیش یہی صورت حال رجم مادر میں زندہ درگور کر دینا اسی قبیل سے تو ہے۔ پھر اگر قسمت سے وہ بچ گئی تو بیٹے کے

جہاں تک بیٹی کا معاملہ ہے تو شرعی اعتبار سے بیٹے کے مقابلے میں زیادہ خیر اور فائدہ ہے۔ لہذا اس کی پیدائش کو باعث خیر مان کر خوش ہونا چاہیے۔ اس کے ساتھ محبت اور انصاف سے کام لینا چاہیے۔

بیٹی میں تفریق کی کئی صورتیں جو عام ہوتی جا رہی ہیں جو یقیناً سب سے پہلے خود والدین کے لیے دنیا و آخرت میں بدنامی و تباہی کا باعث ہے کہ تفریق و ناانصافی ظلم ہے اور ظلم کرنے والے کا انجام سرتا پائتابی و بربادی ہے۔ وہیں اس تفریق سے اولاد کے بچ نفرت کے بیج جنم لیتے ہیں جو آپس میں خلفشار کا باعث ہوتے ہیں وہیں تفریق کے شکار والدین سے بھی بیزاری کا اظہار کرتے اور کبھی کبھی تو ان کے حق میں بد دعائیں بھی کرتے ہیں۔ اس لیے والدین کو ہر حال میں اولاد کے درمیان انصاف کرنا چاہیے۔

پھر جہاں تک بیٹی کا معاملہ ہے تو شرعی اعتبار سے بیٹے کے مقابلے میں زیادہ خیر اور فائدہ ہے۔ لہذا اس کی پیدائش کو باعث خیر مان کر خوش ہونا چاہیے۔ اس کے

مقابلے میں بیٹی کے ساتھ جس طرح سے واضح طور پر تفریق اور ناانصافی ہوتی ہے وہ اگر غیر مسلموں میں کم و بیش عام ہیں تو ہم مسلمانوں میں بھی کہیں نہ کہیں اس کے واضح نقوش کچھ نہ کچھ ضرور نظر آتے ہیں جو یقیناً قانون شریعت، اخلاق اور انسانیت سب کے خلاف ہے۔ ہم الحمد للہ مسلمان ہیں۔ لہذا ہمارے لیے ہر چیز کا میزان و معیار کتاب و سنت ہے۔ اللہ کی شریعت کے اصل مآخذ ہمیں بتاتے ہیں کہ لڑکا یا لڑکی دونوں اللہ کی نعمت ہیں۔ امتحان اور آزمائش ہیں۔ ظاہر ہے اس میں بندے کو جہاں اور طرح سے آزمائش ہوتی ہے وہیں ان میں انصاف اور مساوات کے تعلق سے بھی ہوتی ہے۔ حدیث صحیح میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

[اَتَّقُوا اللَّهَ وَاعْبُدُوهُ بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ]

حج ایک منفرد نوعیت کی عبادت ہے

○ بیت اللہ کا حج کرنا ان لوگوں پر اللہ کا حق ہے جو اس کے راستہ کی استطاعت رکھیں اور جس نے اللہ کی خاطر حج کیا، نہ کوئی فحش بات کی اور نہ گناہ کا مرتکب ہوا تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہونے کا، جس طرح ابھی اپنی ماں کے گھٹن سے پیدا ہوا ہے۔ ان خیالات کا اظہار گذشتہ روز الاحسان ویلفیئر فاؤنڈیشن اسلام آباد کے زیر اہتمام ”حج و عمرہ کی عملی تربیتی ورکشاپ“ بذریعہ ملٹی میڈیا پروڈیکٹر سے گذشتہ روز جامع مسجد اہل حدیث 6-G میں پروفیسر ڈاکٹر محمد انور نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد اور جامع مسجد تقویہ الاسلام اہل حدیث 2-7/3-G میں مولانا ابوسعید عبدالرؤف نے عازمین حج کی عملی تربیت کے اجتماعات سے خطابات کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی عبادات میں حج ایک منفرد نوعیت کی عبادت ہے۔ یہ بدنی بھی ہے اور روحانی بھی اور مالی بھی اس میں نماز کی پابندی بھی ہے اور روزے کا ضبط نفس بھی اس میں زکوٰۃ کا اتفاق بھی ہے اور میدان جہاد کی کلفت و مشقت بھی۔ حدیث مبارکہ میں عمرہ اور حج کی فضیلت یہ ہے کہ عمرہ سے عمرہ تک کفارہ ہے اور حج مجرد کی جزاء صرف اور صرف جنت ہے۔

رپورٹ: ایم این اے سلفی، میڈیا سیل اسلام آباد

درخواست دعائے صحت

○ استاذی الکترم بابائے عربی حضرت مولانا بشیر احمد سیالکوٹی (اسلام آباد) عرصہ سے غلیل اور صاحب فراش ہیں۔ احباب ان کی صحت کا مدد و عاجلہ کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔ دعا گو: بتیق الرحمن۔ لاہور

مرکزی جمعیت حلقہ کسوال کی کارکردگی

○ مرکزی جمعیت اہل حدیث حلقہ کسوال کی نو منتخب کابینہ کے بعد امیر حلقہ کسوال حاجی محمد بلال اور ناظم حافظ محمد رفیق کی قیادت میں جماعتی سرگرمیاں تیزی سے جاری ہیں۔ ۵ اگست سے لے کر ۲۰ اگست تک کی کارکردگی:

- (۱) گاؤں دھرا سہوا میں یونٹ سازی کی گئی۔ (۲) ۴۰ چک میں بھی مرکزی جمعیت اہل حدیث کی باڈی تشکیل دی گئی۔
- (۳) ۱۳/۱۱ میں بھی کابینہ تشکیل دی گئی۔ (۴) ۱۷ اگست کو ۳۹ چودہ ایل میں تبلیغی پروگرام ہوا جس میں مولانا منظور احمد اور حبیب الرحمن منظور نے شرکت کی۔ (۵) جماعتی وفد نے مولانا محمد منیر سے ملاقات کی اور ان کے والد کے انتقال پر تعزیت کی۔

رپورٹ: عزیز الرحمن سلفی خادم حلقہ کسوال

منزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل..... خیرات میں جہد و دستار نہیں ملتے

سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ ضلع بھکر میں

مرکزی جمعیت اہل حدیث یوتھ فورس ضلع بھکر کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد اہل حدیث کالج روڈ بھکر میں ضلعی تنظیمی اجلاس ۲۶ جولائی بروز منگل منعقد ہوا۔ جس میں مرکز کی طرف سے سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ اور نائب ناظم حافظ محمد یونس آزاد نے شرکت فرمائی۔ مرکزی وفد مقررہ وقت نماز عصر سے قبل ہی پہنچ چکا تھا۔ نماز عصر کی امامت حافظ محمد یونس آزاد نے کروائی۔ بعد نماز عصر اجلاس کا آغاز قاری غلام مصطفیٰ کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جبکہ اجلاس کی صدارت امیر ضلع محترم زیر احمد مغل نے فرمائی۔ ناظم ضلع جناب ذکاء اللہ خالد نے مجموعی ضلعی حالات و واقعات پیش فرمائے۔ نائب ناظم مرکز یہ حافظ محمد یونس آزاد نے اپنی گفتگو میں تنظیمی وابستگی اور ارکان کی ذمہ داری پر زور دیا اور ہر جماعتی یونٹ کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کی ہدایت کی۔ آخر میں سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکز یہ مولانا محمد نعیم بٹ صاحب کو ہاؤس سے مخاطب ہونے کی دعوت دی گئی تو انہوں نے اپنی گفتگو کا آغاز مولانا سیف اللہ خالد رحمہ اللہ کی خدمات، جماعتی وابستگی اور بھرپور وفا کی زندگی سے کیا اور کہا کہ ہم آئندہ ان کی اولاد سے یہی امید رکھتے ہیں۔ کیونکہ ان کی نیک ولایت اولاد پر جماعت کا فریضہ ہے۔ پھر سونے پہ سہاگہ کہ اب ضلعی امیر میرے دور کے اہل حدیث یوتھ فورس کے شاہین بھائی زیر محمد مغل صاحب ہیں۔ انہوں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی کارکردگی اور فعالیت کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ اب ہر دور کا فرض ہے کہ اپنی ذیوئی احسن انداز سے نبھائے۔ عزم بالجزم استقامت، حوصلہ اور جذبہ قربانی ہی جماعت کی ترقی کا سبب بنتے ہیں۔ مولانا محمد نعیم بٹ صاحب نے حرمین شریفین کے حوالہ سے گفتگو کرتے ہوئے مرکزی جمعیت کے ایک اہم قدم کی طرف توجہ دلائی کہ ۲۱ اگست بروز اتوار جناح کنونشن سنٹر اسلام آباد میں اتحاد امت و عظمت حرمین شریفین کانفرنس منعقد کی جا رہی ہے جو اپنی مثال آپ ہوگی۔ اس پر شرکاء اجلاس نے خوشی کا اظہار کیا اور اس میں شرکت کا وعدہ بھی کیا۔ اسی طرح چیئرمین کشمیر کمیٹی مولانا نعیم بٹ صاحب نے کشمیر کے موجودہ حالات پر بات کرتے ہوئے کہا کہ اب کشمیر کی آزادی کے

ساتھ ساتھ بھارت کو اپنی سالمیت کی بھی فکر کرنا پڑے گی۔ ہم ملک بھر میں کشمیر کانفرنسز کا انعقاد کر رہے ہیں اور کشمیر کی آزادی و حقوق کے حصول تک آرام سے نہیں بیٹھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیریوں کا خون رنگ لا رہا ہے۔ کشمیری اب بھارتی بربریت سے آزاد ہو کر رہیں گے۔ ان شاء اللہ! بھارت اپنے کیے کی سزا پائے گا کہ سکھ، عیسائی، دلت اور دوسری قومیں جن کو حقیر اور بچ سمجھ کر بھارتی حکمران طبقہ دباتا چلا آ رہا ہے وہ بھی آزادی مانگیں گے۔ بات کو سمیٹتے ہوئے انہوں نے دہرایا کہ جو پالیسی ۱۰۶ ارادی روڈ سے آئے آپ اس پر کاربند ہو جائیں چونکہ وہ آمرانہ آرڈر نہیں ہوتا بلکہ علماء اور شیوخ الحدیث، دانشور حضرات اور سکارلز جیسے سینکڑوں اذہان و قلوب کا متفقہ فیصلہ ہوتا ہے۔ اجلاس میں ضلع کے امیر زیر محمد مغل، ناظم ذکاء اللہ خالد، ڈاکٹر محمد شفیق سلفی امیر تحصیل، مولانا محمد اکرم ناظم تحصیل، قاری غلام مصطفیٰ، چوہدری محمد یونس، چوہدری محمد شریف، مولانا قاری عبدالجبار، حاجی طاہر محمود محمد بنیامین، ڈاکٹر زاہد محمود جنرل سیکرٹری AYF ضلع بھکر، حافظ محمد عرفان اور جناب رضا اللہ خالد سیکرٹری اطلاعات ضلع بھکر کے علاوہ دیگر عہدیداران نے شرکت کی۔ دعائے خیر پر اجلاس برخاست ہوا۔ مہمانان گرامی میزبانوں کو ڈھیروں خلوص بھری دعائیں دیتے ہوئے رخصت ہوئے۔ مرکزی وفد اپنے پروگرام کے مطابق اڈا جہان خاں روانہ ہوا جہاں جامعہ اسلامیہ سلفیہ کا دورہ طے تھا۔ پرنسپل حافظ محمد عرفان اسد اور قاری سہیل احمد نے اپنے رفقاء کے ساتھ مہمانوں کا استقبال کیا۔ جامعہ کے تمام طلبہ سفید عربی لباس میں ملبوس قطار اندر قطار بڑے نظم و ضبط اور طریقے سلیقے سے کھڑے تھے۔ بڑا خوبصورت سماں تھا۔ مہمان گرامی مولانا محمد نعیم بٹ نے ازراہ ہمدردی خوش ہو کر فردا ہر طالب علم کے سر پر دست شفقت پھیرا اور دعائیں دیتے رہے۔ انہیں حصول علم صالح اعمال، مسلکی وفا، محنت اور لگن کی ترغیب دی۔ حافظ محمد یونس آزاد نے شعبہ حفظ کے طلبہ کو چند نصیحتیں فرمائیں اور ایک پر تکلف ٹی پارٹی سے فارغ ہو کر واپس پلٹے۔ جماعتی احباب نے نیک تمناؤں اور خلوص بھری دعاؤں سے الوداع کیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون!

ملک محمد اسلم آزاد کو صدمہ!

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ناظم مالیات ملک محمد اسلم آزاد کی والدہ محترمہ 21 اگست اتوار کو لاہور میں انتقال کر گئیں جنہیں نماز جنازہ کے بعد سپرد خاک کر دیا گیا۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کے رہنماؤں ڈاکٹر محمد حسن، مولانا عبدالقادر عثمان، حافظ محمد اسلم جٹ، میاں محمد افضل، محمد ایوب سجاد، محمد سرفراز حسن، ملک محمد ارشد، حافظ محمد عمران شاکر، حافظ عبدالباسط نے مرحومہ کے انتقال پر اظہار تعزیت دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔ منجانب: محمد سرفراز حسن، ناظم نشر و اشاعت تحصیل گوجرہ

مولانا قاری شفیق الرحمن کو صدمہ!

حضرت مولانا قاری شفیق الرحمن امام و خطیب مرکزی جامع مسجد اہل حدیث چک نمبر 112 اعلیٰ آباد تحصیل سانگلہ ضلع ننکانہ کی خالہ محترمہ پیرانہ سالی میں انتقال کر گئیں۔ مرحومہ نیک اور پابند صوم و صلوة خاتون تھیں۔ رب ذوالجلال سے دعا ہے کہ ان کی بشری لغزشیں معاف فرما کر جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین! شریک غم: چوہدری عبدالمنان و عبدالغفور و اہلہ، چک ہذا

درخواست دعائے صحت

مولانا غلیل الرحمن ثاقب ناظم ذیلی تنظیمات ضلع قصور ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے۔ بجز اللہ اب رو بصحت ہیں۔ تاہم احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔ منجانب: عبدالغفار بھٹی کوٹ رادھا کشن

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ”جوہر نایاب“ تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

گولڈن

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

امپورٹڈ U.P.S

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارٹینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

0300-6430739
055-4213430

چوک نیائیں نزد دہلی کالج گوجرانوالہ

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

0343-6007696

فون نمبر: 055-4212804, 4226706-0300-6430029

پروپرائیٹرز ایم اے اکرام مغل (ماہر مکنیک)

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

سپر سٹار ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر اینڈ سائونڈ سسٹم

0333-8294645

055-4237974

0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارٹینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

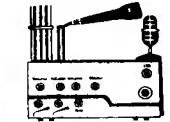
حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیا ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے وپرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کو ایفائیڈ مکنیک کے پاس تشریف لائیں۔



پروپرائیٹرز محمد عثمان

Mob: 0321-7432246

Mob: 0334-7967107

Ph: 055-4230167

نیائیں چوک نزد دہلی کالج گوجرانوالہ

میٹرک، ایف اے، یابی اے پاس

طالبات کیلئے
مثالی پروگرام

آغاز کلاسز 15 اگست

داخلہ / انٹرویو 8 تا 14 اگست

اعلان داخلہ 2016

اسلامی علوم اور عربی و انگلش میں مہارت کے ساتھ
ایف اے / بی اے / ایم اے

محفوظ ماحول میں اعلیٰ دینی تعلیم کے ساتھ مثالی پیشہ وارانہ صلاحیت

اسلام آباد کے بین الاقوامی ماحول میں اسلامک اسکالرز اور ماہرین تعلیم کے تعاون سے آئیڈیل تعلیمی پروگرام

اسلامی علوم کے ساتھ لاء، انگلش، عربی، آئی ٹی، ایجوکیشن، ٹرانسلیشن، آئی آر، صحافت وغیرہ میں روشن اسکوپ کیلئے
• انتہائی مناسب فیسیں • یتیم / مستحق طالبات کیلئے اسکالرشپ • پروگرام کے بعد باصلاحیت طالبات کیلئے فوری جاب
• بورڈ، یونیورسٹی اور وفاق سے امتحانات • باپردہ محفوظ ہاسٹل • چنڈی اسلام آباد کیلئے ٹرانسپورٹ

کونٹیکٹ نمبر 15 - مین نیلم روڈ، جی ٹاؤن قمری، اسلام آباد

فون 03215152880 051-2250535

معهد اللغة العربية
INSTITUTE OF ARABIC LANGUAGE - ISLAMABAD

رابطہ کیجئے

دکھی انسانیت کے نام

آج بیمار انسانیت اتنی معاین کے ہاتھوں اپنا مرض بڑھا کر سسک سسک کر دم لے رہی ہے میرے بھائیو! صحیح علاج کیلئے دوا کے ساتھ ساتھ تدابیر اور ہڈا کی موافقت بھی لازمی ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ غوثی پچش ہوں اور نیکے کباب روٹ بروٹ وغیرہ کھاتے جائیں اور پھر شفاء کی امید رکھی جائے اسی طرح یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ گوشت خوری بھی کی جائے اور تڑپا بیت بھی نہ ہو دودھ اور چاول کھاتے جائیں اور زلزلہ کام کو فائدہ ہو جائے۔ میرے بھائیو! حکمت بچوں کا کھیل نہیں یہ طویل ترین ریاضت جہرہ اور محنت کے ساتھ ساتھ قلب و نظریہ پاکیزگی اور توجہ الی اللہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ بفضل تعالیٰ چالیس سالہ تجربہ کے دوران بے شمار ملکی وغیر ملکی مریموں کا علاج کر چکا ہوں۔ طبیہ کالج کا سابقہ لیچرار ہوں اور دوا و ایوارڈ ایک گولڈ میڈل حاصل کر چکا ہوں غذا خواستہ آپ یا آپ کے جاننے والوں کی بھی مرض میں مبتلا ہے تو ایک مرتبہ مجھے علاج کا موقع ضرور دیں۔ انشاء اللہ شفا کے کاملہ و ماجملہ ہوگی۔ ہمارے تیار کردہ کورسز میں کوئی نشہ آور، کوئی زہریلی، کوئی ایلوپیتھک دوائی نہیں ہے جس لیبارٹریز سے چاہیں چیک کروالیں۔ ہمارے 15 روزہ کورسز درج ذیل ہیں

عصابہ	حواس باختہ ہونا	منہ سے مہالے	پچکی	خاموش جنون	تکسیر	بلڈ پریشر	السر
شقیقہ	سکتہ	منہ سے بدبو	شوگر	تخ جنون	کیرہ	دل کا ڈوبنا	اماس
بے خوابی	اندھراتا	رال بہنا	سوکڑا	اعضاء کاں ہونا	دمہ	دل کا درد	داعی قبض
نسیان	نظری کمزوری	لکنت	بول بستری	بسر سام	تپ دق	دل کا دورہ	آجوں کے دم
سرچکرانا	بہراپن	جلد کا پھٹنا	مرگی	فینشن	ٹی بی	دل کا دلو بند ہونا	سکرہ ہنی
خواب میں ڈرنا	بند نزلہ	بھوک بند ہونا	رعشہ	کڑل پڑنا	کالی کھانسی	بھوک کی زیادتی	قوج

رابطہ نمبر

0345-7545119

0332-7545119

کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے رقم پہلے بھیجیں
ملاقات کرنے کیلئے فون پر پہلے وقت لے لیں

یو بی ایل مکمل کرنٹ اکاؤنٹ نمبر

0975-228985374

ایزی پیسہ اکاؤنٹ نمبر

034575451199



الحمد لله خدما کے بہترین 26 سال

لے کر شکر کے پتھر لے کر لا اے اللہ کی حمد

ہم اپنے تمام جماعتی احباب کے انتہائی مشکور ہیں جنہوں نے اس سال حرمین شریفین کی زیارت و سعادت کے لئے **کاروان الحدیبہ** کا انتخاب کیا۔ اور ہم امید رکھتے ہیں کہ زائرین محترم حرمین شریفین میں ہماری بہترین سروسز کے لئے ہمیں اپنی خدمات کا دوبارہ پھر موقع فراہم کریں گے۔ انشاء اللہ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بار بار حرمین شریفین کی حاضری نصیب فرمائے۔

الحمد لله
عمر سیزن 2016-17
میں پاسپورٹ جمع کروانے
والے احصرات کیلئے
خوشخبری

کاروان الحدیبہ
کی خدمات کے 25 سال
مکمل ہونے کی خوشی
میں اللہ پاک کے فضل
و کرم سے 4 عمر ٹکٹ
بذریعہ قرعہ اندازی مفت
حاصل کریں مزید معلومات
کیلئے آفس سے رابطہ
کریں شکریہ

یہ آفر مدت
کے لئے حرمین

21
یوم کے لئے صرف
95000 روپیوں
شروع

• علماء کرام اور اساتذہ کے لئے خصوصی رعایت
• لاہور ایئر پورٹ تک فری ٹرانسپورٹ
• رہائش مسئلہ کبھی سے پہلے
• مقامات مقدسہ کی زیارات
• اراکین عمرہ کے متعلق علماء کرام کی رہنمائی

ماہ صفر اور ربیع الاول میں ان احباب کی قیادت میں
قافلے حرمین شریفین میں جائیں گے۔ ان شاء اللہ

شیخ ایوب خالد صاحب	سید محمد اودشاہ صاحب
حاجی محمد بشیر صاحب	حاجی محمد یوسف صاحب
شاہد محمد قادی صاحب	عامر بھائی زرگر صاحب

سیڈ آفس

بالمقابل لیڈ ٹیز ہینڈ سٹور فاروق آباد
056 3877266 0300 4236407

انٹرنیشنل ٹریولز اینڈ ٹورز

کاروان الحدیبہ

زیر سپرٹ سٹور بالمقابل علی میرج ہال کھڈیا خاص

برانچ آفس

مٹیاں سٹور بالمقابل بی بی سٹیاء روڈ جمال آباد

0301 6837566 0334 4356170 0301 6814942

041-8557315-16 0321 0300 6662422

0332-4027740 دکان پرنٹنگ غلامی الدین یونٹرز محلہ سیدنا رکیت نزد مرکزی مسجد اوقاف فاروق آباد



A product of **BMA** Pharma

BMA
Since 1952

MAJOON KABEER (ZAFRANI)

محبون کبیر
(زعفرانی)

لیجئے

جسم میں تازگی و توانائی
کی اک نئی لہر

Revitalizer, Aphrodisiac

زائل شدہ قوت بحال کر کے جسم کو توانا کرتی ہے
اعصابی کمزوری، طبیعت کا جو جھل پن اور تھکاوٹ دور کرتی ہے
مقوی اعصاب و اعضائے رئیسہ ہے
جسم میں چستی اور طاقت پیدا کرتی ہے
زعفران اور دیگر خالص قیمتی نباتاتی اجزاء سے تیار کی جاتی ہے
مضر مابعد اثر سے پاک ہے



نئی امنگ، نئی ترنگ زندگی میں بھرے نیارنگ

BMA Pharma (Herbal)

1.5 km. Faisalabad Road Okara.

Ph: (044) 2514023, 2514123, Fax: (044) 2523205



BMA
Since 1952

Weekly AHL-E - HADITH

106, Ravi Road Lahore (54000)

E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE: www.ahlehadith.org

Head Office:

Tell. 042-37729533

Fax: 042-37725 25

Weekly Ahl-e-Hadith

042-37720257

Paigham T.V:

042-37722876

CPL No
116

☆☆☆☆

تحفظہر شہری کا

☆☆☆☆

Daily
CITIZEN DEFENCE
Gujranwala

گوجرانوالہ
پاکستان

روزنامہ
سید ذیشان
ایڈیٹر
سید محمد مصطفیٰ جعفر

ایڈیٹر: حافظ سلیم بٹ

خصوصیات:

- ☆ عربی، انگلش اردو پنجابی زبانوں پر مشتمل خطبات حرمین شریفین
- ☆ شوبز کی گندگی، فرقہ واریت سے پاک
- ☆ معروف کالم نگاروں کے غیر جانبدارانہ تبصرے، خالص توحید و سنت پر مبنی کالمز
- ☆ جید علماء، دینی سکالرز، سیاسی و سماجی شخصیات کے انٹرویوز اور سب کچھ جو آپ پڑھنا چاہتے ہیں
- ☆ قرآن و حدیث کی خدمت کرنیوالے اداروں اور شخصیات کا تعارف

19 سال
ہفت روزہ کے بعد
روزنامہ اخبار

تمام شہروں سے بیورو چیف اور رپورٹر درکار ہیں

12
سہ ماہی پر مشتمل
رہنمائی اخبار

دینی رجحان رکھنے والے افراد کی مصدقگی کے لئے رابطہ کریں

منیر پلازہ سول ہسپتال روڈ منیر چوک گوجرانوالہ

Mob: +92 313 4668899 Phone: +92 55 382 1911 / 481 1299 Fax: +92 55 382 1912

http://www.dailycitizendefence.com Daily citizendefence dailycitizendefence@gmail.com